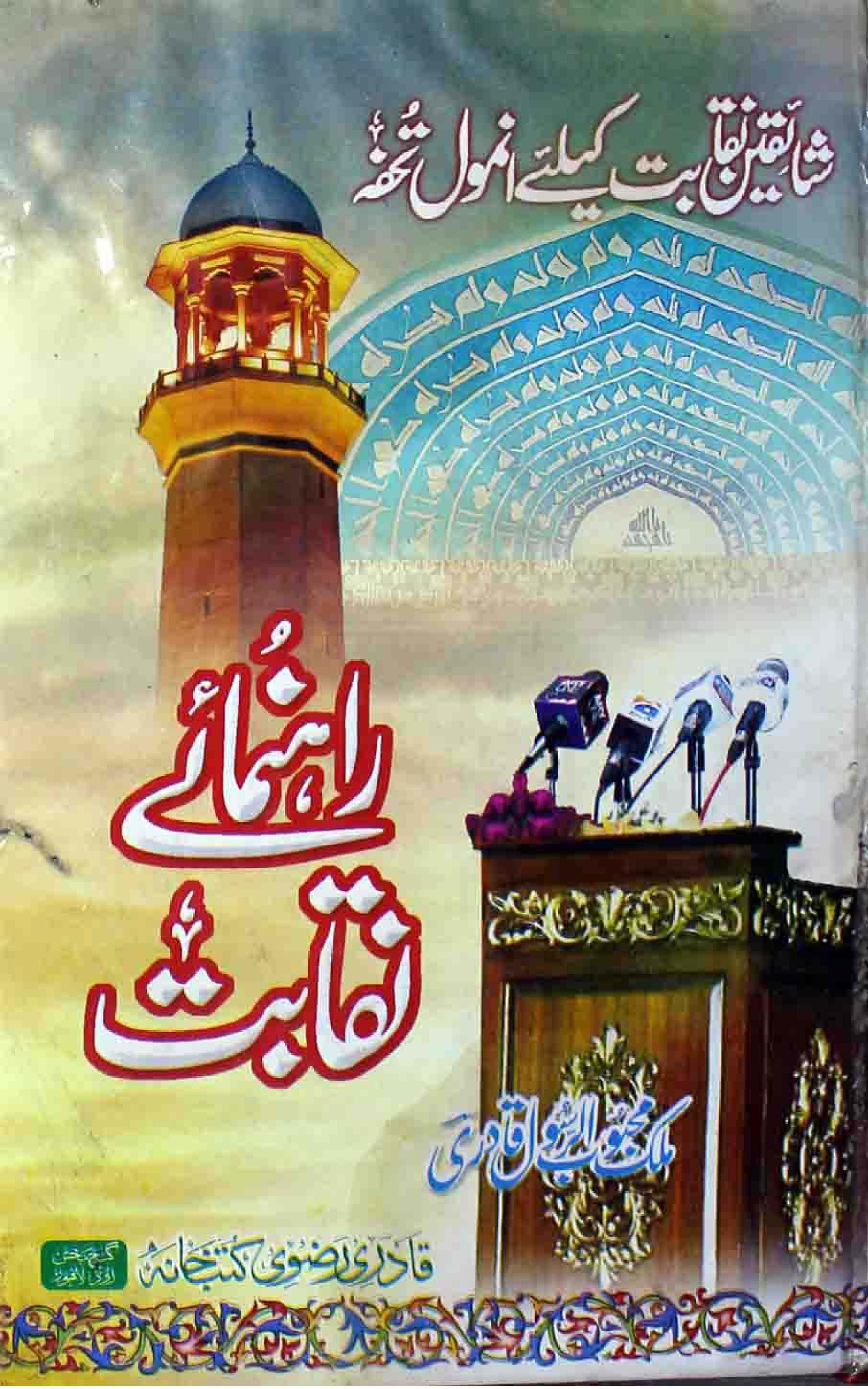

شائقین نقابت کیلئے انمول تحفہ

راہنمائے نقابت

ملک محبوب الرسول قادری

قادری رضوی کتب خانہ
گنج بخش روڈ لاہور

شائقین نقابت کے لیے انمول تحفہ

بارکات
تان ہ لاکھ لاکھ شکر
ی و علمی

راہنمائے نقابت

83

34

35

86

40

سار بر
سارا جہاں بند

ملک محبوب الرسول

قادری رضوی کتب خانہ
گنج بخش روڈ لاہور

نام کتاب ...... ائے نقابت
مولف ...... محبوب الرسول قادری
پروف ریڈنگ ...... د تاج قادری
تعداد ...... ۱۱۰ (گیارہ سو)
کمپوزنگ ...... ٹر، لاہور
سال اشاعت ......
ناشر ...... چو
ہدیہ ...... 100/- روپے
مطبع: کارواں پریس دربار مارکیٹ لاہور

رمی وی کتب خانہ، گنج بخش روڈ، لا

حُسنِ ب

صفحہ نمبر

مبارکباد

تا... لاکھ لاکھ شکر 13

نی و علمی

نساب 14

راہنمائے نقابت کے چند تاریخی ادارے..... (علامہ صاحبزادہ محمد مسعود قادری) 15

(ملک محبوب الرسول قادری)

میزانِ حروف...... 17

(رائے محمد نواز کھرل)

روشنی، امید اور زندگی کا نقیب...... 27

نقابت کے حوالے سے چند ضروری باتیں 83

آگاہی

پروگرام اور عقائد اسلامیہ سے آگاہی

کی ... بیان 34

عذار بتر

سارا جہاں بند 35 36

گجرات ... محبت رسول ﷺ 86

سید الانبیاء ﷺ 40

امورِ ...یہ میں اجتہاد اور تقلید 37

خلافِ ...شدہ اور ...تام ولایت

شرک اور اس کی اقسام 48

کفر اور گناہِ کبیرہ 49
فروغ اہل سنت کے لیے امام اہل سنت رحمۃ اللہ [illegible] کا دس نکاتی فارمولا 52
چہ غم دارم غلام دستگیر 54
حضرت سخی سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالیٰ با[illegible]یت مآب میں 55
محافل نعت کے بانیان اور نقابت [illegible] کے لیے خصوصی تحریر 56
اللہ رب العزت ہی حمد و توصیف کے [illegible]پنے
رب کی بارگاہ میں سجدۂ شکر بجالائیں 62
حمدیہ قطعہ 65
مُسلم کی دعا 65
اپنے رب کی حمد 65
جی ہاں! آبِ کوثر چاہیے 66
[illegible]ہے؟ 67
[illegible] 67
[illegible]پی مثال آپ [illegible]
[illegible]ی شان جل[illegible]لالہٗ
[illegible] کائنات کی شان کبریائی [illegible]1
ہر لو[illegible] تیرا نا[illegible]
[illegible]ب گار 72
[illegible] 73
اللہ کی یکتائی 73

خدمتِ خلق کی خواہش	74
باطن میں بھی ظاہر میں بھی تُو ہی تُو ـ	74
اللہ کریم ہے گنہگار ہیں ہم	75
ہر حال میں ہونٹوں پہ ثنا	76
مولا کا سہارا	76
یا برکات	
تان کا لاکھ لاکھ شکر	
لاحول ولاقوۃ '	77
م دینی و علمی مو	
شہِ طیبہ ﷺ ٹکڑوں پہ	79
یا محمد ﷺ	79
محبوب کی چوکھٹ	80
نسبتِ رسول پاک ﷺ	81
بلغ العلی بکمالہ	83
ﷺ	ح
سوں کا حقدار بشر	
نما	
سارا جہاں بند	86
ہے عما	
گ ں ﷺ	86
حرات	
ں لے چلو	88
درودوں اور سلاموں کا حوالہ	3[illegible]
انہی کی [illegible] کی زبانی	
نامِ نبی ﷺ کی برکت	[illegible]
سرکار ﷺ کی گفتگو	91

عرشیوں کا سلام 93

میرے مولا 93

بے مثل بشر 94

کوئی تیرے جیسا ہے در کہاں؟ 94

ذرا کہاں، گوہر کہاں 97

تیرا اسمِ گرامی 98

چہرہ ام الکتاب 98

ارماں مچل گئے 99

شہر مدینہ...... جنت کا زینہ 100

نعتِ سرور کونین ﷺ کے لیے دعوت دینے سے قبل دلوں
میں اترنے والے ایمان افروز کلام 101

میلا[illegible]فی ﷺ ......اسٹیج سیکرٹری اور نعت خواں کے لیے
[illegible]ام 104

مدحتِ سرکار ﷺ......[illegible] منورہ اور پیغمبر اعظم ﷺ کی یاد میں [illegible]

یادِ محبوب ﷺ کے انداز [illegible]

آنکھیں حضور ﷺ کی [illegible]9

م[illegible]ل[illegible] ﷺ 11[illegible]

[illegible]ت 110

ان کا نام 111

انگلیاں مبارک 111

نام مبارک کا کمال 111
سرکار ﷺ کی باتیں 112
محفلِ میلاد 113
آپ شمس الضحیٰ، آپ شاہِ امم ﷺ 117
نورِ رسالت ﷺ کی برکات 118
تاں کا لاکھ لاکھ شکر
غلامی رسول ﷺ کی 118
دینی و علمی مو
وہ لجپال بڑا ہے 118
صدقہ محبوب خدا ﷺ 119
بول بڑے بول رہا ہوں 120
ایک معصوم خواہش 121
یا اللہ جل جلالہٗ 122
رسالت ﷺ [illegible]
رود اُن پر، سلام اُن پر
سا ﷺ 134
ہے
پیغمبر ﷺ 136
گجرات 137
جواب 137
یا اللہ یا حی یا قیوم......
سنے کون؟ [illegible]
قرآن 139

قرآن کا چشمہ 139
ظہورِ قدسی 142
مبارک ہو، مبارک ہو 143
پھر…… 144
اے محبوب ﷺ 145
ہم چاہتے ہیں کہ 145
اے پیارے محبوب ﷺ 146
ہم تیری ہی ذات سے 147
کسی قائد کی آمد پر 152
حُسنِ جمال مدنی ﷺ 152
اشداء علیٰ الکفار رحماء بینھم 153
نام محمد [illegible] تسکین 54
اے [illegible] 155
نامِ طیبہ کا اثر
شمس بھی ہے اور قمر بھی ہے 7
ایک خواہش، ایک آرزو 57
سیّدہ، طیبہ، طاہرہ، زاہدہ 158
[illegible] 159
اللہ کا نام بے حساب لے 159
مصطفیٰ ﷺ کی سخاوت 160

تیرے رحمت ہے بڑی چیز 160
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام 161
دل کی حسرت 161
ذرا غور سے سنیے 162
تکمیلِ کائنات 163
نعتِ نبی ﷺ کا صلہ 164
محبت کا قصیدہ 164
مدینہ نظر میں ہے 165
مصطفیٰ کی برکات 166
آرزوئے مدینہ 167
سیّدِ ابرار ﷺ کی باتیں 167
[illegible] میلاد 1[illegible]
پیارے پاکستان کی نذر (یوم پاکستان کی مناسبت سے)
[illegible] 171
[illegible] یق اکبر رضی اللہ عنہ 172
[illegible] جرات
[illegible] ﷺ دی دُعا دا اثر (پنجابی) 174
ایک اسلامی بہن کی دُعا 176
مدینہ پیشِ نظر [illegible]76
ہک پنجابی حمد 177
نامِ محمد ﷺ 180

Marfat.com

کیونکہ 181
ماہِ رمضان کے پروگراموں کے لیے بن[illegible] خاکہ! 186
حضور رحمت عالم ﷺ کا خطبہ مبارک 187
ہے سارا اُجالا آپ کا 188
بارگاہِ غوثیت مآب میں نذرانہ 193
ایک سکھ شاعر کے گلہائے نعت 194
ذرا کربلا کو چلئے 195
شاہِ ابرار ﷺ کا اسوہ چمکا 195
گنبدِ خضریٰ کا رنگ 197
گفتگو مدینے کی 198
چلو مدینے 200
مٹی [illegible] کی [illegible]0
مدینہ [illegible]نکھوں میں رہے 201
مدینہ منورہ [illegible]
عظمتِ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ [illegible]3
امتیازاتِ رسالتِ پناہ ﷺ [illegible]
معصوم سی خواہش 207
[illegible]ں اور درودوں کی فضا 20[illegible]
ولادتِ نبوی ﷺ پر اظہار مسرت کا ایک انداز 208
عنبر فشاں آستانہ، مدینہ منورہ 210

حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ،	213
حضرت علی ؓ کی والدہ ماجدہ	214
نظر بد سے بچاؤ کے لیے مجرب وظیفہ	217
حُبِّ رسول ﷺ کے لیے ارشاد نبوی ﷺ	218
حمد باری تعالیٰ	219
اللہ جل جلالہٗ [illegible] کا لاکھ لاکھ شکر	219
اللہ کریم کی حمد و ستائش [illegible] دینی و علمی مو[illegible]	221
حمدیہ قطعات و اشعار	223
منقبت...... سرکار سیّدنا غوث اعظم ؓ	226
کلامِ ساغر صدیقی سے انتخاب	229
ثانی میرے آقا کا یہاں ہے نہ وہاں ہے...... (فقیر الحسنی)	231
م[illegible]ب خدا ﷺ کا مبارک نام...... محمد ﷺ	23[illegible]
[illegible]یر منقوط شاعری میں نعت کا نمونہ	
قبلہ سیّد [illegible]ی کا کلام	243
[illegible] محمد ﷺ	248
گجرات [illegible] کون ہیں؟	248
مجاہد ختم نبوت محمد متین خالد کے رشحات قلم کا شاہکار	248
اسم محمد ﷺ اور نعت نگاری	318
منقبت بحضور سید الشہداء امام عالی مقام حضرت امام حسین ؓ	323
میدان کربلا میں سیّدنا امام حسین ؓ کی للکار	324

حضرت امام حسین علی جدہ وعلیہ السلام کا تاریخ ساز خطاب 325
فلسفہ وپیغام شہادت امام حسین ؓ 326
حسینیت کیا ہے؟ 326
استغاثہ 329
غلامی رسول ﷺ کا صلہ 330
عظمت رسول کریم ﷺ 331
نقابت کے لئے خوبصورت اشعار 333
چند حمدیہ قطعات 336
کچھ نعتیہ قطعات 336
شائقین نقابت کے لئے پیر نصیر الدین گولڑہ شریف کا خاص تحفہ 350
چار زبانوں میں بارگاہ الٰہی میں التجا 350
یا ایھا [illegible] زمل 50
شان [illegible] طہرات 351
آرزوئے خاک نجف 35
آل واصحاب 2
شان سرتاجِ اولیاء سیّدنا غوث اعظم ؓ 2
فرمودۂ سیّدنا غوثِ اعظم ؓ 352

انتساب!

مجاہد تحریک ختم نبوت، [illegible] مصطفیٰ ﷺ، عظیم روحانی پیشوا اور نامور محبِ وطن، مدبر سیا[illegible] دینی و علمی [illegible] پیر طریقت رہبر شریعت علامہ صاحبزادہ

دامت برکاتہم القدسیہ

پیر محمد عتیق الرحمٰن (ایم ایل اے)

سجادہ نشین دربار عالیہ ڈھانگری شریف مرکزی صدر جمعیت علماء جموں و کشمیر

کے نام

جنہیں ساری زندگی حضرت قائد اہل سنت شیخ الاسلام

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی قدس سرہٗ کا مکمل اعتماد حاصل ہے عملاً اور آج بھی اپنے عظیم قائد رحمہ اللہ تعالیٰ کے مشن کا علم سربلند کیے ہوئے ہیں۔

گر قبول افتد زہے عزو شرف

محمد محبوب الرسول قادری

انوارِ رضا لائبریری جوہر آباد (پاکستان)
۱۵ جون ۲۰۰۲ء

موبائل: 0300-9429027
فون: 0454-721787

گجرات

راہنمائے نقابت

کے چند تا[illegible]ے

استخراج شدہ

علامہ صاحبزادہ محمد مسعود قادری

چیف ایڈیٹر...... ماہنامہ "اہل سنت" گجرات

مرادِ نقیبِ محفل، راہنمائے نقابت
1425ھ

آراستن تقاریب
1425ھ

ذکرِ جمیل، فیضِ عام
2004ء

نگارشِ شمعِ محفل، راہنمائے نقابت
2004ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میزانِ حروف

اللہ سبحانہ، وتعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس کی توفیق سے راقم ایک مرتبہ پھر اپنی قوم کی خدمت میں اہم دینی و علمی مواد بصورت کتاب پیش کر رہا ہے۔ واضح رہے کہ ''راہنمائے نقابت'' اپنے فن پر کوئی مستقل تصنیف نہیں بلکہ یہ اس موضوع پر ایک امدادی کتاب ہے جو محترم قارئین اور بالخصوص نوجوان طلبہ میں جستجو، چاہت اور حصول علم کی تڑپ پیدا کرے گی نیز نقابت کے حوالے سے امدادی مواد فراہم کرے گی۔

دراصل یہ مواد راقم کی گذشتہ دس بارہ سال کی ڈائریوں، میرے اہم علمی و دینی دوستوں کی اعانت، بعض اہم کتابوں کا عطر و نچوڑ اور خلاصہ ہے نیز یہ کہ مختلف حوالوں سے منتشر [illegible] اور جواہر پاروں کو جمع کر کے یکجا کر دیا گیا ہے جس کی حیثیت کا تعین [illegible] رے [illegible] ے قارئین خود کرینگے۔

یہاں مجھے علم الاعداد و ہندسہ، جفر اور فن تاریخ گوئی کے ابھرتے ہوئے [illegible] اکر برادرم علامہ صاحبزادہ محمد مسعود قادری چیف ایڈیٹر ماہنامہ ''اہلسنت'' گجرات، اپنے دیرینہ تنظیمی و تحریکی رفیق، کہنہ مشق صحافی اور مقبول نقیب برادرم رائے [illegible] ل چیف ایڈیٹر ماہنامہ ''ایمز'' برطانیہ، مفسر قرآن حضرت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمہ اللہ تعالیٰ کے فیض یافتہ مرید، مجاہد ختم نبوت جناب محمد متین خالد، استاذ القراء سفیر صوت القرآن برادرم پروفیسر قاری محمد مشتاق انور (جوہر آباد) بزرگ کرم فرما عالم دین علامہ عبدالحق ظفر چشتی، ڈونگہ بونگہ سے جنوبی پنجاب کے مقبول خطیب اور اپنے مہربان دوست حضرت مولانا حافظ نذر محمد قادری کے فرزند

مولانا پیرزادہ محمد رضا قادری، پنجاب یونیورسٹی میں ایم اے اسلامیات کے طالب علم عزیز گرامی مولانا محمد تاج قادری، حضرت سلطان باہو ٹرسٹ کے صوبائی راہنما مولانا حافظ محمد ریاض قصوری، عظیم روحانی خانو[illegible] چھرو شریف (ضلع خوشاب) کے چشم و چراغ صاحبزادہ حافظ طاہر سلطان قادری، وادیٔ کشمیر سے اپنے ہمدمِ دیرینہ حضرت پیر طریقت حکیم سید فیض الحسن شاہ بخاری سجادہ نشین دربار عالیہ بہاری شریف (بانی و مرکزی صدر انجمن محبان محمد) برادرم مولانا قاری محمد طاہر شریف ملہاڑوی کشمیری اور عزیزم چوہدری محمد خورشید قادری کا شکریہ ادا کرنا ہے جنہوں نے اس کتاب کی ترتیب وتدوین اور اشاعت تک کے مراحل میں مختلف حوالوں سے علمی، فکری معاونت فرمائی، مشورے دیئے اور اب کتاب قارئین کے ہاتھوں میں ہے۔

یہاں مجھے سرگودھا ڈویژن کے نامور عالم دین، شاعر اور ادیب حضرت پیر طریقت مولانا صاحبزادہ ابوالاسرار محمد اسماعیل فقیر الحسنی مدظلہ، سجادہ نشین آستانہ عالیہ شاہ والا شریف ضلع خوشاب کا شکریہ بھی ادا کرنا ہے اور معذرت بھی کہ انہوں نے نہایت مختصر وقت میں بڑی محنت سے اس کتاب کا دیباچہ لکھ کر مرحمت فرمایا لیکن وہ کمپو[illegible] کے مراحل میں خورد برد ہونے کے سبب شامل نہ کیا جاسکا۔

[illegible]پنے محترم قارئین سے کہنا چاہوں گا کہ اس کتاب سے استفادہ کرنے والے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور اگر کہیں کسی خامی پر مطلع ہوں تو راقم کو بھی آگاہ فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں درستگی ہو سکے۔

غبارِ راہِ حجاز

محمد محبوب الرسول قادری

چیئرمین

انٹرنیشنل غوثیہ فورم

۸ جولائی ۲۰۰۴ء، جمعرات دس بجے صبح

انوارِ رضا لائبریری 198/4 جوہر آباد (41200) پاکستان

فون: 0300-9429027

روشنی، اُمید اور زندگی کا نقیب

ادیب ملت رائے محمد نواز کھرل کے قلم سے

ملک محبوب الرسول قادری ایک ذہین، باصلاحیت، وسیع المطالعہ، حساس، ملنسار، خوش کردار، خوش گفتار، شہد کی طرح شیریں، ہیرے کی طرح خالص اور معجزے کی طرح حیران کر دینے والا نوجوان ہے۔ اس کی آنکھوں میں عشقِ رسول ﷺ کی چکا چوند روشنیاں بھری ہیں۔ وہ جوانی میں ''پیر'' ہو گیا ہے، مطلب یہ کہ وہ پختہ عمر کے لوگوں کی طرح سوچتا ہے اور سوچ کو اپنے تک محدود رکھنے کی بجائے اس کی تبلیغ میں سرگرم رہتا ہے اس [illegible] نوع موضوعات پر رواں رہتا ہے جو اس کی شخصیت کی ہمہ جہتی کا ثبوت ہے۔

محبوب الرسول قادری طبعاً قلندر آدمی ہے۔ دوستدار اور مجلسی، سادہ، سچا، کھرا، بے تکلف، بے لوث، آشنا اور درد آشنا۔ ایک دوستانہ اسلوبِ زندگی اس کا تعارف ہے اس باہمت، دلیر اور پُرعزم نوجوان نے زندگی میں کبھی بے بسی اور کم ہمتی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ ایک مستعد اور چاق و چوبند زندگی

گزارنے والے اس خوش بخت اور ارفع نصیب نوجوان دانشور کی حیاتی کے ہر لمحے اور ہر ساعت میں ایک کڑا نظم و ضبط دکھائی دیتا ہے اور ایک جوش و خروش اس کی ذات میں موجزن رہتا ہے۔ بچپن سے ہی اس کے مشاغل عام لڑکوں والے نہ تھے۔ آغازِ زندگی میں ہی ایک سچی لگن اس کے دل میں چراغ بننے کو مچلنے لگ گئی تھی۔ ایک متحرک، مسلسل اور مضطرب تخلیقی جدوجہد میں ہمہ وقت مصروف رہنے والے محبوب الرسول نے محنت کو اپنے شب و روز کا وظیفہ بنالیا ہے، ایک مستحکم باقاعدگی اس کے معمولات میں دکھائی دیتی ہے۔ اس کی زندگی ایک جہدِ مسلسل کی تفسیر اور عملی طور پر ذاتی جدوجہد کا عکس ہے۔ وہ ایک سیلف میڈ شخص ہے اس نے کسی چیلنج، کسی آزمائش کے آگے کبھی ہتھیار نہیں ڈالے اور ہمیشہ اپنا سر بلند رکھا ہے اس محنتی نوجوان نے ذاتی [illegible] اور ششدر کر دینے والی انتھک محنت سے اپنے لیے ایک مقام پیدا کیا ہے اپنے عزم و عمل سے اہلسنت کا نیا مستقبل لکھنے کی جدوجہد کا جھنڈا اٹھانے والے ملک محبوب الرسول قادری کے بلند ارادے اسے اڑائے پھرتے ہیں، وہ مسافر پرندوں کی طرح لمبی اڑانوں کے لطف کا شوقین ہوتا جارہا ہے، اس صاحب عمل کا راستہ جوہر آباد سے لاہور کی منزلوں سے ہوتا ہوا پاکستان کے سارے چھوٹے بڑے شہروں تک پھیل گیا ہے تخلیقی لہر ایک

جادواں ارادے کی طرح اس کی ہمسفر رہتی ہے میرے دیرینہ تحریکی و تنظیمی ساتھی محبوب الرسول کی جھولی میں اعلیٰ عزائم، بلند ارادوں اور عظیم منصوبوں کے انبار ہیں۔ میں نے اس نگاہ بلند، سخن دلنواز اور جاں پرسوز کی صفات کے حامل جوانِ رعنا کو بہت ہی کم آرام سے بیٹھا دیکھا ہے۔ لاہور جیسے بڑے شہر میں ایک طویل عرصہ سے رہتے ہوئے بھی جس کی سادگی، خلوص اور سچائی پر شہر کی مسموم ہوا کا کوئی اثر مرتب نہیں ہوا، اور اس کا دیہاتی پن برقرار ہے۔

عشقِ رسول ﷺ کی ایک سرمدی لہر میں ڈوبنے ابھرنے والے ملک محبوب الرسول نے اپنی صلاحیتوں کے جن کو چراغ میں قید کر لیا ہے اور اس چراغ کی روشنی میں آگے ہی بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اپنے اصولوں، نظریات اور ارادوں میں مضبوط، توانا اور ثابت قدم، ملک محبوب کا کردار ہمارے بہت سے راہنماؤں اور علماء و مشائخ کی بے عملی کا [illegible] کر رہا ہے اہلسنّت کے خزاں زدہ ماحول میں محبوب الرسول قادری جیسے قابلِ فخر نوجوان بہار کے جھونکے کی طرح ہیں جن کی معرکہ آرائیاں ہم جیسوں کی امیدوں کو بھی تازہ رکھتی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ملک صاحب کی کامیابیوں اور کامرانیوں کا راز یہ ہے کہ وہ ہر وقت، ہر لمحے، ہر گھڑی، ہر ساعت اپنے کشکولِ طلب کو دراز اور جستجو کو گرم رکھتے ہیں، اور صداقت کے متلاشی اس

ذوقِ جنوں سے سرشار نوجوان نے اپنے زمانے کی کئی عہد ساز علمی اور روحانی ہستیوں کی صحبتوں سے اکتسابِ فیض کیا ہے، فطرت نے اس کو بڑے کمالات اور بے پناہ خوبیاں عطا کی ہیں اللہ کریم نے اسے مطالعہ کی وسعت کے ساتھ ساتھ گفتگو کے اسلوب سے بھی نوازا ہے۔ اس کی ذات میں خطیب اور ادیب گلے مل رہے ہیں۔ اس کے ہاں بات کہنے کا سادہ، سوہنا اور بے ساختہ اسلوب ایک مکمل اثر آفرینی رکھتا ہے اسے بات کہنے اور لکھنے کا سلیقہ آتا ہے اس کے اخلاص و جذبہ، سوزِ دل، عظمت فکر، آہِ سحر اور فکری صالحیت کے امتزاج نے اسے دینی راہوں کے مسافر نوجوانوں میں نمایاں مقام پر لا کھڑا کیا ہے وہ یہاں تک بڑے کٹھن راستوں سے گزر کر آیا ہے اس نے تند و تیز حالات کی اوراقِ حیات کو بکھیر دینے والی آندھیوں میں بھی اپ[illegible]ذوں کا چراغ بجھنے نہیں دیا، اپنی آرزوؤں کی تازگی کو مرجھانے نہیں دیا اور اپنے ولولوں کے والہانہ پن کو ختم نہیں ہونے دیا۔

حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقیؒ، صاحبزادہ سید خورشید احمد گیلانیؒ، مفتی محمد خان قادری، پیر سید فاروق القادری اور پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی جیسی راسخ العلم ہستیوں کی اجلی اور فیض بخش رفاقتوں اور سنگت نے محبوب الرسول قادری کے علمی ذوق و شوق کو جلا بخشی اور اس کی بصیرتوں

اور بصارتوں کو نکھار دیا۔ علمی اور فکری ذوق و شوق نے اس کے سچے جذبوں کو عشق کا رنگ دیا اور عشق کی یہ مشعل عشقِ رسول ﷺ کے ازلی و ابدی نور کے فیض سے شعلۂ جوالہ بن گئی ہے میرا یہ پیارا اور معصوم دوست، پاک سرزمین کو عشق کا مدینہ بنانے کا آرزو مند ہے، وہ وطنِ عزیز کو قریۂ عشقِ محمد ﷺ بنانے کا خواب اپنی آنکھوں میں سجائے ہوئے ہے۔ وہ اس خواب کی خوش رنگ تعبیر کے لیے کبھی ”انجمن طلباء اسلام“ کے انقلابی پلیٹ فارم پر نوجوان طلبہ کے دلوں میں عشقِ رسول ﷺ کے چراغ روشن کرنے کی جدوجہد کرتا دکھائی دیتا ہے اور کبھی سیاست کی وادیٔ پرخار میں نظامِ مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ کے لئے علامہ شاہ احمد نورانیؒ کی قیادت میں جے یو پی کے قافلۂ عشق و مستی کی اگلی صفوں میں اپنی شاندار صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتا نظر آتا ہے۔ صبح ہونے والوں کی طرح جاگنے والوں جیسی آنکھوں والے میرے ہمدمِ دیرینہ سبوب قادری صاحب نے حرفِ مطبوعہ کی دنیا میں صحافتی اور تحریری معرکہ آرائیوں کے ڈھیر لگا دیئے ہیں وہ اب تک بلاشبہ ہزاروں صفحات تحریر کر چکے ہیں۔ گذشتہ کئی برس سے ان کے بصیرت افروز مضامین صفِ اوّل کے اخبارات و جرائد کی زینت بن رہے ہیں اور قارئین کی دل و نظر کی پیاسی وادیوں کو سیراب کرنے کا سامان فراہم کر رہے ہیں۔ زیرِ نظر کتاب سے قبل ان کی

طرف سے ماہِ صیام کے حوالے سے ''موسمِ رحمت و نور''، نعت اور آدابِ نعت کے موضوع پر دلکشا کتاب ''محبت کی سوغات''، ''مولانا نورانی کی بارہ تقریریں'' اور ''موت سے ایصال ثواب تک'' کے علاوہ تبلیغی اور اصلاحی موضوعات پر ان کے دو درجن سے زائد کتابچے شائع ہو چکے ہیں۔ محترم قادری صاحب اپنی ادارت میں شائع ہونے والے روایت ساز اور روایت شکن جریدے ''انوارِ رضا'' کے اب تک کئی یادگار اور خصوصی نمبر شائع کرنے کا اعزاز اور سعادت بھی حاصل کرنے میں کامیاب ٹھہرے ہیں۔ ان خصوصی اشاعتوں میں تاجدارِ بریلی نمبر، قائد ملت اسلامیہ نمبر، مجاہدِ ملت نمبر اور مولانا نیازی نمبر قابل ذکر ہیں۔ ''انوار رضا'' کے علاوہ ملک صاحب لاہور [illegible] شائع ہونے والے ماہنامہ ''سوئے حجاز'' کی ادارتی ذمہ داریا بھی سنبھالے ہوئے ہیں۔

قارئین کرام!

ہماری ریت ہے کہ ہم موت کی وادی میں اتر جانے والے ا عہد کے باکمال انسانوں کو بہت جلد فراموش کر دیتے ہیں، اس بدصورت روایت کو ایک خوبصورت روایت میں بدلتے ہوئے ملک محبوب الرسول قادری نے مٹی کی چادر اوڑھ کر ابدی نیند سو جانے والوں کی یاد کو وقت کے

دل میں ہمیشہ کے لیے آباد کر دینے کے لیے مرحومین کی حیات و خدمات پر مشتمل کتابوں کی اشاعت کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے اور وہ اب تک استاد الاساتذہ علامہ عطا محمد بندیالویؒ، علامہ شاہ احمد نورانیؒ، خواجہ غلام فخر الدین سیالویؒ، علامہ سید محمود احمد رضویؒ اور محمد علی ظہوری قصوری کے سفرِ زندگی پر مبنی کتابیں شائع کر کے ایک ریکارڈ قائم کر چکا ہے۔

پیارے پڑھنے والے!

تاریخ بتاتی ہے کہ قوموں کی ترقی و تنزلی کا فنِ تقریر سے بھی ایک گہرا تعلق ہے۔ خطابت کی اثر انگیزی ایک عظیم مقصد و جذبہ سے جڑی ہوئی ہے ارسطو نے کہا تھا کہ "اگر انسان میں بولنے کی جرأت جیسی خوبی نہ ہوتو اسے دیگر خوبیاں بھی دکھانے کا موقع نہیں ملتا۔ گفتگو کا سلیقہ بنی نوع انسان کے بنیادی اوصاف میں سے ہے۔ حُسنِ خطابت، دراصل جذبات و احساسات کا فطری اظہار ہے۔ نقابت بھی خطابت ہی کی ایک شکل ہے۔ کسی بھی جلسے، تقریب، کانفرنس، سیمینار اور مذاکرے میں نقیبِ محفل ہی محفل کی جان اور جلسے کا مرکزی کردار ہوتا ہے۔ کامیاب نقیب کمزور جلسے کو بھی کامیاب بنا دیتا ہے اور کمزور نقیب کامیاب جلسے کو بھی غیر موثر اور بوریت کا شکار بنا دیتا ہے اس لیے نقابت ایک اہم ترین فن کی حیثیت رکھتی ہے اس

فن پر بہت کم لکھا گیا ہے اس کمی کو پورا کرنے کے لیے بلند پرواز اور بلند اقبال محبوب الرسول قادری نے قلم اٹھایا ہے اور بہت کم وقت میں ''راہنمائے نقابت'' مرتب کر کے سب کو ایک بار پھر حیران کر دیا ہے یہ خوبصورت کتاب حسن بیان اور اعجازِ نطق کا ایک انمول شاہکار ہے۔ ''راہنمائے نقابت'' ملک محبوب کے رتجگوں کا حاصل اور تلاش و جستجو کا ثمر ہے۔ انہوں نے کمال ہنر مندی سے اس کتاب کے دامن میں کامیاب نقیبِ محفل بننے کی موثر مہارتیں بیان کرنے کے علاوہ نقابت کے اسرار و رموز کو نہایت دلچسپ، خوبصورت، موثر اور اچھوتے اسلوب سے سنوار کر پیش کیا ہے اس کتاب کا ہر مضمون بے مثال، ہر بات باکمال، ہر جملہ قیمتی، ہر عنوان لازوال، ہر صفحہ ایک کتاب، ہر لفظ درِ نایاب، ہر سطر ضوفشاں اور ہر ورق لاجواب ہے۔

''راہنمائے نقابت'' کے صفحات میں کچھ اشعار، کچھ معارف، کچھ جملے، کچھ القابات، کچھ نکات اور کچھ لطائف اس طرح بکھرے پڑے ہیں جیسے تاروں کی برات...... دینی و سیاسی جلسوں کے کامیاب اور مقبول مقر ملک محبوب الرسول قادری کی چمکتے اشعار اور دمکتے جملوں سے سجی ہوئی یہ کتاب دلوں میں اترتے اشعار...... سینوں میں ولولۂ تازہ بیدار کرنے والے تڑپتے جملوں...... بڑے سے بڑے عوامی اجتماع کے ہزاروں شرکاء کو

مٹھی کو بند کر لینے والی اچھوتی اور چونکا دینے والی باتوں اور حکایتوں کا حسین وجمیل اور دلکش و دلنشین گلدستہ ہے۔ جس کے ہر پھول کی خوشبو اور ہر پتی کی مہک جداگانہ ہے۔ کتاب کی اہم خوبی اس کے مواد کی رنگارنگی اور تنوع ہے کیونکہ ہمیشہ یاد رہ جانے والی اس کتاب میں مذہبی و سیاسی جلسوں، مختلف موضوعات کے تحت ہونے والی دینی تقریبات اور محافلِ نعت کی نقابت کے لیے بے پناہ مواد جمع کر دیا گیا ہے۔ میں محبوب الرسول قادری کے حسن انتخاب کی داد دیتے ہوئے گواہی دیتا ہوں کہ یہ محض کتاب نہیں بلکہ مخزنِ دانش ہے، مخزنِ اخلاق، مخزنِ شعور، مخزنِ خیال، مخزنِ، حکمت اور مخزنِ علم ہے۔ میں پورے یقین اور اعتماد سے دعویٰ کر سکتا ہوں کہ نقابت کے موضوع پر اردو زبان میں اتنا بڑا اور وسیع خزانہ پہلے کہیں یکجا نہیں ہوا۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے جو نقابت کے شائقین کو کئی کتابوں سے بے نیاز کر دے گی یہ کتاب ان زندہ کتابوں میں سے ہے جو اپنے قارئین کا انتخاب خود کرتی ہیں۔

میرے اچھے قارئین!

میرے پیارے دوست ملک محبوب الرسول قادری نے بہت کم عمری میں بے پناہ علمی، تحریری، صحافتی اور تنظیمی تگ و تاز سے ثابت کر دکھایا ہے کہ محنت وقت کو بڑھا دیتی ہے جبکہ سستی اور کام چوری، وقت کو گھٹا دیتی ہے اس نے یہ بات پلے باندھ لی ہے کہ کامیاب لوگ کل کا کام آج اور آج

کا کام ابھی کرنے کے عادی ہوتے ہیں میرے استادِ محترم ڈاکٹر محمد اجمل نیازی نے ایک موقع پر کہا تھا کہ ”ایسا لکھو جو پڑھا جائے یا پھر ایسا کرو، جو لکھا جائے“ محبوب نے دونوں کام کئے ہیں، ایسا لکھا بھی ہے جو پڑھا جاتا ہے اور ایسے کام بھی کئے ہیں جو تاریخ میں ضرور لکھے جائیں گے۔

میرے یارِ طرحدار!

تم اہلسنّت کی ترقی و عروج اور مسلک رضاؒ کی بالادستی کے خواب دیکھنے والے نوجوانوں کے قافلہ سالار ہو، خوابوں کا دامن تھامے رکھنا کیونکہ خواب مر جائیں تو زندگی ایک پر شکستہ پرندہ بن جاتی ہے جو پرواز نہیں کر سکتا...... کام کی لگن...... علم کی جستجو اور جذبے کی صداقت کو سنبھالے رکھنا، وہ دن دور نہیں جب تم آسمانِ علم پر درخشندہ آفتاب بن کر چمکو گے۔

حرفِ آخر یہ کہ

خزاں رکھے گی درختوں کو بے ثمر کب تک
گزر ہی جائے گی یہ رُت بھی حوصلہ رکھنا

والسلام......غبارِ راہِ حجاز

محمد نواز کھرل

☆ ایگزیکٹو ایڈیٹر ماہنامہ ”ایمز“ برطانیہ
☆ سیکرٹری اطلاعات، جماعتِ اہلسنّت پنجاب

نقابت کے حوالے سے چند ضروری باتیں

نقیبِ محفل کیسا ہونا چاہیے؟

نقیب محفل ایک ذی شعور، سنجیدہ فکر اور متین شخص ہوتا ہے اس لیے اس کو کسی بھی پروگرام کی نقابت کے حوالے سے خوب غور و فکر، تدبر اور سوچ سمجھ کر آغاز کرنا چاہئے۔ کسی بھی شخص کی بے جا تعریف اور خوشامد سے مکمل اجتناب کرنا چاہئے کیونکہ سٹیج سیکرٹری یا نقیب پروگرام کے منصب کو خوشامد اور چاپلوسی کے بدنما داغ سے بہر حال بچانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اکثر پروگراموں میں دیکھا گیا ہے کہ بعض پیشہ ور افراد محض اپنے نوٹ کھرے کرنے، رسوخ بڑھانے یا سستی شہرت حاصل کرنے کی غرض سے بعض شخصیات کی بے جا تعریف میں زمین و آسمان کے کلابے ملا دیتے ہیں جو قانوناً، اخلاقاً اور شرعاً کسی بھی طرح درست نہیں سٹیج سیکرٹری پروگرام کا امین ہوتا ہے اسے امانت داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی پسند اور ناپسند کو پس پشت ڈال کر محض پروگرام کی بحسن و خوبی تکمیل کے لئے اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ کامیاب نقیب پروگرام کو لمبے لمبے القابات رٹنے کی ہر گز ضرورت نہیں۔

اس لیے کہ جب سے علم اٹھ گیا ہے تب سے محض القابات رہ گئے ہیں۔

ایک سطحی سے مقرر کے لیے بڑے بھاری بھرکم القابات کی بھرمار جہاں عوام کو دھوکا دینے کے مترادف ہے وہاں حقیقت کو چھپانے کے گناہ میں مبتلا بھی کر دیتی ہے اس لیے خوف خدا سے کام لینا چاہیے علامہ اور خطیب اسلام جیسے پر وقار القاب کو جس انداز میں آج کل بے وقار کر دیا گیا ہے بس خدا کی پناہ۔ اہم علمی، دینی، روحانی

شخصیات کو دعوت دینے سے قبل شخصیت اور اس کی حیثیت کے مطابق ایک آدھ خوبصورت لقب کافی خیال کیا جانا چاہیے۔

القاب کے حوالے سے ناظم تقریب، نقیب محفل یا سٹیج سیکرٹری حوصلہ افزائی اور خوشامد کا فرق ملحوظِ خاطر رکھے۔ مبالغہ آرائی سے مکمل اجتناب کرے۔ مبالغہ آرائی معاشرے کے ہر فرد کے لیے سمِ قاتل ہے اور مبالغہ آرائی ہی ہمارے سٹیج کا سب سے بڑا مسئلہ ہے اگر اس مبالغہ آرائی کی چند مثالیں دی جائیں تو بہت سارے ’’قائدین‘‘ کی شان میں فرق آئے گا لہٰذا عاقل کو اشارہ ہی کافی ہے۔

نقابت اور خطابت میں ایک لطیف فرق ہے جو بہر حال برقرار رہنا چاہیے نقیب پروگرام پر بھی اس کی کامیابی اور ناکامی کا کسی حد تک انحصار ہوتا ہے پروگرام کو کنٹرول کرنا اسی کی ذمہ داری ہے لہٰذا پروگرام کے دوران نقیب پروگرام کو اس امر کی کوشش کرنی چاہیے کہ وہ اس پروگرام کو ہر جہت سے پوری مستعدی کے ساتھ دیکھے۔

بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ سٹیج سیکرٹری حضرات چند جملے اشعار یا محاورے خوب رٹ کر آتے ہیں اور وہ ایک خاص ردھم کے ساتھ سنانا شروع کر دیتے ہیں۔ اب عوام ہیں کہ واہ واہ کے ڈونگرے برسا رہے ہیں اور نوٹ نچھاور فرما رہے ہیں۔ جب پروگرام ختم ہوا تو اس کارروائی پر عوام کا تبصرہ یہ ہوتا ہے کہ ’’بڑا مزا آیا خوب گردانیں سنائیں، شعر سنائے، صاحب بڑا اگلا تھا۔ موصوف کا...... وغیرہ لیکن وہ کوئی سبق یا پیغام حاصل نہ کر سکے۔‘‘

نقیب پروگرام کو سارے پروگرام کے دوران نہایت سنجیدگی اور متانت کا عملی مظاہرہ کرنا چاہیے اکثر دیکھا گیا ہے کہ دوران پروگرام سٹیج پر ادھر ادھر بھاگنا، دوران نقابت ضرورت سے زیادہ اچھل کود اور چیخنا اور چگھاڑنا نقابت کی کامیابی سمجھی جاتی ہے حالانکہ یہ بات حقیقت حال سے بالکل متضاد ہے۔

نقیب پروگرام اور عقائد اسلامیہ سے آگہی

کامیاب نقیب محفل وہ ہے جو پورے اعتماد، سنجیدگی، شائستگی کے ساتھ اپنے مافی ضمیر کا اظہار کر سکے۔ نقیب کو یہ امر ہمہ وقت ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے کہ وہ کسی تقریری مقابلے میں شریک نہیں بلکہ وہ ایک تقریب کو ہینڈل کر رہا ہے۔ علاوہ ازیں بعض مقامات پر آج کل رائج الوقت محافل میں لاعلمی یا سبقت لسانی کے سبب خلافِ واقعہ باتیں نشر کر دی جاتی ہیں اور بعض تو بے صبری میں اس قدر بے احتیاطی کا مظاہرہ کر دیتے ہیں کہ عقائد اسلام میں لب کشائی کرتے ہوئے کفریہ کلمات ''صادر'' فرما دیتے ہیں اور پھر انا پرستی اور خود نمائی کا یہ عالم، کہ اصلاحی نقطۂ نگاہ سے متوجہ کرنے والے کا شکر گزار ہونے کے بجائے مائیک پر قبضہ کا ناجائز فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ اس مسئلہ کے حل کے لیے ہم نے ضروری خیال کیا کہ چودہویں صدی ہجری کے مجددؒ برحق اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنّت مولانا شاہ احمد رضا خان محدث بریلوی قدس سرہٗ کی کتب میں سے عقائد اسلامیہ کے حوالے سے اکتساب فیض کیا جائے۔ چنانچہ ہم نے برصغیر کے نامور محقق اور عالم دین حضرت علامہ الحاج ابوالفتح محمد حشمت علی خان ضوی قدس سرہٗ کی مرتبہ کتاب ''عقائد حقہ اہل سنت و جماعت'' ...... (۱۳۶۴ھ) سے راہنمائی حاصل کی۔ موصوف نے امام اہل سنت ؒ کی تصانیف مبارکہ سے ان اہم موضوعات پر یہ مضمون مرتب فرمایا۔

ہر نقیب محفل کے لیے بالخصوص اور عامۃ المسلمین کو بالعموم اس مضمون کے تمام مندرجات خوب ازبر کر کے ہمہ وقت انہیں پیش نظر رکھنا چاہیے انہیں ذہن نشین کر لینے والے اعتقادی جھول سے محفوظ رہیں گے۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان

مومن بما جاء به الرسول کو بہ تصدیق قلبی و اقرار لسانی امور ذیل کا اظہار لازم ہے اور یہی ایمان شرعی ہے

○ — صانع عالم جل مجدہٗ واجب الوجود ازلی ابدی ہے اس کا کوئی مثل نہ ذات میں ہے نہ صفات میں تمام کمالات ممکنات اس کی عظمت ذاتی کے ظل و پرتو ہیں۔

○ — وجوبِ وجود، استحقاق عبادت خالقیت باختیار خود تدبیر کائنات کلی و جزوی اس کی ذات مقدس سے مختص ہیں۔

○ — حیوۃ، قدرۃ، علم، کلام، سمع، بصر، ارادہ، صفات ذاتیہ حق سبحانہ کی ہیں ان سب سے ازلاً متصف ہے باقی صفات فعلیہ، نفسیہ، سلبیہ، اضافیہ ہیں۔

○ — کائنات کو خلعت وجود بخشنے سے پیشتر ویسا ہی کامل تھا جیسا بعد میں۔ (الآن کما کان)

○ — شفائے مریض، عطائے رزق، ازالۂ تکالیف و مصائب بطور استقلال و خلق اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔

○ — طبیب، بادشاہ و دیگر اسباب ظاہری و باطنی مثل دعا و ہمت انبیاء و اولیاء بہ عطائے الٰہی بطور تسبب امور مذکورہ کے منسوب الیہ ہوتے ہیں۔

○— حکیم علی الاطلاق کی صفت حکمت کا تقاضہ ہے، کہ یہ صفات وافعال الٰہیہ در پردۂ اسباب ظہور فرماتے ہیں۔ جیسا کہ بداہتہً معلوم ہے کہ بے شمار اسباب معاش وتدابیر مہمات ومدافعت امراض مظاہرِ رزاقیت وغیرہ صفات قدیمہ کے ہیں ایسا ہی شرعاً وکشفاً ثابت ہے کہ مقربان درگاہ حق کی دعا وہمت وبرکت وجوداتِ مبارکہ مظہر فیضان عنایت الٰہی ہے صرف اسباب کو مدنظر رکھنا اور مسبب جل شانہٗ کی قدرت کاملہ کا نہ ماننا یا قدرت کاملہ کو بعض اسباب میں ہی منحصر ومحدود کرنا کفر ہے اور اسباب کا کلیۃً نفی کرنا ابطال حکمت قدیمہ کے علاوہ سعادت دین ودنیا سے محروم رہنا ہے اور اسباب ظاہری وباطنی (اولیائے مقربین) کو جلوہ گاہ صفات الٰہیہ مان کر ان سے مستفید اور مستفیض ہونا بصیرت اور کمال ایمان کا نشان ہے۔

○— جوہر، عرض، جسم مکان، زمان، جہت، حرکت، انتقال، تبدیل ذاتی وصفاتی، جہل، کذب ممکنات سے مختص ہیں ذاتِ حق پر یہ سب محال بالذات ہیں۔

○— استوا علی العرش، ضحک، وجہ، ید وغیرہ صفات منصوصہ کذائی مثل صفات ثمانیہ، سمع، بصر، علم، ارادہ، کلام، قدرت، حیوۃ، تکوین، بے چون وبے چگون ہیں۔

○— ادراکِ حقیقت الٰہیہ میں انبیاء اولیاء عاجز ہیں تجلیات ذاتی وصفاتی واسمائی نصیب انبیاء واولیاء حسب المراتب دنیا میں ہوتی ہیں۔

○— روئیت ذات حق آخرت میں اہل جنت کے لئے ثابت ہے بلا کیف وبلا جہت۔

○— اللہ تعالیٰ بندوں کے افعال واعمال کا خالق اور مرید ہے لیکن راضی بالکفر و

المعصیت نہیں ہے۔

○— تمام خیر و شر خالق الکل جل شانہٗ کے ارادہ و خلق و تقدیر سے ہے جو ازل میں مقرر ہو چکا ہے وہی ظاہر ہوتا ہے لیکن راضی صرف خیر پر ہے۔

○— تقدیر سے بندہ مجبور نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے نیکی اور بدی کا راستہ بتا کر اپنے اپنے افعال میں گونہ اختیار دیا ہے۔ جس کے سبب انسان اور حجر و شجر میں فرق بدیہی ہے۔ جسے اصطلاحاً کسب کہتے ہیں اسی کسب کے سبب وہ جزا اور سزا کا مورد ہے۔

○— جبر جو منافی جزا ہو اور قدر جو شرکت شے کی خالقیت میں قادر مطلق سے پیدا کرے باطل ہیں۔ زیادہ خوض و بحث اس مسئلے میں ممنوع ہے امور مذکورہ پر ایمان لانا باعث نجات ہے اور ان کا انکار ہلاکت پس عقلمندی و سعادت یہ ہے کہ حصول نجات کی فکر ہو۔

○— بے نیاز ہے کسی کا اس پر حق نہیں ہے مگر جو اپنے فضل سے وعدہ فرمائے وہ ضرور وفا فرماتا ہے۔

○— اس کے تمام افعال حکمت و مصلحت پر مشتمل ہیں لیکن اس سے کوئی غرض یا نفع عائد بذات مقدس نہیں ہوتا، اور نہ ہی کوئی شے اللہ تعالیٰ پر واجب ہے قبح و ظلم و سفہ و عبث سے اس کے افعال منزہ ہیں۔

○— مومن کو دین حق پر انشراح عطا فرمانا اور اسے قبول کرنا اور اس کے موافق اعمال و احسان کی توفیق عطا فرمانا اس کا فضل ہے اور کافر کو صرف عقل و حواس عطا فرما کر تبلیغ انبیاء کا اس کے ذہن پر واضح فرمانا اور توفیق سے محروم رکھنا جناب رب العزۃ کا عدل ہے۔

- صفت عدل وفضل کی چھ صورتیں ہیں جن کا اعتقاد کرنا مومن پر فرض ہے:

(۱) حق سبحانہٗ تعالیٰ کسی پر ذرہ بھر بھی ظلم نہیں فرماتا۔

(۲) کسی کے اعمال حسنہ سے ذرہ بھر نقصان نہیں فرماتا۔

(۳) کسی کو بغیر گناہ عذاب نہیں فرماتا۔

(۴) اس کا فضل ہے کہ اپنے مسلمان بندوں پر جو مصیبت بھیجے اس میں بھی ان کے لئے اجر رکھتا ہے۔

- افعال کا باعث ثواب وعقاب اخروی ہونا صرف اسی کے حکم سے ہے اس میں عقل کو دخل نہیں ہے۔ بعض کی حکمت کو عقل ادراک کرسکتی ہے اور اکثر میں اخبار انبیاء کی محتاج ہے۔
- ہر ایک صفت الٰہی بالذات واحد ہے اور بحسب التعلق غیر متناہی متعلقات حادث ہیں اور اسکی صفات قدیمہ ہیں۔
- حق سبحانہٗ وتعالیٰ کے بہت نام ہیں جن کی خبر اسی نے اپنے کلام پاک میں دی ہے اہلسنّت کے نزدیک دُعا وذکر الٰہی انہیں اسماء سے ہونا چاہیے، جو شرع مطہر میں وارد ہیں۔ یہ سب اسماء کلام الٰہی کے مانند قدیم ازلی ابدی ہیں اور عباد کا اپنی زبان پر لانا یا لکھنا حادث ہے۔
- اہل سنت کا اجماع ہے کہ جس اسم کے معنی میں تنقیص شان الوہیت ہو اس کا ذات حق پر بولنا کلمہ کفر ہے۔
- وحدت وجود حسب تقریر محققین حق ہے شریعت حقہ کے کسی اصل کے منافی نہیں ہے فرق مراتب وحفظ احکام ضروری ہے جو صفات مستلزم مرتبہ

الوہیت کے ہیں ان کا مراتب سافلہ پر اطلاق کرنا اور بالعکس کفر ہے۔ جس طور پر یہ مسئلہ اکابر اسلام پر مکشوف ہوا ہے اور اولیائے متشرعین نے حتی الامکان بیان فرمایا ہے بحفظ حدود شرعی اس پر اعتقاد رکھنا باعث تکمیل ایمان اور اس کا انکار خسران وحرمان ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ پر ایمان

○— اسلام وایمان کا رکن اعظم جس کے بغیر کسی حالت میں بندہ مومن یا مسلم نہیں ہوسکتا۔ حضور سرورِ عالم ﷺ کے تمام کمالات ثابتہ بالنص الصریح کی تصدیق قلبی واقرار لسانی ہے اور آپ کی تعظیم ظاہری وباطنی سے ہر حالت میں متصف رہنا تمام اعمال وعبادات کی قبولیت کا اصل اصول ہے۔

○— آپ تمام انبیائے کرام سے افضل اور سب کے سردار ہیں۔

○— میثاق توحید الٰہی اور ربوبیت ذات حق جیسا تمام بنی آدم سے لیا گیا ویسا ہی سرور عالم ﷺ کی اطاعت اور تعظیم کا تمام انبیاء سے مؤکد طور پر عہد لینا باخبار الٰہی منصوص ہے۔

○— (الف) آپ خاتم الانبیاء ہیں نہ تو آپ کے زمانہ میں اور نہ آپ کے بعد کوئی نبی پیدا ہوسکتا ہے۔ حضور ﷺ کے وصف خاتم النبیین کے یہی معنی ضروریات دینیہ سے ہیں کہ حضور سب سے پچھلے نبی ہیں۔ اس معنی کو نا سمجھ لوگوں کا خیال بتانا یا حضور ﷺ کے زمانے میں یا حضور ﷺ کے بعد کسی اور کو نبوت ملنی واقع یا جائز کہنا کفر ہے۔

(ب) حضور اقدس ﷺ کا علم اقدس تمام مخلوقات کے علوم سے اوسع ہے کسی مخلوق کے علم کو علم اقدس سے زیادہ وسیع کہنا کفر ہے۔

(ج) حضور اقدس ﷺ کو جو بعض علم غیب ان کے رب کریم جل جلالہ نے عطا فرمایا انبیاء ومرسلین و ملائکہ مقربین علیہم الصلوٰۃ والسلام و جملہ اولین و آخرین کے جمیع علوم کا مجموعہ اور لوح محفوظ میں قلم قدرت کا لکھا ہوا سارا علم ماکان وما یکون اس کا جزو ہے۔ اس کو یوں کہنے والا کہ اس میں حضور ﷺ کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ ہر جانور ہر چارپائے کو بھی حاصل ہے قطعاً کافر ہے۔

○— تمام انبیاء بلحاظ بطون وتربیت روحانی تعین روحی جناب ختمی مآب خلفاء سرورِ عالم ﷺ کے ہیں۔ جیسے ظاہر میں صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نیابۃً آپ کے فرمان سے اس عہدے پر ممتاز ہوئے ویسے ہی انبیاء کرام باوجود خلعت نبوت اور فضلیت مادون الانبیاء کے آپ کے باطنی شریعت کے نافذ فرمانے والے تھے۔

○— آپ کی اطاعت واتباع اور محبت فرض ہے اس کے ترک پر عذاب الیم کا وعید منصوص ہے۔

علامات محبت رسول اللہ ﷺ

○— آپ کا اقتدا اور اتباع سنت اقوال وافعال میں اور آپ کے اوامر ونواہی کی تعمیل۔

○— زبان ودل سے آپ کا ذکر کرنا۔

○— آپ کے جمالِ پاک کا مشتاق ہونا۔

○— دل، زبان اور بدن سے آپ کی تعظیم کرنا۔

○— آپ کے اہل بیت اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت کرنا اور ان کے ساتھ بغض رکھنے والے سے بغض رکھنا۔

○— آپ کی سنت کے تارک کو بُرا سمجھنا۔

○— آپ کی تعظیم جیسا کہ ہر ایک مومن پر ظاہری زیارت کے وقت فرض تھی ویسا ہی اب بھی آپ کی حدیث فضائل اور نام مبارک سنتے وقت لازم اور ضروری ہے پس ان میں باتباع سلف مسلمانوں میں جو مباح وجوہ تعظیم مروجۂ ہر ملک ہوں ان کا بوقت ذکر حضور سرور عالم ﷺ بجالانا تقاضائے ایمان ہے اور چونکہ مجالس میلاد میں قیام کرنا عشاق درگاہ کا معمول ہو گیا ہے۔ پس ان کا انکار روش سلف کا انکار ہے اور بے بنیاد تعصب ہے۔

○— جو ممکنات و مخلوقات احاطہ ربوبیت الٰہیہ میں داخل ہیں۔ سب کی طرف حضور ﷺ مبعوث ہیں۔ پس کوئی حصہ مخلوقات آپ کی دعوت سے خارج نہیں ہوسکتا۔

○— جیسا کہ واحد عددی کا بحیثیت اولیت ثانی یا ثالث ہونا محال ہے ویسا ہی بحیثیت عموم دعوت مذکورہ و اولیت خلق و ختم نبوت و افضلیت مطلقه و خلافت کبریٰ و اولیت فی الشفاعة وفی دخول الجنة واصالت فی کل فضل و وساطت فی کل نعمة وغیرها صفات کثیره نا ممکن الاشتراک کے آپ کی نظیر محال اور ممتنع ہے۔

○— آپ کی صورت مقدسہ بلحاظ جسمیت معروض بعض عوارض بشریہ تھی اور آپ

کی روحانیت اوصاف بشری سے برتر اور تغیر و آفات و عیوب و نقائص بشری سے منزہ اور ضعف انسانی سے مبرا اور اعلیٰ صفات ملکیہ سے متصف ہے پس آپ کا علم باللہ و صفاتہ قبل بعثت و بعد بعثت تمام عیوب و نقائص شک و جہل وغیرہ سے مبرا و منزہ ہے۔

○— حضور علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام کی تین حیثیتیں ہیں اول ظاہر باعتبار صورت بشر دوم ملکی، سوم وہ مرتبہ جس کو خدا ہی جانتا ہے۔

○— آثار شریفہ و آثار سلف صالحین کی تعظیم ضروری ہے اور ان کو ذریعہ اجابت دعا خیال کرنا صدق ایمانی کی نشانی ہے۔

○— بہ نسبت علوم اولین و آخرین آپ کا علم اعلیٰ و اکمل ہے اور آخر عمر شریف تک ملکوت سماوی و ارضی و تمام مخلوقات و جملہ اسمائے حسنیٰ و آیات کبریٰ و امور آخرت و اشراط ساعت و احوال سعدا و اشقیا و علم ما کان و ما یکون پر آپ کا علم محیط ہو چکا ہے تمام علوم بشریہ و ملکیہ سے آپ کا علم اشمل و اکمل ہے علم الٰہی اور آپ کے علم میں امور ذیل فارق ہیں۔

(۱) علم الٰہی غیر متناہی بالفعل اور محیط ہے اور حضور کا علم متناہی بالفعل و غیر متناہی بالقوۃ اور محاط ہے۔

(۲) علم الٰہی بلا ذرائع و وسائل ازلی و ابدی ہے اور آپ کا علم بذریعہ وحی، الہام، کشف، منام و بسط حواس و بصیرت مقدسہ حادث ہے۔

○— آپ کے تمام اخبار و اقوال متعلقہ دین و دنیا صادق اور حق ہیں شک و وہم و جہل وغیرہ نقائص و مداخلت شیطانی سے منزہ مبرا ہیں۔

○— آپ قبل نبوت و بعد نبوت کبائر و صغائر سے معصوم اور تمام قبائح بشری سے

مبرا ہیں۔

○— بعض افعال بلاغیہ واحکام شرعیہ میں نسیان وسہو آپ سے بغرض تشریح و افادہ علم بارادہ الٰہیہ واقع ہوا ہے اور صدورِ سہو ونسیان منافی شان نبوت نہیں بلکہ نسیان وذہول از ناسوت بوجہ استغراق در لاہوت از قسم کمال ہے جیسا کہ ارباب بصیرت پر ظاہر ہے البتہ اون کے سہو ونسیان کو اپنے سہو ونسیان پر قیاس کرنا اور بقصد تحقیر آپ کی طرف منسوب کرنا کفر ہے۔

○— تمام عوارض بشری یعنی مرض تکلیف بدنی وغیرہ جو انبیاء علیہم السلام کو لاحق ہوتے ہیں، ظاہری صورت میں مشابہ عوارض عامۂ افراد انسانی ہیں اور بلحاظ نتائج وآثار باطنی وحکمت خفیہ الٰہیہ تمام افراد بشر کے عوارض سے برتر اور اعلیٰ ہیں مثلاً تکالیف امراض انبیاء علیہم السلام سے نتیجہ اظہار احوال عالیہ مثل صبر، رضا، شکر، تسلیم، توکل، تفویض، دعا، تضرع اور موعظمت امت بوقت لحوق عوارض کذائیہ بہ تحصیل امور مذکور ہے۔ پس اپنے عوارض پر عوارض انبیاء کو خیال کرنا سخت بے ادبی اور بعض حالات میں جبکہ تحقیر لازم آئے کفر ہے۔

○— حضور سید الانبیاء کا مغیبات پر مطلع ہونا آیات واحادیث سے بالتواتر ثابت ہے۔ منکر اس کا منکر قطعیات ہے۔

○— آپ روضۂ منورہ میں مثل دیگر انبیاء علیہم السلام زندہ بحیات حقیقۃ دنیاویہ جسمانیہ ہیں۔ خاکساران امّت کے حالات پر مطلع اور عاشقان درگاہ پر ہر لحظہ متوجہ ہیں اور احوال امت پر حاضر وناظر ہیں۔

○— زیارت روضۂ منورہ اعظم السعادات ہے انکار اس کا بدعات بدترین میں

سے ہے۔

○— حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے سید المحبوبین ﷺ کی ذات پاک کو معجزات ذیل وغیرہا سے مخصوص فرمایا۔

(۱) معراج جسمانی بحالت بیداری حرم شریف سے بیت المقدس کی طرف اور امامت انبیاء کرام اور سیر سماوات وآیات کبریٰ وجنت ونار وغیرہ۔

(۲) اپنا جمال پاک حضور ﷺ کو بچشم ظاہر دکھایا۔

(۳) شق القمر

(۴) ستون مسجد شریف کا آپ کے فراق میں گریہ وزاری کرنا۔

(۵) احجار واشجار کا آپ پر سلام کرنا اور تصدیق نبوت کرنا۔

(۶) آپ کی انگشت ہائے شریفہ میں سے پانی جاری ہونا اور ایک پیالہ پانی سے لشکر کا سیراب ہونا۔

(۷) آپ کی برکت سے قلیل طعام کا اس قدر بڑھنا کہ ہزارہا آدمی سیر ہوجائیں۔

(۸) بکری مذبوحہ کا آپ سے کلام کرنا۔

(۹) مذکورہ معجزات و دیگر خوارق مثل احیائے اموات جو احادیث سے ثابت ہیں بلاتاویل حق ونفس الامری ہیں۔

○— تمام معجزات سے اعلیٰ وقویٰ وادوم قرآن شریف ہے جس کے مقابلے سے تمام مخلوقات عاجز ہے۔ قرآن مجید کی ترکیب لفظی ومحاسن معنوی واخبار غیبیہ تمام معجز ہیں۔

ماجاء بہ سید الانبیاء ﷺ

○— حضور مظہر اللہ الاتم سر اللہ الاعظم ﷺ پر وحی کئی قسم کی ہوئی ہے علاوہ وحی ملکی کے دو اور قسم بھی ہیں جن میں فرشتے کو دخل اور توسط نہیں ہوتا۔

○— قرآن شریف کلام نفسی قدیم ازلی ابدی ہے جو بلباس اصوات وحروف جلوہ گر ہے اور بذریعہ ملک مقرب حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور محبوب حق علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوا۔

○— احادیث شریفہ قدسیہ ثانیہ باسناد صحیح وہ وحی ہے جو کبھی بتوسط کذائی اور کبھی بلا توسط کذائی حضور ﷺ پر وارد ہوئی۔

○— ہر دو وحی سے جو معنی قطعاً ثابت ہیں حق ہیں۔ کوئی شبہ نہیں اس میں سے بعد علم وثبوت قطعی کسی بات کا انکار اگرچہ در پردۂ تاویل باطل ہو کفر ہے اور ظنی الثبوت یا ظنی الدلالۃ کا بلاوجہ انکار بدعت یا فسق ہے۔

○— امور ذیل کو حق ماننا ضروری ہے:۔

(۱) حشر اجساد واعادہ روح انہیں اجساد میں جو دنیا میں تھے۔

(۲) جزائے اعمال خیر وسزائے شر۔

(۳) صراط دوزخ پر ممتد ہے جس پر سب کو چلنا ہوگا۔ اہل نار کٹ کر دوزخ میں گر پڑیں گے اور اہل جنت اس پر گزر کر جنت میں پہنچیں گے۔

(۴) حساب اعمال، میزان، جنت، نار اور یہ دونوں آخر الذکر اس وقت موجود ہیں جن کی جگہ اللہ جل شانہٗ جانتا ہے۔

(۵) شفاعت رسول اللہ ﷺ بحق اہل کبائر حق ہے اور آپ کی شفاعت مقبول ہے جہاں آیات شریفہ میں نفی شفاعت واقع ہے وہ مقید بعدمِ رضا واجازت الٰہی ہے۔

(۶) عذاب قبر کافر کو اور نعمت وراحت مومن صالح کو قبر میں حق ہے اور عصات مومنین مشیت الٰہی پر ہیں جسے چاہے عذاب فرمائے جسے چاہے نعمت بخشے۔

(۷) سوال منکر ونکیر جس سے خدا چاہے ضرور ہونے والا ہے۔

(۸) تمام رُسُل وانبیاء من جانب اللہ حق ہیں۔

(۹) ملائکہ اجسام نوری ہیں عوارض ظلمانی سے منزہ ہیں۔ ان کے مقامات آسمان پر مقرر ہیں اور بعض کتابت اعمال نبی آدم پر اور بعض عباد کے دل میں خطرات صالحہ القا کرنے پر اور بعض حفاظت بنی آدم پر ان کے مقابلے میں مخلوقات الٰہی میں سے شیاطین ہیں جو خیالات فاسدہ کا القا کرتے ہیں قرب قیامت میں حضرت مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ظاہر ہونا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا اور قتل دجال وقتل خنازیر کرنا اور پھر دین واحد کا ہو جانا سب حق ہے۔

(۱۰) کل انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور جو آسمانی صحیفے ان پر نازل ہوئے سب حق ہیں۔

امور دینیہ میں اجتہاد اور تقلید

الاجتهاد فی الدین وتقلید المجتهدین

○— عامۃ الناس جو درجۂ اجتہاد سے بے بہرہ ہیں۔ تمام احکام فرعیہ غیر منصوصہ

قطعیہ میں تقلید مجتہد پر مامور ہیں۔

○— منصب اجتہاد مشروط بشرائط ذیل ہیں:

(۱) علم قرآن بقدر آیات احکام حاوی ہو۔

(۲) احادیث متعلقہ احکام سے واقف ہو۔

(۳) علم عربیت، لغت، صرف ونحو، معانی و بیان وغیرہ میں کامل ہو۔

(۴) مذاہب سلف سے پوری طرح واقفیت رکھتا ہو۔

(۵) قیاس کے اصول اور قواعد میں ماہر ہو اور علاوہ اس کے ورع و تقویٰ میں اعلیٰ درجہ پر ممتاز ہو۔ استنباط احکام میں مداخلت نفس و ہوا سے محفوظ ہو۔

○— جس میں ان صفات کی کمی ہو خواہ کیسا ہی عالم کیوں نہ ہو تقلید کرنے کا پابند ہے ان شرائط سے کسی شخص کا متصف ہونا اس کے آثار اجتہادی اور تدقیقات فقہی و اعمال و اخلاق محققانہ سے ظاہر ہو سکتا ہے۔ جو عوام و خواص امت پر ظاہر ہو کر تمام اہل انصاف کے ذہن میں اس کی عظمت کو مرکوز کرتے ہیں جیسا ہر فن کے مشاہیر کی اعلیٰ مہارت بلحاظ آثار ظاہرہ عامۃ الناس سے خواص تک سب کے نزدیک کالبدیہ ہوتی ہے ویسا ہی جب کسی عالم متقی کے آثار اجتہادی اس قدر ظاہر ہوں کہ خواص و عوام اس کے لئے منصب اجتہاد تسلیم کرنے پر مجبور ہوں تو وہ مجتہد مسلم ہوتا ہے۔

○— امت مرحومہ میں ائمہ اربعہ کا اجتہاد ان کے سب معاصرین ولاحقین سے اعلیٰ مانا گیا ہے اس کی وجہ وہی آثار علمی اور علامات زہد وتقویٰ ہیں جس سے آج تک ہر طبقہ کے لوگ ان کو مجتہد تسلیم کرتے آئے ہیں۔

○— ان میں سے امام الائمہ سراج الامت امام اعظم نعمان بن ثابت ابو حنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ رئیس المجتہدین تسلیم ہو چکے ہیں۔

○— حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے آپ کے تلامذہ ومقلدین میں ایسے اکابر اسلام پیدا کیے جنہوں نے حضور امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مخرجہ مسائل اور اصول مقررہ کو تالیفات وتصنیفات میں کمال تنقیح سے بیان کیا جو آئندہ تازہ واقعات وصور متجددہ میں دستور فیصلہ مقرر ہوئے۔

○— کمالات علمی وفیضان انوار بطفیل حضرت امام ان علماء فقہ پر اسی صبغہ الٰہیہ سے ہوا ہے جس کے سرچشمہ رئیس المجتہدین تھے بنابریں حضرت امام محمد و امام ابو یوسف رحمہم اللہ باوجود تقلید فی الاصول والفروع مختلفہ اقوال امام میں بحضور امام خلاف قول مستقر امام کو ترجیح کے لئے اور بعض احکام کو موافق اصول حضور امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ استخراج کرنے کے لئے خود امام الائمہ سے معمور ہوئے ہیں۔ پس صاحبین اور دیگر ان کے ہم منصب جو امام الائمہ کے تلامذہ تھے مجتہدین فی المذہب کے نام سے مشہور ہوئے ان کا کام صرف بعض کو بحضور امام قول مستقر امام پر بوقت ظہور دلیل ترجیح دینا اور اصول امام کے مطابق تازہ احکام استنباط کرنا ہے۔

○— ان کے بعد رحمت کا اور ظہور ہوا اور ایسے فقہا پیدا ہوئے جن کا تبحر اصول و فروع مذہب حنفیہ میں اس قدر تسلیم کیا گیا کہ وہ نو پیدا شدہ مسائل وجزئیات کو جن کی بابت بالصراحت روایتا مذہب میں نہ ملیں اصول وفروع مذہب حنفی سے تخریج کریں جیسے حضرت ابو جعفر طحاوی، ابو الحسن کرخی، شمس الائمہ حلوائی، شمس الائمہ سرخسی، فخر الاسلام بزدوی، فخر الدین قاضی خاں

وغیرہ سب مجتہد فی المسائل ہیں۔

○— چونکہ تدبیر الٰہی اسی رحمت خاصہ کے کامل کرنے پر متوجہ تھی ان فقہا کے بعد ایک اور طبقہ پیدا ہوا جن میں امام ابوبکر احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ ہیں ان کے حصہ میں گو کسی قسم کا اجتہاد نہیں لیکن اصول وفروع میں اتنی مہارت ان کو تھی کہ مجمل ذی وجہین مبہم محتمل امرین منقول عن صاحب المذہب واحدٍ من اصحابہ کی تفصیل کر سکتے تھے ان کو اصحاب تخریج کہا جاتا ہے۔

○— ان کے بعد وہ طبقۂ فقہا پیدا ہوا جو بعض روایات کو بعض پر ترجیح دینے کی لیاقت رکھتے تھے ان کو اصحاب ترجیح کہتے ہیں۔

○— ان کے بعد تدبیر الٰھی اور رحمت نامتناہی سے وہ طبقہ فقہا پیدا ہوا جو مذکورہ بالا مراتب کے لائق نہ تھے لیکن روایات متعددہ میں سے اقویٰ، قوی، ضعیف اور ظاہر مذہب و روایت نادرہ میں فرق کر سکتے تھے جیسے وہ حضرات جن کی کتابیں ہمارے زمانے میں باعث فیض اور عالمگیر قبولیت سے ممتاز ہیں طبقات اربعہ اولیٰ سے جو مذہب متعین ہو چکا ہے وہ صاحب کنز، صاحب مختار، صاحب وقاریہ، صاحب مجمع کی کتابوں میں کمال تنقیح سے مذکور ہے۔

○— ان کے بعد علماء فقہا نے انہیں کتابوں پر اعتماد کیا ہے ان کتابوں کو کتب متاخرین سمجھ کر یہ کہنا کہ ان سے مذہب حنفی ٹھیک معلوم نہیں ہو سکتا محض خیال فاسد اور بے جا بدگمانی ہے یہ کتب دراصل طبقات اربعہ کی قویہ روایات کے راوی ہیں اور ان کا ثقہ ہونا عندالکل مسلم ہو چکا ہے۔

○— متون وشروح وفتاویٰ متاخرین جو معمولی بہ دستور العمل فتویٰ مقرر ہو چکے ہیں بلاشبہ مذہب حنفیہ کے مبین ہیں ان کا خلاف بدعویٰ عمل بالحدیث بدون

منصب اجتہاد گمراہی میں قدم رکھنا ہے صدی چہارم تک مذاہب اربعہ خصوصاً مذہب حنفیہ کی اس قدر تنقیح ہو چکی ہے کہ کوئی جزئی بلا تحقیق نہیں رہی اور آئندہ کے اغلب وقاعت کے جوابات اسی تحقیقات سے برآمد ہو سکتے ہیں اس لئے فقہا کا فتویٰ ہے کہ اب اجتہاد ختم ہو چکا ہے اور اس کے بعد کوئی جدیدی مجتہد نہیں پیدا ہوا۔

○— جس طرح حضور سرور دو عالم ﷺ مبین و مبلغ احکام الٰہی ہیں اور آپ کی اطاعت جزو ایمان ہے ویسے ہی رئیس المجتہدین حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے حکم و ہدایت کے مبلغ و مبین ہیں۔ اس حیثیت سے آپ واجب الاطاعت ہیں۔

○— کسی غیر مجتہد شخص کو ائمۂ اربعہ میں سے ایک امام کی تقلید اس طرح پر واجب ہے کہ وہ اس امام کے تمام احکام میں اس کا مقلد ہو کسی مسئلہ میں ایک امام کی تقلید کرنا اور کسی میں دوسرے امام کی تقلید کرنا تلفیق میں داخل ہے اور تلفیق سے تلہی بالدین لازم آتی ہے جو قطعاً حرام ہے۔

○— کسی غیر مجتہد کو یہ اختیار نہیں کہ اپنی رائے سے کسی حدیث متعلق احکام فرعی مرویہ کتب حدیث پر عمل کرے۔

خلافتِ راشدہ اور مقام ولایت

○— بعد سرور عالم ﷺ سید الاولیاء والخلفاء امام الصدیقین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل الامت ہیں آپ کے بعد عمر فاروق اعظم، عثمان ذی النورین و مولیٰ امیر المومنین مرتضیٰ رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین بترتیب

خلافت افضل ہیں۔

○— عشرۂ مبشرہ، خاتون جنت ام المومنین خدیجہ و ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن و حضرات امام حسن و امام حسین و اصحاب بدر و بیعۃ الرضوان رضی اللہ تعالیٰ عنہم طاہر مطہر قطعی جنتی بلکہ گنہگاران امت کے تکیہ گاہ ہیں۔

○— (الف) تمام صحابہ خصوصاً اہل بدر و اہل بیعت الرضوان نجوم ہدایت ہیں ان میں سے کسی پر طعن کرنا رفض و استحقاق دخولِ نار ہے ان سب کی تعظیم و توقیر امت پر فرض اہم ہے یہ سب اولیائے امت کے سردار اور بباعث شرف صحبت ولایت خاصہ پر ممتاز ہیں ان سے کرامات ظاہر ہوئی ہیں اور ہر ایک ولی سے ظاہر ہو سکتی ہیں۔

(ب) فتح مکہ معظمہ کے بعد جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مشرف باسلام ہوئے ان سے وہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم افضل ہیں جو فتح مکہ معظمہ سے قبل مشرف باسلام ہوئے لیکن ان دونوں قسم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اللہ تعالیٰ نے حسنیٰ یعنی بھلائی کا وعدہ فرمالیا ہے ان میں سے کسی کی شان میں گستاخی کرنا رفض و گمراہی ہے۔

○— حقیقت ولایت یہ ہے کہ علاوہ ایمان و اعمال صالحہ کے یقین و عرفان اسماء و صفات ذات حق بطور وجدان ببرکت ذکر و تلاوت و صوم و صلوٰۃ وہبی طور پر جب عبد صالح کو عطا ہوتا ہے تو مقامات ذیل اس کے سینۂ پاک میں پیدا ہوتے ہیں اخلاص، تواضع، توبہ، زہد، صبر، شکر، خوف، رجا، توکل، رضا، فقر، محبت، پس وہ ماسوائے حق سے معرض ہوتا ہے اور خوف و رجائے الٰہی میں مستغرق، اس حالت میں ان مقامات کے آثار افراد بشر پر دو طور سے ظاہر

ہوتے ہیں، خوراق وتربیت مریدان، پس اس کو وحی وعصمت کے بجائے (جو کہ خواص انبیاء میں سے ہیں) کشف صادق اور گناہوں سے محفوظیت عطا ہوتی ہے جس کے باعث وارث انبیاء وخلیفہ برحق قرار پاتا ہے اور لفظ ولی کا مصدق ہوتا ہے۔

○— سلاسل صوفیائے کرام جو مسلسل حضور ﷺ سے متصل ہیں ان کے معارف و مقامات من وعن انوار رسالت سے ماخوذ ہیں ان میں طرق تربیت مریدین مقامات مذکورہ مبنی ہیں اور مشائخ صوفیہ موصوف کشف صداق سے غائبین کے حال پر مطلع ہو کر ان کی ویسی ہی تربیت فرماتے ہیں جیسے حاضرین کی۔

○— یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ وغیرہ وظائف کذائیہ بغرض استمداد وطلب ہمت ودعا جائز وثابت ہیں، ایسے وظائف کا انکار کرنا جہالت ہے اور ان کو شرک وغیرہ سے تعبیر کرنا ظلم اور ضلالت ہے۔

○— ان کی صورت مبارک کا خیال مریدین کے خطرات واحادیث نفسی کے دور کرنے میں وہی کام کرتا ہے جو ظل فاروقی شیطان کے دور کرنے میں ان مشائخ کی صورت مثالی جذبات نفس مرید کو مٹانے میں برہان قاطع ہے۔

○— طریق استفادۂ باطنی و بیعت جو معمولی مشائخ کرام ہے ہر ایک مومن طالب کمال ایمان کے لئے سنت اور ضروری ہے۔

○— خاص معمولات مشائخ وکیفیات اذکار وریاضت اصول دین سے ماخوذ ہیں بعض اجتہاداً اور بعض کشفاً۔

○— ذکر جہر وسر شرعاً ثابت اور باعث قرب وحصول محبت الٰہی ہے۔

○— حمد الٰہی ونعت سرور کائنات ﷺ ومدح بزرگان واولیاء کرام اور اشعار متعلق

محبت الٰہی کا خوش آوازی سے سن کر محبت الٰہی کا بھڑکانا شرعاً مباح و مستحسن ہے جبکہ منکرات شرعیہ سے خالی ہے۔

○— عبادات بدنی و مالی کا ثواب ہدیہ ارواح مقدسہ انبیاء و اولیاء و دیگر اہل ایمان کرنا ثابت ہے اور اس کا مطلقاً انکار بدعت ہے۔

○— بالخصوص بروز وفات اولیاء ثواب طعام وکلام سے فاتحہ رسانی باعث نزول برکات اور تازگی ایمان ہے۔

شرک اور اس کی اقسام

اَلشِّرْکُ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ جَلِیِّہٖ وَخَفِیِّہٖ

○— شرک وکفر بلحاظ نتیجہ متحد ہیں، دونوں کا مرتکب ابدی عذاب کا مستحق ہے۔

○— حقیقت شرک یہ ہے کہ غیر خدا واجب الوجود یا مستحق عبادت مانا جائے اور اس کے امارات سے یہ ہے کہ بندگانِ حق تعالیٰ محبوبان اللہ کی ان قابل عظمت صفات کو جو عام بنی نوع میں مفقود ہیں (مثلاً کشف بلا وشدت استجابتِ دعا، تاثیر، تسخیر وغیرہ) صفات جناب باری (سبحنہ، سبحنہ، سبحنہ) کے برابر خیال کیا جائے (نعوذ باللہ تعالیٰ) اور بنا بریں نہایت عجز ونیاز کے افعال ان کے سامنے اسی نیت سے ادا کئے جاویں کہ معاذ اللہ تعالیٰ وہ معبود ہے۔

○— شریعت حقہ شرک کو رفع فرماتی ہے اور صفات عباد وصفات ربوبیت میں مابہ الامتیاز ظاہر فرمانا بعثت رسل کا مہتم بالشان مقصد ہے۔

○— خواص عباد کی صفات مذکورہ کو باطل نہیں کہا جا سکتا بلکہ وہ انکی حقیقت واقعہ کا اظہار ہے جس سے کہ صفات ربوبیت کی برتری وتقدس ظاہر ہو۔

○— محبوبیت و شفاعت جو کہ تمام ادیان و شرائع میں خواص بشر کے لئے ثابت کی گئی ہے اور اس کو ایسا منصب خیال کرنا کہ جس سے عبد خود مختار ہو کر تصرفات الٰہیہ کو (معاذ اللہ) مزاحمت سے روک سکے شرک ہے اور رضائے الٰہی اور اس کی اجازت پر موقوف سمجھنا اور اس میں درحقیقت عنایت الٰہیہ کا ظہور جاننا ایمان و توحید ہے۔

○— ایسا ہی خوارق و کرامات اولیاء و اشراق باطنی سے ان کو مغیبات پر بلا ذریعہ عطیہ الٰہی اس طرح مطلع تسلیم کرنا شرک ہے اور بذریعہ قوائے روحانی و ناسوتی جو انبیا و اولیا کو عطا ہوتی ہیں ان امور کا بتعلیم اللہ تعالیٰ و بعطاء اللہ تعالیٰ مظہر تسلیم کرنا عین ایمان ہے۔

○— صفات عبودیت کو صفات ربوبیت سے شریک کرنیوالا مشرک ہے اور ان کا مطلقاً منکر گمراہ اور مبتدع ہے اور ہر ایک کے حقوق نگاہ رکھنے والا صراط مستقیم ہے۔ **ثبتنا اللہ علیه بحرمة خیر من سلک علیه صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وعلی اله وسلم۔**

کفر اور گناہِ کبیرہ

الکفرو الکبائر والکفر بعد الایمان العیاذ باللّٰہ المستعان

○— خداوند کریم جل جلالہ اور اس کے حبیب پاک ﷺ پر ایمان کا اور ان احکام کا جو **من عنداللہ یا من عندالرسول** ثابت ہوں انکار کرنا کفر ہے۔

ان احکام کا ثبوت تین طور سے ہوتا ہے۔

(۱) آیت کے معانی جو حسب محاورہ عرب قطعی طور پر مفہوم ہوں۔

(۲) حدیث شریف متواتر کے معانی قطعیہ حسب لغت ومحاورہ۔

(۳) اجماع مجتہدین امت راشدہ جو قطعی ہو۔ ان طرق ثلاثہ سے جو بات پایۂ ثبوت کو پہنچے مومن پر اسکا ظاہراً باطناً تسلیم کرنا ضروری ہے ورنہ بصورت انکار صریح بلا تاویل (معاذ اللہ) فقہا کے نزدیک مطلقاً ظلمت کفر میں مبتلا ہونا ہے اور جو شخص بلا وجہ حق واضح میں بے محل تاویل کو بہانۂ انکار قائم کرے کافر ہے۔

○ ارکانِ ایمان و اسلام و ضروریات دین میں سے کسی کا انکار قولاً یا فعلاً کفر ہے۔

○ قوائے انسانی کو لفظ ملائکہ واردہ فی النص کا معنی مرادی قرار دینا اور قوت نظریہ نبی علیہ السلام کو جبرائیل ماننا خلاف نص و اجماع اور کفر قطعی ہے کہ ضروریات دین کا انکار ہے۔

○ حشر اجساد و نعیمِ جنت کی جس کیفیت سے تفصیل کلام شارع میں وارد ہے بلا تاویل تسلیم کرنا ضروری ہے اور اس کا انکار کفر ہے۔

○ بعد بعثت سرورِ کائنات ﷺ بعثت نبی کو جائز ماننا یا اس کو ختم نبوت میں مخل نہ جاننا کفر ہے۔

○ بالاطلاق احادیث کا واجب الاطاعۃ نہ سمجھنا کفر ہے۔

○ رسول اللہ ﷺ کی جناب پاک میں بے ادبی (معاذ اللہ) قولاً فعلاً ہتک یا تحقیر کفر ہے۔ **والعیاذ باللہ تعالیٰ۔**

○ قرآن عظیم میں تحریف ماننا کفر ہے۔

○ کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل ماننا کفر ہے۔

- اللہ تبارک وتعالیٰ کی تکذیب کفر ہے۔
- منکران ضروریات دین کے عقائد کفریہ کے شرعی ردو ابطال کو جھگڑا فساد بتانا کفر ہے۔
- یہ امور اس قدر اہمیت کے حامل ہیں کہ انسان کو گمراہی وضلالت کے گڑھے میں گرنے سے محفوظ رکھتے ہیں، ہر نقیب محفل ان امور کو ہمہ وقت ذہن نشین بھی رکھے اور نقابت کے دوران موقع محل کی مناسبت سے ان کا اظہار و پرچار بھی کرتا رہے۔ عوام کو امور خیر میں دعوتِ عمل بھی دی جائے۔ محض جذباتی گفتگو چنداں طور پر مفید نہیں ہے۔

فروغ اہلسنّت کے لئے امام اہلسنّت کا دس نکاتی پروگرام

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی قدس سرہٗ نے ملت کی فوز وفلاح کے لئے راہنما اصول مرتب فرمائے جو عہد حاضر میں پوری قوم کی ضرورت ہیں۔ نقابت کا فریضہ سرانجام دینے والے حضرات کو یہ دس نکات خوب یاد کر کے ان کے ابلاغ میں اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ وہ دس نکات ملاحظہ ہوں۔

○— عظیم الشان مدارس کھولے جائیں۔ باقاعدہ تعلیمیں ہوں۔

○— طلبہ کو وظائف ملیں کہ خواہی نہ خواہی گرویدہ ہوں۔

○— مدرسوں کی بیش قرار تنخواہیں ان کی کارروائیوں پر دی جائیں۔

○— طبائع طلبہ کی جانچ ہو جو جس کام کے زیادہ مناسب دیکھا جائے معقول وظیفہ دے کر اس میں لگایا جائے۔

○— ان میں جو تیار ہوتے جائیں تنخواہیں دے کر ملک میں پھیلاتے جائیں کہ تحریراً وتقریراً وعظاً ومناظرۃً اشاعتِ دین ومذہب کریں۔

○— حمایت مذہب وردِ مذہب میں مفید کتب ورسائل مصنفوں کو نذرانے دے کر تصنیف کرائے جائیں۔

○— تصنیف شدہ اور نو تصنیف رسائل عمدہ اور خوشخط چھاپ کر ملک میں مفت

تقسیم کیے جائیں۔

○— شہروں شہروں آپ کے سفیر نگراں رہیں جہاں جس قسم کے واعظ یا مناظر یا تصنیف کی حاجت ہو آپ کو اطلاع دیں، آپ سرکوبیٔ اعداء کے لئے اپنی فوجیں، میگزین اور رسالے بھیجتے رہیں۔

○— جو ہم میں قابل کار موجود اور اپنی معاش میں مشغول ہیں وظائف مقرر کر کے فارغ البال بناتے جائیں اور جس کام میں انہیں مہارت ہو لگاتے جائیں۔

○— آپ کے مذہبی اخبار شائع ہوں اور وقتاً فوقتاً ہر قسم کے حمایت مذہب میں مضامین تمام ملک میں بقیمت وبلا قیمت روزانہ یا کم سے کم ہفتہ وار پہنچاتے رہیں۔

حدیث کا ارشاد ہے کہ ”آخر زمانہ میں دین کا کام بھی درہم و دینار سے چلے گا۔“ اور کیوں نہ صادق ہو کہ صادق ومصدوق ﷺ کا کلام ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد نمبر ۱۲، صفحہ نمبر ۱۳۳)

”چہ غم دارم غلامِ دستگیرم“

چہ غم دارم، غلام دستگیرم   مرید حضرت پیران پیرم
نہ خود کردم ازاں من اختیارش   دمیدہ بود این اندر خمیرم
قبولش کرد دل بے ریب تشکیک   گواہی مے دھد براین ضمیرم
خلاصم تو مکن زاھد! خدا را   کہ در زلف گرہ گیرش اسیرم
بہ بخشا تو مرا ریش سفیدیش   سیہ کارم، سیہ رویم، شرِیرم
کہ شد ابلق اسپ نامہ من   پسند شاہ سوارے بے نظیرم
شدم من نوجواں، حقا کہ پیرم   کہ دست در دست آں پیرانِ پیرم
غنی شد دل، بظاہر من فقیرم   فقیر در گہ میران میرم
مکن تو منفعل ما را خدایا   کہ اندر ذمرۂ والا ضمیرم
بہ بخشا تو مرا بر ریشِ پاکش   فقیرم، من اسیرم، من حقیرم

(خدا بخش علی زئی)

حضرت سخی سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ بارگاہِ غوثیت مآب رضی اللہ عنہ میں

طالب غوث الاعظم والے کدے نہ ہوون ماندے ہو
جیں دے اندر عشق دی رتی رہن سدا کرلاندے ہو
جیں نوں شوق مِلَن دا ہووے لے خوشیاں نت آندے ہو
جہاں تہاندے باہو جیہڑے ذاتی اِسم کماندے ہو

بغداد شریفے ونج کراہاں سودا نینہ کیتو سے ہو
رتی عقل دے کراہاں بھار غماں دا گھدو سے ہو
بھار بھریرا منزل چوکھیری اوڑک ونج پہنتیو سے ہو
ذات صفات سہی کیتو سے باہوؔ جمال لدھو سے ہو

محافل نعت کے بانیان اور ان میں نقابت کرنے والوں کے لئے خصوصی تحریر

واقعی یہ درست ہے کہ شعر گوئی کی تاریخ تقریباً تاریخ انسانی جتنی ہی قدیم ہے لیکن نعت گوئی کی تاریخ بھی بہت پرانی ہے۔ عام طور پر شاعری، قلبی و ذہنی اور طبعی میلان کا ثمر ہوتی ہے اگرچہ اس کے مقبول یا مردود ہونے کے بارے میں مختلف اقوال ملتے ہیں اور ان کے ساتھ ہی ساتھ مختلف تاویلات و تشریحات بھی، لیکن نعت سرور کونین ﷺ وہ عظیم صنفِ سخن ہے کہ جو ہر صاحب ایمان کے نزدیک محبوب اور محمود ہے نعت ہمیشہ سے عقیدتوں اور محبتوں کی ملک رہی ہے اور حب رسول اللہ ﷺ کے فروغ کا ذریعہ خیال کی جاتی رہی ہے عہد صحابہ میں باقاعدہ طور پر نعت کی محفلیں سجا کرتی تھیں جن میں شاتمانِ رسول اور دشمنانِ اسلام کی ہرزہ سرائیوں کے جواب دیئے جاتے تھے گویا حدیث مبارکہ ہے۔

.... ''...... ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ مسجد نبوی میں حسان بن ثابت (رضی اللہ عنہ) کے لیے منبر رکھواتے تا کہ وہ اس منبر پر کھڑے ہو کر رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعریف میں فخریہ اشعار (نعت شریف) پڑھیں یا یوں بیان کیا کہ تا وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے کفار کے الزامات کا جواب دیں اور رسول اللہ ﷺ حسان (رضی اللہ عنہ) کے لیے فرماتے، اللہ تعالیٰ روح القدس (حضرت جبرائیل علیہ السلام) کے ذریعے

سے حسان کی مدد فرمائے۔ جب تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے کفار کے الزامات کا جواب دیتے رہیں۔ یا رسول اللہ ﷺ کی تعریف میں فخریہ اشعار پڑھتے رہیں۔ (ابوداؤد شریف، جلد۲، صفحہ۳۳۶)

اسی طرح مرقوم ہے جب حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے بارگاہ نبوی ﷺ میں اپنے ہمزیہ قصیدہ کا یہ شعر پیش کیا۔

هجوت محمداً فاحببت عنه
و عند الله فی ذاک الجزاء

تو رسول کریم ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا۔

جزاؤک علٰی الله الجنة یا حسان

اسی طرح جب انہوں نے یہ شعر پڑھا۔

فان الی ووالده وعرضی
لعرض محمد منکم وقآء

تو حضور رسالت پناہ ﷺ کی زبان حق ترجمان سے یہ کلمات طیبات صادر ہوئے۔

وقاک الله یا حسان حرا النار (دیوان حسان شرح البرقوتی، صفحہ۸،۹)

بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں گلہائے عقیدت پیش کرنے اور نعت گوئی کے ساتھ ساتھ نعت خوانی کی سعادت بہت سارے صحابہ کرام کو حاصل رہی ہے حضرات خلفائے راشدین کی نعتیں آج بھی ملتی ہیں۔ حضرت فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا، حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت حمزہ، حضرت عباس، حضرت ابو

طالب، حضرت عکب بن زہیر، حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے علاوہ ایسے صحابہ جن کا تعلق قوم جنات سے تھا کی لکھی ہوئی نعتیں ہمارے دینی لٹریچر کے علاوہ عربی ادب کا نہایت اہم حصہ ہیں اس سلسلہ کی تفصیلات کے لیے راقم کی کتاب ''محبت کی سوغات'' ...... ''خزینۂ نعت'' دیکھی جا سکتی ہے۔

نعت گوئی اور نعت خوانی کا سلسلہ گذشتہ چودہ صدیوں سے پورے تسلسل کے ساتھ جاری و ساری ہے اور اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ یہ سلسلۂ نور سعادت دارین کا باعث و ذریعہ ہے لیکن آج کل نعت خوانی کی محافل باقاعدہ طور پر ''انڈسٹری'' کی شکل اختیار کر گئی ہیں اور کمرشل بنیادوں پر محافل نعت برپا کرنے کا رواج عام ہو گیا ہے جبکہ ایسے حالات میں ''کرائے'' کے نعت خوانوں سے نعت خوانی کرانا حرام ہے۔ بدقسمتی سے آج کل بعض اچھے خاصے نوجوان صنفِ مخنث کا روپ دھار کر محافل نعت کی زینت بنتے ہیں اپنی اداکاری اور گلے کے زور پر ہزاروں نہیں لاکھوں روپے بٹور کر چلتے بنتے ہیں رائج الوقت محافل نعت میں نہ فکر آخرت، نہ اصلاح عقیدہ و اعمال اور نہ ہی اخلاقیات کی تعلیم کا اہتمام ہوتا ہے بلکہ اب تو یہ محافل ان اعلیٰ اقدار کے خاتمے کا باعث بن رہی ہیں جس سے ان پر نور محافل کا تقدس بری طرح پامال ہوتا ہے اور ان کے منعقد کرنے کے نتائج ایک فی صد سے بھی بہت کم مرتب ہوتے ہیں اب اس صورت حال کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ محافل نعت کا سلسلہ بند کر دیا جائے بلکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس روحانی مرض کا علاج کیا جائے۔

محافل نعت کے بانیان، نعت خوان حضرات اور نعت کے شائقین سے نہایت خلوص کے ساتھ التماس ہے کہ وہ چند امور پر اپنی توجہ مبذول کریں۔

(۱) محافل نعت باقاعدہ طور پر کسی اچھے قاری صاحب کی تلاوت کلام مجید

سے شروع کی جائیں اور کچھ نعت خوانوں کو حمد باری تعالیٰ پڑھنے کا بھی پابند بنایا جائے۔

(۲) محافل نعت میں مسلمہ اور اہل علم نعت گو شعراء کا کلام سنا جائے جیسے حضرت سلطان باہو، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری، حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی، رومی کشمیر حضرت میاں محمد بخش قادری، حضرت سبلہ سید نیک عالم شاہ نقشبندی، حضرت ملاں جامی، حضرت مولانا روم، مولانا حسن رضا خان بریلوی، عہد حاضر کے شعراء میں پروفیسر حفیظ تائب، سید نصیر الدین گیلانی احمد ندیم قاسمی وغیرہ جیسے شعراء کا کلام پڑھا جائے اور اپنی مرضی سے ''یکڑ'' جوڑنے والے جاہل اور ہٹ دھرم شعراء کے کلام سے قوم کو بچایا جائے۔

(۳) محافل نعت کا دورانیہ ساری رات کے بجائے بعد نماز مغرب سے شروع کر کے رات گیارہ ساڑھے گیارہ بجے تک محدود کیا جائے اور اس میں بھی نمازوں کا باجماعت اہتمام ہو نیز شرکاء محفل کو نماز فجر کی باجماعت ادائیگی کی ترغیب دی جائے۔

(۴) محفل نعت میں کم از کم ایک مستند عالم دین کا گھنٹہ بھر خطاب ضرور کروایا جائے قوم کو روایتی مقررین اور واعظین کے حوالے نہ کیا جائے۔

(۵) نعت خوان متشرع ہوں، اور آداب نعت کو ملحوظ خاطر رکھ کر صحیح تلفظ کی ادائیگی کے ساتھ معیاری نعتیہ کلام پیش کریں۔

(۶) حریص، لالچی اور بھکاری قسم کے کمرشل نعت خوانوں سے محفل مبارکہ کو آلودہ نہ کیا جائے۔

(۷) خوشامدی نقیب محفل اپنے لیے چند روپے کھرے کرنے کے لیے بعض

سمگلر، منشیات فروش، راشی اور بدقماش لوگوں کو حاجی صاحب، عاشق رسول، صوفی صاحب حضرت صاحب اور پری صاحب جیسے بھاری بھرکم القابات سے نوازتے ہیں جن سے معاشرے میں ان لوگوں کے لیے احترام کا جذبہ پیدا ہوتا ہے جبکہ شرعاً ایسے لوگوں کا احترام حرام ہے حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ فاسق کی مدح پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اس لیے سٹیج سیکرٹری کی ذمہ داری کسی چرب زبان شخص کے بجائے سنجیدہ فکر شخصیت کو سونپی جائے۔

(۸) محافل نعت پر خرچ ہونے والے لاکھوں روپے کا ایک مصرف یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مدارس دینیہ قائم کیے جائیں جن میں درس نظامی اور علوم عصریہ کا امتزاج قائم ہو اور صبح وشام روزانہ ایک ایک نعت شریف کا باقاعدہ اہتمام کیا جائے۔ تاکہ ایک طرف تو سارا سال نعت خوانی جاری رہے اور دوسری طرف دین کے حقیقی خدام تیار ہوں۔

(۹) مٹھائی والے تبرک کے علاوہ دینی لٹریچر بھی عوام وخواص میں مفت تقسیم کریں جو حضور سید عالم ﷺ کے دین اور آپ ﷺ کی امت کی حقیقی خدمت ہے۔

(۱۰) محافل نعت میں دنیاوی شہرت کی حامل شخصیات سے صدارت کرانے اور بطور مہمان خصوصی بلانے کے بجائے اہل علم اور صاحبان تقویٰ حضرات کو مدعو کیا جائے۔

(۱۱) تلاوت کلام مجید، حمد باری تعالیٰ اور نعت رسول کریم ﷺ کے دوران کسی بھی آنے والے مہمان کے لیے استقبالیہ نعروں اور کھڑے ہونے سے اجتناب

کیا جائے کیونکہ محفل نعت کے آداب وہی ہیں جو بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضری کے آداب ہیں۔ شرکاء کرام محفل مبارکہ میں باادب طریقے سے بیٹھیں نیز اچھے طریقے سے نوٹ برسانے اور اپنی اس ''اداکاری'' کی ویڈیو فلمیں وغیرہ بنوانے سے اجتناب کریں۔

(۱۲) فحش فلمی گانوں کی دھن پر پڑھی جانے والی نعتیں اس تقدس مآب محفل کے آداب کے منافی ہیں اور یہود و نصاریٰ کے میوزیکل شو کے انداز میں دونوں ہاتھ لہرا لہرا کر جھومنا اور ناچنا بھی ان محافل کی برکات سے محرومیت کا باعث ہے لہٰذا اس سے اجتناب کیا جائے۔

چونکہ محافل نعت کا اصل مقصد جذبہ حب رسول ﷺ اور اطاعت نبوی ﷺ کی لگن پیدا کرنا ہے اس لیے ان امور پر خاص توجہ مرتکز رکھنا ازبس ضروری ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''...... (اے محبوب) تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان اور تمہاری یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو۔ یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا......''

(التوبہ:۲۴۔ ترجمہ کنزالایمان)

اس ارشاد باری پر عمل اسی وقت ہوسکتا ہے جب ہم دوہرے معیار کو چھوڑ کر خالصتاً قرآن وحدیث کی تعلیمات پر عمل کریں گے۔

اللہ رب العزت ہی حمد و توصیف کے لائق ہے تو آیئے! اپنے رب کی بارگاہ میں سجدۂ شکر بجالائیں

..........O..........

عاجز ہوں تری حمد کا ادراک نہیں ہے
تو ہی مرے بے ربط سے لفظوں کو اثر دے

..........O..........

یارب تو مجھے گوہرِ مقصود عطا کر
پھیلا ہوا کب سے مرا دامانِ طلب ہے

..........O..........

دردِ دل سینہ میں رہ رہ کے ٹھہر جاتا ہے
جو نہ ٹھہرے مجھے وہ درد خدایا دے دے

..........O..........

میری پیشانی کو سجدوں سے منوّر کر دے
ساری دنیا سے جدا میرا مقدّر کر دے

..........O..........

مجھ کو اِک تیرا سہارا ہی بہت کافی ہے
ٹوٹ جائیں جو زمانے کے سہارے یارب

……O……

جب وہ بن مانگے ہی دیتا ہے تو میں کیا مانگوں؟
سوچتا ہوں یہی ہر بار دعا سے پہلے

……O……

دل کو شعور وارثِ ام الکتاب دے
پروردگار! عشقِ رسالت مآب ﷺ دے

……O……

تو بے حساب بخش، کہ ہیں بے شمار جرم
دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز ﷺ کا

……O……

ایک قطعہ سماعت فرمائیے اور اس پر خوب غور و فکر کیجئے اور اپنے رب کی عظمت و کبریائی کی گواہی دیجئے۔

چاندنی کی رات ہو یا ہو اجالوں کی سحر
ہر رخِ فطرت کو نور مشترک دیتا ہے کون؟

رنج و غم ہیں کس کی جانب سے، خوشی دیتا ہے کون
موت کس کے ہاتھ میں ہے، زندگی دیتا ہے کون

……O……

یا اللہ!

ناحق پھر پھر کے سر پھرایا میں نے
اپنی کوشش سے کچھ نہ پایا میں نے
طوفان میں ہے کشتیء اُمید مری
لے تو ہی سنبھال، ہاتھ اُٹھایا میں نے

……O……

ضائع فرما نہ سرفروشی کو مری
مٹی میں ملا نہ گرمجوشی کو مری
آیا ہوں کفن پہن کے اے ربّ غفور
دھبہ نہ لگے سپید پوشی کی مری

(امجد حیدر آبادی)

حمدیہ قطعہ

ابنائے زمانہ پہ جو کی خوب نگاہ
احسان اگر کریں تو سو کر کے گواہ
ہم سے بھی چھپا کر جو ہمیں دیتا ہے
سالکؔ نہیں کوئی ایسا لیکن اللہ

(سالک)

مسلم کی دعا

مشرق کو شدائد فرنگی سے بچا
مغرب کو مکائد نہنگی سے بچا
اے خالقِ پاک فطرت انساں کو
روباہی و گرگی و پلنگی سے بچا

(تلوک چند محروم)

اپنے رب کی حمد

شبنم میں ترا جلوہ، شفق میں تو ہے
گلشن میں ہے دشتِ لق و دق میں تو ہے

یہ ارض و سما تیری کتابِ صنعت
صفحے صفحے، ورق ورق میں تو ہے

……

خوشبوؤں کے طوفان میں تو ہے پنہاں
رنگوں کے پرستان میں تو ہے پنہاں
ہو مشرق و مغرب کہ شمال اور جنوب
ہر آن میں ہر شان میں تو ہے پنہاں
(ناوک حمزہ پوری)

جی ہاں! آبِ کوثر چاہیئے

حمد لکھنے کو قلم، جبریل کا پر چاہیے
روشنائی کے لیے بھی آبِ کوثر چاہیے

……

زندہ ابد سے تا بہ ابد میں اگر رہوں
یا رب میں تیری حمد تو پھر بھی نہ کرسکوں

……

حمد کا حق ہو نہیں سکتا ادا
حمد کو لازم ہے بن جائے دعا

……O……

حمدِ ربّ ورد کرتا ہوں
فکر کو موتیوں سے بھرتا ہوں

……O……

میری توقیر بڑھا دے کہ تری حمد لکھوں
تو کہ ذرے کو بھی خورشید بنا دیتا ہے

……O……

حمد و نعت کیسے؟

دل لہو ہو کے جب تک نہ آنسو بنے، نعت ہوتی نہیں حمد بنتی نہیں
آنکھ رو رو کے جب تک نہ سجدے کرے، نعت ہوتی نہیں حمد بنتی نہیں

……O……

صلۂ حمد

عبد کو معبود سے اُس کے ملا دیتی ہے حمد
عشق کا ساغر بھر عالم پلا دیتی ہے حمد

بعد مردن کام اِس کا منفرد ہوتا ہے یوں
قصرِ فردوسِ بریں ربّ سے دلا دیتی ہے حمد

……O……

بھلا کسی کو مقدورِ حمدِ خدا ہے
تحیّر ، تحیّر ، تحیّر کی جا ہے

……O……

حمدِ خدا زبان و قلم کے لیے. ہے نور
ملتا ہے اس سے فکرِ بشر کو نیا شعور

……O……

اپنی آپ مثال

تیری حمد، ثنا کے آگے سارے حرف کنگال
تو امثال سے ارفع ، اعلیٰ اپنی آپ مثال

……O……

حواس پر جو مرا اختیار ختم نہ ہو
کروں وہ حمد کہ جس کا شمار ختم نہ ہو

……O……

حمد کے ہیں ہزار ہا عنوان
حافظِ بے ہنر سے کیا ہو بیان

……○……

وہ تو یہ کہیے کہ قرآن اتارا تو نے
ورنہ ممکن ہی نہ تھی حمد سرائی تیری

……○……

تیری ربوبیت کی ادا بے مثال ہے
تو ربّ کائنات ہے تو لازوال ہے
کس قدر پیار ہے مخلوق سے یا رب تجھ کو
جس کا دنیا میں نہ ہو کوئی ، تو اس کا تو ہے

……○……

تو ہی بھرتا ہے ہر اِک سائل کا دامانِ طلب
اور ہر سائل کو حُسنِ التجا دیتا ہے تو

……○……

تو فرازکوہ پہ ضوفشاں ، تو بساطِ دشت پہ جلوہ گر
مرے لامکاں تو ہے ہر کہیں، تو کہاں نہیں پہ، کہاں ہے تو

تیری شان جل جلالہٗ

ترا ذکر ہی تو نماز ہے تری یاد ہی تو نیاز ہے
بڑی سہل ہے تری بندگی تری شان جل جلالہ

جسے چاہے ہوش میں لائے تو، جسے چاہے مست پھرائے تو
تو ہی ہوش دے تو ہی بے خودی تری شان جل جلالہ

……O……

کبھی مست دیکھ کے پھول کو، کبھی تیرے حُسنِ قبول کو
یہی کہہ رہی ہے کلی کلی تری شان جل جلالہ

تو ملیک و مالکِ دو سرا تری شان جل جلالہ
تو لئیق و لائق ہر ثنا تری شان جل جلالہ

تو رؤف ہے تو ودود ہے تو غفور ہے تو شکور ہے
ترے ایسے نام ہزار ہا تری شان جل جلالہ
ترے حکم سے جو ہوا چلی تو چٹک کے بولی کلی کلی
ہے کریم تو، ہے رحیم تو، تری شان جل جلالہ

ترا جلوہ دونوں جہاں میں ہے ترا نور کون و مکاں میں ہے
یہاں تو ہی تو، وہاں تو ہی تو، تری شان جل جلالہ

……O……

خودی کا سرِ نہاں لا الہ الا اللہ
خودی ہے تیغِ فساں لا الہ الا اللہ

……O……

رب کائنات کی شانِ کبریائی

اے مالک کُل! دیکھ یہ بندہ تیرا
سو جان سے ہے عاشق و شیدا تیرا
ہر چند کہ مستور ہے نظروں سے مگر
ہر شے سے ہویدا ہے اجالا تیرا

……O……

موسیٰ علیہ السلام کے لیے طور پہ جلوہ تو ہے
ہم سب کے لیے ایک معمّا تو ہے

اللہ رے محبوب نوازی تیری
بے باک سرِ عرش ہویدا تو ہے
(جمیل عظیم)

……○……

ہر لوح پہ تیرا نام

ہر لوح پہ ترا نام لکھتا ہوں میں
ہو صبح کہ وقتِ شام لکھتا ہوں میں
ہر نغمہ ہے میرا تری مدحت یا رب
شعروں میں تیرا پیامِ لکھتا ہوں میں
(محمد ریاض الدین اختر)

……○……

یارب! تیری رحمت کا طلب گار

دنیا کسی جلوے سے منور ہے ضرور
پوشیدہ کوئی ہستی برتر ہے ضرور
ذرات کہ افلاک کی سیاروں کی
گردش یہ بتاتی ہے کہ محور ہے ضرور

……○……

سرکش بھی ہوں باغی بھی غدار بھی ہوں
مغرور و گنہگار و خطاکار بھی ہوں
سب کچھ ہوں مگر پھر بھی ہوں بندہ تیرا
مولا تیری رحمت کا طلبگار بھی ہوں

(احسان امروہوی)

اللہ کی شان

یہ دہر ہے اثبات و نفی سے قائم
اضداد کی جلوہ گستری سے قائم
رکھتا ہے خداوند جمال اور جلال
عالم میں ہے اعتدال اسی سے قائم

(عبدالمنان برترمدارسی)

……O……

اللہ کی یکتائی

دنیا تری قدرت کی تماشائی ہے
چھائی ہوئی سب پر تری یکتائی ہے

جلوہ ہے دوئی میں بھی تری وحدت کا
دو آنکھیں ہیں اور ایک بینائی ہے
(حافظ پیلی بھیتی)

……O……

خدمت خلق کی خواہش

ناچیز پہ یا رب یہ عنایت کرنا
دل میرا بنے پیار کا میٹھا جھرنا
درکار نہیں دولتِ کونین مجھے
اوروں کے لیے ہو مرا جینا مرنا
(روشن شیا مانند سرسوتی)

……O……

باطن میں بھی ظاہر بھی تو ہی تو ہے

اوّل میں بھی آخر میں بھی تو ہی تو ہے
باطن میں بھی ظاہر میں بھی تو ہی تو ہے

پردہ پہ نمایاں بھی ہے جلوہ تیرا
درِ پردہ مناظر میں بھی تو ہی تو ہے
(سید محمد ابراہیم بلخی)

……○……

اللہ کریم ہے گنہگار ہیں ہم

بدکار ہیں عاصی ہیں زیاں کار ہیں ہم
تعزیر کے بے شبہ سزا وار ہیں ہم
یہ سب سہی پر دل کو ہے اس سے قوت
اللہ کریم ہے گنہگار ہیں ہم

……○……

خاطی ہوں سیہ کار ہوں خطا کار ہوں میں
جو کچھ ہو حسنؔ سب کا سزا وار ہوں میں
پر اس کے کرم پر ہے بھروسہ بھاری
اللہ ہے شاہد کہ گنہگار ہوں میں
(مولانا حسن رضا خان بریلوی)

ہر حال میں ہونٹوں پہ ثناء

بے مانگے کرم اپنا دکھاتا ہے تو
یوں ذوقِ طلب اور بڑھاتا ہے تو
تھکتا نہیں لینے سے۔ وہ سائل ہوں میں
رکتا نہیں دینے سے وہ داتا ہے تو

……O……

غم ہو کہ مسرت ہو عطا ہے تیری
ہر حال میں ہونٹوں پہ ثنا ہے تیری
اے مالکِ تقدیر شکایت کیسی
راضی ہوں اُسی پہ جو رضا ہے تیری
(مبارک مونگیری)

مولا کا سہارا

ہر کارِ اہم سہل ہمارا ہوگا
اور مسئلہ حل دہر کا سارا ہوگا

وہ ملکِ عدم ہو کہ دمِ مرگ و معاد
مولا کا سدا ہم کو سہارا ہوگا
(سید وقار الحسنین حلم)

……O……

لا حول ولا قوۃ الا باللہ

تو خالق و مالک ہے ہمارا بیشک
تو نے رخِ گیتی کو سنوارا بیشک
جب بھی کبھی نازل ہوئی مشکل ہم پر
تو نے دیا ہم کو سہارا بیشک

……O……

ہر کام کے آغاز پہ ہے بسم اللہ
معمول یہ ہو جائے تو الحمد اللہ
محنت سے کرے کام کہے یہ بھی دل سے
لاحول ولا قوۃ الا باللہ

……O……

تو مالک و مختار ہے بیش و کم کا
لاریب ہے خالق تو ہی کل عالم کا
ہر چیز جہاں کی ہے تیرے قبضے میں
کر تو ہی مداوا مرے رنج و غم کا
(عزیزلدھیانوی)

……O……

یا اللہ جل جلالہٗ

تیری ثناء کہ خداوندِ لایزال ہے تُو
یہ شان ہے تیری کہ ہر شان میں کمال ہے تُو
تیرا کمال ہی دنیا کے ہر کمال میں ہے
اور ہی ہے تیری مثال کہ بے مثال ہے تو

……O……

اُسی کا حکم جاری ہے زمینوں آسمانوں میں
اوران کے درمیاں جو ہے مکینوں اورمکانوں میں

……O……

شہِ طیبہ ﷺ کے ٹکڑوں پہ سہارا

النبی اولیٰ با المومنین من انفسھم

نبی ﷺ اہل ایمان کو ان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہے

یا محمد ﷺ یارسول اللہ ﷺ

جب بھی انہیں سائل نے گھبرا کے پکارا ہے
آواز یہ آئی یہ شخص ہمارا ہے

……

ہے یوں تو گناہوں کی فہرست بڑی لیکن
پر سرورِ عالم ﷺ کی رحمت کا سہارا ہے

……

وہ نعمتِ شاہی کو خاطر میں نہیں لاتے
جن کا شہہِ طیبہ کے ٹکڑوں پہ گذارا ہے

……

محبوب کی چوکھٹ

مجرم ہو اگر تو منہ اشکوں سے دھوتے ہوئے آؤ
آؤ آؤ ''درِ توّاب'' پہ روتے ہوئے آؤ

○

مذکور ہے قرآن میں بخشش کا طریقہ
کہ محبوب ﷺ کی دہلیز سے ہوتے ہوئے آؤ

کسی کو کچھ نہیں ملتا تیری عطا کے بغیر
خدا بھی کچھ نہیں دیتا تیری رضا کے بغیر
(فلسفۂ جاوِدل)

○

ہر ایک لمحہ، دِل اُن کے قریب رہتا ہے
خدا کے گھر میں خدا کا حبیب ﷺ رہتا ہے

علاجِ دردِ معاصی ہے گنبدِ خضریٰ
کہ اِس میں سارے جہاں کا طبیب رہتا ہے

میں جانتا ہوں کہ شاہوں کو بھی نصیب نہیں
وہ کیف جس میں گدائے حبیب ﷺ رہتا ہے

……

دیارِ سرورِ عالمؐ سے لوٹنے کے بعد
دِل و نگاہ کا عالم عجیب رہتا ہے

……

یا محمد ﷺ ادرکنی فی سبیل اللہ
تیری مثل کوئی نہیں...... یارسولِ ہاشمی ﷺ

……

ناداں انہیں اپنے سا کہتے ہیں نیازیؔ
ذرّہ نہیں ہوتا کبھی گوہر کے برابر

……

نسبتِ رسول پاک ﷺ

جسارت نعت لکھنے کی دِلِ بیباک سے ہوگی
اِسی صورت مجھے نسبت رسولِ پاک ﷺ سے ہوگی

مقامِ مصطفیٰ ﷺ تیری سمجھ میں آ نہیں سکتا
عطا یہ روشنی قرآن کے ادارک سے ہوگی

بِنا ان کی محبت کے جبیں سائی سے کیا حاصل؟
قیامت میں تو بخشش دیدۂ نمناک سے ہوگی

متاعِ عشقِ احمد ﷺ ہے اصل دولت! جہاں والو
کہ محشر میں اِمیری بس اِسی املاک سے ہوگی

سجی ہوگی جہاں بھی مصطفیٰ ﷺ کے ذِکر کی محفل
تو بارش رحمتوں کی اس جگہ افلاک سے ہوگی
مسیحاؤ بھلا تم دردِ دِل کی کیا دوا دو گے
شفاء مجھ کو تو بس ان کی گلی کی خاک سے ہوگی
(فرحت ندیم ہمایوں)

……○……

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ

حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

دی روز در بوستان سرا ہمہ ، طیوطیان خوشنو!
کہتی تھیں نعتِ مصطفیٰ ﷺ بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ

سب بلبلیں بھی شوق میں ڈالے ہوئے سَر طوق میں
کہتی تھیں یہ ذوق میں، کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ

……………O……………

سب قمریوں کے سو بسو لے لے کے ہر گل کی بُو
کہتی تھی یہ ہُو بہو حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ

……………………یارسول اللہ ﷺ

پھر چڑیوں کے سن کے چہچہے انساں بھلا کیوں چپ رہیں
اس پر ہے لازم یہ کہے صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

سکونِ قلب مِلا، لذتِ حیات مِلی
درِ حبیب ﷺ ملا تو ساری کائنات ملی

……○……

نامِ احمد ﷺ

نامِ احمد ﷺ معتبر سوغات ہے، آپ ﷺ کی ہر بات کی کیا بات ہے
جس کا ثانی دو جہاں میں نہ ملا، وہ محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات ہے

اس لیے……!

محمد مصطفیٰ ﷺ …… کہیئے ……
رسول مجتبیٰ ﷺ کہیئے ……
خدا کے بعد بس وُہ ہیں
پھر ان کے بعد کیا کہیئے
شریعت کا ہے یہ اصرار
کہ ختم الانبیاء ﷺ کہیئے ……
محبت کا تقاضا ہے……
کہ محبوبِ خدا کہیئے!

……○……

بخششوں کا حقدار بشر

خدا کی بخششوں کا وہ بشر حقدار ہو جائے
شہنشاہِ مدینہ ﷺ کا جِسے دیدار ہو جائے

لپٹ کر دامنِ حضرت ﷺ سے دم میں توڑ دوں اپنا
اگر جانا مدینے میں میرا اک بار ہو جائے

غلامِ مصطفیٰ ﷺ بن کر میں بِک جاؤں مدینے میں
محمد ﷺ نام پر سودا سرِ بازار ہو جائے

اگر طوفان اٹھتے ہیں تو کیا غم ہے رہیں اُٹھتے
محمد ﷺ نام لینے سے ہی بیڑا پار ہو جائے

اے مسلم دیکھ لے صورت جو سرکارِ مدینہ ﷺ کی
خداوندِ دو عالم کا اسے دیدار ہو جائے

○

ہے ایک ذرے میں سارا جہاں بند

محمد ﷺ

دِل میں عشقِ شہہِ انس و جاں بند ہے
ایک ذرّے میں سارا جہاں بند ہے
رحمتِ مصطفیٰ ﷺ ہر گھڑی عام ہے
مانگنا شرط ہے در کہاں بند ہے؟
تاریخ اگر ڈھونڈے گی ثانیٔ محمد ﷺ
ثانی تو بڑی چیز ہے سایہ نہ ملے گا

……O……

لبِ صادق ﷺ

لبِ صادق سے جو سخن تقریر ہو جائے
کبھی قرآن بن جائے کبھی تفسیر ہو جائے

میں جب دیکھوں، جہاں دیکھوں، تجھے دیکھوں
تو میری آنکھ کی پتلی میں یوں تحریر ہو جائے

تمنا ہے کہ کسی شب خواب میں ان ﷺ کی زیارت ہو
اور تمنا ہے کہ کسی شب خواب ہی تعبیر ہو جائے

مدینے سے ہمارا قافلہ چلنے کا وقت آیا
الٰہی قافلہ چلنے میں کچھ تاخیر ہو جائے

……O……

یہ زمانہ یہ دور کچھ بھی نہیں اک تماشا ہے اور کچھ بھی نہیں
اک آرزو سے ہے یہ دِل آباد ورنہ اس دل میں اور کچھ بھی نہیں

چشمِ ساقی کا فیض ہے سب کچھ جام و ساغر کا دور کچھ بھی نہیں
دونوں عالم میں تم ہی تم ہو بس دونوں عالم میں اور کچھ بھی نہیں

اے نصیؔر انتظار کا عالم اک قیامت ہے اور کچھ بھی
جلنے والوں کو صرف جلنا ہے ان کی قسمت میں اور کچھ بھی نہیں

……O……

جب تک بدن میں جاں
اور دھن میں زباں رہے
تو لب پر ثنائے خواجۂ
کون و مکاں ﷺ رہے

……

مدینے میں لے چلو

انوارِ سرمدی کے خزینے میں لے چلو
امواجِ دل کے بہتے سفینے میں لے چلو
بیمارِ عشقِ سرورِ کونین ﷺ ہے ریاضؔ
انگلی پکڑ کے اس کو مدینے میں لے چلو

……

درودوں اور سلاموں کا حوالہ

حضور ﷺ آئے سماں کتنا سہانا ہے نرالا ہے
بفیضانِ کرم ان کے اجالا ہی اجالا ہے

زہے قسمت کہ خالق سے ملا محبوب ﷺ ہم کو
حسین و نازنین و ماہِ مبین اعلیٰ و بالا ہے

……

عمر فاروق و عثمان و علی اس کے ستارے ہیں
عرب کے چاند کے دربار کا صدیق ہالہ ہے

حلیمہ سعدیہ کا گھر فرشتوں نے سجا ڈالا
کہ اس گھر میں انوکھا ایک مہمان آنے والا ہے

درِ مولا پہ ہوتا ہے بڑا ہی احترام اُس کا
کہ جس لب پر درودوں کا سلاموں کا حوالہ ہے

نبی ﷺ کے نام کی برکت ادھر بھی ہے ادھر بھی ہے
ادھر جنت کی کنجی ہے ادھر دوزخ کا تالا ہے

بدن میں دل کی سرداری ہے دل پہ ان کی مختاری
جبھی تو میں نے دل اپنا بڑے نازوں سے پالا ہے

……

انہی کی داستان ان کی زبانی

کتاب اللہ کا حُسنِ معانی
محمد مصطفیٰ ﷺ کی زندگانی

حدیثِ مصطفیٰ ﷺ کیا ہے بتا دوں
انہی کی داستاں ان کی زبانی

……

جان و دل سب نثار کرتے ہیں
ہم مدینے سے پیار کرتے ہیں
بھیجتے ہیں درود آقا ﷺ پر
کیا حسیں کاروبار کرتے ہیں
اور تو کچھ نہیں ہے دامن میں
کملی والے ﷺ سے پیار کرتے ہیں

……

جلوۂ حق کی بات ہوتی ہے
سامنے جب وہ ذات ہوتی ہے
ایسے لگتا ہے کہ دِن نکل آیا
جب مدینے میں رات ہوتی ہے

……

نامِ نبی ﷺ کی برکت

جب لیا نام نبی ﷺ میں نے دُعا سے پہلے
میری آواز وہاں پہنچی صدا سے پہلے
جب بھی مشکل میں محمد ﷺ کی صدا دیتے ہیں لوگ
بگڑی تقدیر مدینے سے بنا لیتے ہیں لوگ

……

سرکار ﷺ کی گفتگو

ایک شب سرکار ﷺ کی ہم گفتگو کرتے رہے
دل کو ان کی گفتگو سے مُشک بو کرتے رہے

رات بھر مدحت سرائی تھی وہاں محبوب ﷺ کی
رات بھر ہم لوگ آنکھوں کا وضو کرتے رہے
روح میں جو چاک آئے تھے گناہوں کے سبب
سوزنِ اسمِ پیغمبر ﷺ سے سبو کرتے رہے

میں تصور میں کھڑا تھا اپنے آقا ﷺ کے حضور
شہر بھر میں لوگ میری جستجو کرتے رہے

ہم کہاں عزت کے قابل تھے مگر بستی کے لوگ
نعت کے صدقے ہماری آبرو کرتے رہے

خوبیِ قسمت کہ ہم کو وہ نبی ﷺ بخشے گئے
کہ انبیاء بھی جس نبی ﷺ کی آرزو کرتے رہے

ہم کو نازشؔ جب بھی تڑپایا کسی آزار نے
نقش ان کے نام کا زیبِ گلو کرتے رہے
(حنیف نازشؔ)

……O……

دنیا میں اس بشر کا نصیبا عجیب ہے
جس کو پیارے نبی ﷺ کی غلامی نصیب ہے

ملنا ہے گر خدا سے تو گھر مصطفیٰ ﷺ کا پوچھ
کیونکہ یہ گھر خدا کے بالکل قریب ہے

O

جب حُسن تھا ان کا جلوہ نما انوار کا عالم کیا ہوگا
ہر کوئی فدا ہے بن دیکھے دیدار کا عالم کیا ہوگا
جس وقت تھے خدمت میں ان کی ابوبکر ؓ وعمر ؓ عثمان ؓ وعلی ؓ
اُس وقت رسولِ اکرم ﷺ کے دربار کا عالم کیا ہوگا

……

عرشیوں کا سلام

لب پہ جو تیرا نام آتا ہے
وہی اک لمحہ کام آتا ہے

فرش پر تیرے ذکر کے صدقے
عرشیوں کا سلام آتا ہے

……

میرے مولا!

ذکرِ نبی ﷺ کی رات کبھی مختصر نہ ہو
کرتے ہیں دعا کہ مولا کبھی سحر نہ ہو

(آمین)

……

اے مومنو سنو یہ کرامت نماز کی
جنت میں لے کے جائے گی عادت نماز کی

……O……

بے مثل بشر

میں بشر ہوں یہ تیرا قول ہے
تیرے قول سے ہے مفر کہاں

یہ بجا کہ تو ہے بشر، مگر……
کوئی تیرے جیسا بشر کہاں

……O……

کوئی تیرے جیسا ہے در کہاں؟

تیرا نور صبحِ ازل سے ہے
تیرا نور شامِ ابد تک

جہاں اک کرن گرے نور کی
وہاں لاکھ شمس و قمر کہاں

جو تھکیں مسافرِ زندگی............
تو پناہ لیں تیری چھاؤں میں

کہ زمانے بھر کو پناہ دے
تیرے سوا وہ شجر کہاں؟

میں تیرا فقیرِ حقیر ہوں
مجھے اپنے در پہ بُلا کبھی............!

کہ تیرے فقیر کے واسطے
کوئی تیرے جیسا ہے در کہاں

............O............

یہ بجا کہ اس کے سوا کبھی
نہ اٹھاؤں دستِ دعا کہیں
کہ نہ لب پہ ہو تیرا نام اگر
تو میری دعا میں اثر کہاں

وہ مجھے نصیب کرے عمل
تو نظر سے مجھ کو نواز دے
کہ تیری نظر کی سند بنا
کسی عمل کا ہے ثمر کہاں
تو ہو مہرباں تو ادا کروں
جو ہے حق سلیقہ نعت کا
میرے پاس ذہن رسا کہاں
میرے پاس چشمِ تر کہاں

……○……

خوشبوئیں ساتھ لیے بادِ بہاری آئی
دل نے یہ جان لِیا کہ ان کی سواری آئی
ان کے آنے سے جو شر بھاگا تو سارا بھاگا
اور خیر آئی تو وہ ساری کی ساری آئی
جی رہا ہوں مدینے کی تڑپ میں نازشؔ
کاش کہہ دے کوئی چل اٹھ تیری باری آئی

……○……

ذرّہ کہاں، گوہر کہاں

محبوبِ خداﷺ سید و سرور کے برابر.....!
لاؤ تو کوئی میرے پیغمبرﷺ کے برابر
لاکھوں ہیں زمانے میں سکندر کے برابر
کوئی نہیں آقاﷺ تیرے نوکر کے برابر
رشک آتا ہے فردوس مکینوں کو بھی ان پر
رہتے ہیں جو خوش بخت تیرے گھر کے برابر
جبریلِ امین کرتے ہیں جس در کی غلامی
اے کاش رہوں میں بھی اسی در کے برابر
سرکارﷺ کی رحمت سے میں مایوس نہیں ہوں
ہیں گرچہ گناہ میرے سمندر کے برابر
ناداں انہیں اپنے سا کہتے ہیں نیازیؔ
ذرّہ نہیں ہوتا کبھی گوہر کے برابر

..........O..........

تیرا اسمِ گرامی

مجھے وجدانِ جامی مل گیا ہے
وہی ذوقِ دوامی مل گیا ہے
وظیفے کے لیے صائم کو آقا ﷺ
تیرا اسم گرامی مل گیا ہے

چہرۂ اُم الکتاب

تو شاہِ خوباں تو جانِ جاناں......!
ہے چہرہ ام الکتاب تیرا
نہ بن سکی ہے نہ بن سکے گا......!
مثال تیری جواب تیرا......!
تو سب سے اوّل تو سب سے آخر
مِلا ہے حُسنِ دوام تجھ کو
ہے عمر لاکھوں برس کی تیری
مگر ہے تازہ شباب تیرا
نظر میں اس کی ہے ہر حقیقت
ہو مشک و عنبر یا بُوئے جنت

مِلا ہے جس کو مُلا ہے جس نے
پسینہ حُسنِ گلاب تیرا......!
خدا کی غیرت نے ڈال رکھے
ہیں تجھ پہ ستر ہزار پردے
جہاں میں بن جاتے طور لاکھوں
جو اک بھی اٹھتا حجاب تیرا

……O……

ارماں مچل گئے

ہے تو بھی صائم عجیب انساں
جو خوفِ محشر سے ہے حراساں
ارے تو ہے جن کی نعت پڑھتا
وہی تو لیں گے حساب تیرا

……O……

افسانۂ حیات کے عنواں بدل گئے
آیا مدینہ یاد تو ارماں مچل گئے

صائم کمال ضبط کی کوشش تو کی مگر
پلکوں کا حلقہ توڑ کر آنسو نکل گئے

……O……

شہر مدینہ……… جنت کا زینہ

نہ پوچھو کیسے رحمت کا خزینہ چھوڑ آیا ہوں
مجھے رونے دو کہ میں جنت کا زینہ چھوڑ آیا ہوں

مبارک دے رہے ہو تم مجھے حج و زیارت کی
میرے غم بھی تو دیکھو، میں مدینہ چھوڑ آیا ہوں

……O……

نعت سرور کونین ﷺ کے لئے دعوت دینے سے قبل دلوں میں اترنے والا ایمان افروز کلام

لکھنے کو لکھ رہا ہوں سراپا حضور ﷺ کا
ممکن نہیں اگرچہ احاطہ حضور ﷺ کا

چہرے کو ان کے چاند کہوں یہ بھی ہے غلط
خورشیدِ نیم روز کہوں یہ بھی ہے غلط
میں پھر خاموش رہوں یہ بھی ہے غلط

یکتا تھا بے مثال تھا چہرہ حضور ﷺ کا
بس اتنا جان لیجئے منبع تھا نور کا

معصوم تھیں شکیل تھیں آنکھیں حضور ﷺ کی
انصاف کی دلیل تھیں آنکھیں حضور ﷺ کی
ہاں رحمتوں کی جھیل تھیں آنکھیں حضور ﷺ کی
دنیا کو شعور کا رستہ دکھا گئیں
انسان کو رحیم کا جلوہ دکھا گئیں

……

وہ لب مثالِ لعل بدخشاں نہیں نہیں
یا پھر گلاب صورتِ خنداں نہیں نہیں
پاکیزہ ان لبوں کے یہ عنوان نہیں نہیں

کافی ہے بس یہی کہ وہ لب تھے حضورﷺ کے
جن سے سُنے جہاں نے صحیفے غفور کے

ابُرو کو میں ہلال کہوں کچھ بجا نہیں
یاقوسِ بیمثال کہوں کچھ بجا نہیں
اک غنچۂ جہاں کہوں کچھ بجا نہیں

انجم میرے حضورﷺ کے ابرو کمال تھے
اس عالمِ حسین میں جلال و جمال تھے

..........O..........

مدحِ محبوبِ ربّ، عطائے ربّ
ورنہ غیوؔر نعت کیا لکھتا......
(غیوراحمد غیوؔر)

تم ہو جاتے کہاں صدا کے لیے.....!
ہے مدینہ تو ہر گدا کے لیے.....!
ان کی گلیوں میں آنکھ روتی ہے
ہاتھ اٹھتے نہیں دعا کے لیے
یہ ٹھکانہ نہیں ہے غیروں کا
دل بنایا ہے مصطفیٰ ﷺ کے لیے
جانے کب آئے گا طبیب میرا
درد بڑھتا گیا دوا کے لیے
مر کے پہنچا ہوں ان کی چوکھٹ تک
اب نہ روکو مجھے خدا کے لیے
جس میں خوشبو ہو! ان کی زلفوں کی
میں تڑپتا ہوں اس ہوا کے لیے
مر ہی جاتا ہجر میں یہ صائم
جی رہا ہے تیری ثناء کے لیے

……

میلاد مصطفیٰ ﷺ

اسٹیج سیکرٹری اور نعت خوان کے لئے یکساں مفید کلام

ساعتِ ذکر پاک رسول ﷺ آگئی سارے عالم پہ اک کیف چھانے لگا
مطربانِ ازل زمزمہ سنج ہیں روحِ کونین کو وجد آنے لگا

اُن کی آمد کے پھر تذکرے چھڑ گئے ذکرِ میلاد پھر دل لبھانے لگا
گلستاں گلستاں پھر بہار آگئی پھر چمن کا چمن مسکرانے لگا

سازِ فطرت سے نغمے ابلنے لگے دل کے جذبات شعروں میں ڈھلنے لگے
شاعرِ خوش نوا وجد میں جھوم کر رُوح پَرور ترانے سنانے لگا

چار سو عبرت انگیز تھا اک سماں ظلمتوں سے تھا معمور سارا جہاں
آفتابِ نبوت ہوا ضوفشاں نورِ حق ہر طرف جگمگانے لگا
نقش بے رنگ دنیا پہ رنگ آگیا چار سُو ایک دلکش سماں چھا گیا
ایک امی لقب ﷺ بن کے محبوب رب ﷺ نعمتوں کے خزانے لٹانے لگا

آج پھر تیری امت ہے خواروزبوں در مندوں کی آنکھوں سے جاری ہے خوں
یرے آقا ﷺ سفینہ ہے منجدھار میں میرے آقا ﷺ سفینہ ٹھگانے لگا

……

یاورِ بے کساں خلق کے راہبر، ہم غلاموں پہ بھی لطف کی اِک نظر
تیرے قربان مایوسیاں بڑھ گئیں تیرے قربان یقیں ڈگمگانے لگا

پھر ہمیں عظمتِ بوذری بخش دے شانِ فاروق و فقرِ علی بخش دے
پھر زمانے کے انداز ہیں خشمگیں پھر زمانہ ہمیں آزمانے لگا

……

مدحت سرکار ﷺ

مدینہ منورہ اور پیغمبر اعظم ﷺ کی یاد میں

کیوں حشر میں ہوں جرم و خطا اس کو بھلا یاد
اے رحمتِ عالم ﷺ ہو جسے تیری عطاء یاد

قبلہ کی خبر یاد نہ کعبے کا پتہ یاد
زاہد ہے مجھے صرف درِ قبلہ نما یاد

دل سے میرے ہر چیز کی ہو جائے فنا یاد
یا رب نہ رہے کچھ محمد ﷺ کے سوا یاد

کونین کے مالک! میری ہستی میں سما جا
ہے تیرے بھکاری کو فقط ایک دعا یاد

سر پر میرے چھا جاتی ہے اللہ کی رحمت
آجاتے ہیں جب گیسوئے محبوب خدا یاد

وہ آخرِی شب اور مدینے کا تصور
کیا جانیئے کیا دیتی اس وقت مزہ، یاد

قرآن ہے دراصل سراپاء محمد ﷺ
ہر حرف میں، ہر نقطہ میں ہے جلوہ نما، یاد

جب سورۂ والنجم کی ہوتی ہے تلاوت
آجاتی ہے محبوبِ مدینہ ﷺ کی ادا یاد

دیوانے کی جنت میں طبیعت نہیں لگتی
ہے ’کوچۂ مدینہ سرکار کی ہوا یاد

کیوں ہاتھ میں پھیلاؤں کسی اور کے آگے
اختر ہے مجھے بارشِ اکرامِ رضا یاد

……

یادِ محبوب ﷺ کے انداز

وہ خدا نہیں بخدا نہیں وہ مگر خدا سے جدا نہیں
وہ کیا ہیں اور وہ کیا نہیں یہ محبوب و محبّ کی بات ہے

……O……

احقر ہندیاں وی اوہ بندہ اعلی بن جاندا اے
تیری سوچ دا دیوا جیہڑا ہر موسم وچہ بالے

……O……

جلوہ فگن ہوئے حضور ﷺ کفر روانہ ہوگیا
نورِ خدا ﷺ سے نور و نور سارا زمانہ ہوگیا

……O……

میں وہ سنی ہوں جمیل قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوٰۃ و السلام

……O……

لیے ہوتا ہوں محمد ﷺ سا حسین آنکھوں میں
ذرا سوچو تو میرا حُسنِ نظر کیا ہو گا

(مظفر وارثی)

……O……

چوما ہے اپنی آنکھوں کو رکھ رکھ کے آئینہ
جب بھی ہوئی ہے مجھ کو زیارت حضورﷺ کی

……O……

تشنگی جب تیری رحمت کو صدا دیتی ہے
میرے ہونٹوں سے لپٹ جاتا ہے دریا تیرا
میں نے چاہا تجھے یہ بھی ہے نوازش تیری
ورنہ ہر ایک کو ملتا نہیں صدقہ تیرا
عرشِ اعظم کی تصویر بنا سکتا ہوں
روضہ دیکھا ہے مظفؔر نے بھی آقا تیرا

(مظفر وارثیؔ)

……O……

آنکھیں حضورﷺ کی

معصوم تھیں شکیل تھیں آنکھیں حضورﷺ کی
انصاف کی دلیل تھیں آنکھیں حضورﷺ کی
ہاں رحمتوں کی جھیل تھیں آنکھیں حضورﷺ کی
دنیا کو جو شعور کا رستہ دکھا گئیں
انساں کو جو رحیم کا جلوہ دکھا گئیں

زلفیں حضور ﷺ کی

کچھ ایسی بے مثال تھیں زلفیں حضور ﷺ کی
نظارۂ جمال تھیں زلفیں حضور ﷺ کی
جیسے کہ ہوں سطور قرآن و زبور کی
وہ زلفِ عنبریں تھیں کہ دریا تھیں نور کا
اللہ رے بال بال وہ میرے حضور ﷺ کا

……○……

محمد رسول اللہ ﷺ

اِک اِک حرف سجن دے ناں دا سانوں دِسدا وانگ قرآن اے
صورت یار دی وہندیاں رہنا ایہہ سب عملاں دی جان اے

بے مثال صورت

چوما ہے اپنی آنکھ کو رکھ رکھ کے آئینہ
جب بھی ہوئی ہے مجھ کو زیارت حضور ﷺ کی

ان ﷺ کا نام

قرآن پاک اُن پہ اُتارا گیا ندیمؔ
میں نے اپنے دل میں اتارا ہے اُن کا نام

انگلیاں مبارک

چاند کو چیرا ہے سورج کو لوٹایا ہے
مرِا بھی سلام اُن کی انگلی کے اشاروں کو

نامِ مبارک کا کمال

آپ کا نام جب وردِ زباں ہوتا ہے
بھول جاتا ہوں درد کہاں ہوتا ہے
زہے تاثیر اُن کا نامِ نامی جب لیا جائے
زباں کو لازماً صلی علی کہنا ہی پڑتا ہے
ما ان مدحت محمداً بمقالتی
لکن مدحت مقالتی بمحمدٍ

سرکار ﷺ کی باتیں

بلبلیں کرتی رہیں گل کی چمن کی گفتگو
ہم محمد ﷺ کے لب و رخسار کی باتیں کریں
فیصلہ تو حشر میں ہوتا رہے گا عاصیو
آؤ سب مل بیٹھ کر سرکار ﷺ کی باتیں کریں
میرے خیال نے جتنے بھی لفظ سوچے تھے
تیرے مقام اور مرتبے سے چھوٹے تھے

……O……

گنبدِ خضریٰ کے صحنِ نور سے ہو کر شروع
لامکاں تک فرش بچھتا ہے تیرے دربار کا

تختِ کسریٰ ، بخت قیصر ، تاج دارا ، فلک جم
اک طرف یہ اِک طرف سایہ تیری دیوار کا

وہ شہہ بطحا کا روضۂ وہ میری پہلی نظر
جیسے اک لمحے میں دریا بہہ گیا انوار کا

جب پڑی کوئی گرہ میں نے پڑھا اُن پر درود
پیچ آسانی سے نکلا عقدۂ دشوار کا

شائد کہ خواب میں آسؔی کے آجائیں حضور ﷺ
سایہ گہرا ہو چلا گھر کے در و دیوار کا

……

محفل میلاد

آؤ مشتاقانِ محفل، محفلِ میلاد میں
رحمتیں بے حد ہیں نازل محفلِ میلاد میں

ذکرِ حق، نعتِ پیغمبر، اجتماعِ مومنیں
جمع ہیں یہ سب فضائل محفل میلاد میں

گھر میں جب دھوپ آ گئی گویا کہ سورج آ گیا
آپ حضرت ﷺ خود ہیں شامل محفل میلاد میں

قاریٔ میلاد جب اُٹھ کر لگے پڑھنے سلام
سب اُٹھے محفل کی محفل ، محفلِ میلاد میں

……O……

کیا فکر کی جولانی کیا عرضِ ہنر مندی
توصیفِ پیمبر ہے توفیقِ خداوندی

……O……

جمیل، شکیل، حسین جو بھی ہو۔ وہ اک تشخص کا نام ہوگا۔ اُس کے ہر عضو کو جمیل نہیں کہہ سکتے۔ لیکن محمد ﷺ کی بات ہی نرالی ہے۔ آنکھ محمد ﷺ۔ بنی محمد ﷺ۔ کان محمد ﷺ۔ بال محمد ﷺ۔ پیشانی محمد ﷺ۔ لب محمد ﷺ۔ دندان مبارک محمد ﷺ۔ انگلی محمد ﷺ۔ انگلی کا ہر اشارہ محمد ﷺ۔ زبان محمد ﷺ۔ زبان سے نکلا ہر لفظ محمد ﷺ۔ سینہ مبارک محمد ﷺ۔ سینے کے اندر چھپا راز محمد ﷺ۔ لعاب دہن محمد ﷺ۔ جاگنا محمد ﷺ۔ سونا محمد ﷺ۔ چلنا محمد ﷺ۔ ٹھہرنا محمد ﷺ۔ رونا محمد ﷺ۔ غرض ہر عضو محمد ﷺ۔ محمد، محمد ﷺ ……

محمد ﷺ محمد ﷺ کریندے گذر گئی
کول احمد گولیندے گزر گئی

زہے تاثر اُن کا نامِ نامی جب لیا جائے
زباں کو لازما صلی علی کہنا ہی پڑتا ہے

جس شخص کی آنکھ کا مرکز۔ آنکھ کا تار۔ دل کی ٹھنڈک۔ روح کا چین اور سکون آپ ﷺ کا نام ہو۔ ذرا سوچو۔ اس کے حسنِ نظر کا معیار کیا ہوگا۔

قیس نے لیلیٰ پسند کی۔ فرہاد نے شیریں پسند کی۔ رانجھے نے ہیر کو پسند کیا۔ میں نے۔ آپ نے۔ اِس نے۔ اُس نے ہم سب نے محمد ﷺ کا حسن پسند کیا۔ الحمدللہ

……O……

میرے کریم! تیرے کرم کے بادل میرے بخت دھو گئے ہیں۔ کرم کرنا۔ اس کریم کی پرانی عادت ہے۔ حسین و جمیل چہرے، اور پُر تاثیر چہرے حُسنِ ازل کے خوابِ ناز کی تعبیر ہوتے ہیں۔

محمد۔ حمد سے اسم مبالغہ ہے۔ جتنی اونچی ذات۔ اتنا ہی اونچا نام حضور ﷺ کا اسم گرامی۔ اہل کفر کی زبان پر آنے نہ دیا۔ انہوں نے مذمم کہنا شروع کیا۔ لوگوں نے عقل کے اندھوں کو اعتراف کرنے پر مجبور کردیا۔ تو کہنا پڑا۔ آمنہ اور عبداللہ کا لختِ جگر واقعی محمد ﷺ ہے۔ ہمارے مقدروں کی سیاہی۔ کہ ہمارا ذہن ہی غلاظتوں کا ڈھیر ہے۔ جو اتنی پاک ہستی کو اپنی فکر کا بادشاہ نہ بنا سکے۔

آپ سرکار ﷺ ۔ میرے محمود بھی محمد ﷺ ۔ اِس کے محمود بھی محمد ﷺ ۔ اُس کا محمود بھی محمد ﷺ ۔ اس کے محمود بھی محمد ﷺ ۔ شیخ القرآن کے محمود بھی محمد ﷺ ۔ سائیں گوہر کے محمود بھی محمد ﷺ ۔ شہنشاہِ گولڑہ کے محمود بھی محمد ﷺ میاں محمد بخش کے محمود بھی ۔ محمد ﷺ ۔ ہر سچے نعت خوان کے محمود بھی ۔ محمد ﷺ ہر اچھے نعت خوان کے محمود بھی محمد ﷺ ۔ ہر عالم ۔ ہر فاضل ۔ ہر قاری ہر محدث ہر مفسر کے محمود بھی محمد ﷺ ساری مخلوق کے محمود بھی محمد ﷺ ہمارے خالق کے محمود بھی ۔ محمد ﷺ

تعلق ہے میرا اہلِ نظر کے اس قبیلے سے
خدا کو جس نے پہچانا محمد ﷺ کے وسیلے سے

……

آپ شمس الضحیٰ آپ شاہِ امم ﷺ

آپ شمس الضحیٰ، آپ بدرالدجیٰ، آپ خیر الوریٰ، آپ شاہِ امم
بے کسی میں کسی نے ہے آواز دی، دل کی گرہیں کھلیں دور ہو جائیں غم

یہ عقیدہ رہا ہے میرا آج تک اس عقیدے پہ قائم غلام آپ کا
آپ حاجت روا آپ میری پناہ دل کی بستی بسے نہ نکل جائیں دم

اہل ثروت کے دروازوں کی چاکری مجھ سے ہوتی نہیں ہم پیارے نبی ﷺ
گرچہ لائق نہیں پھر بھی رکھ لیں ہمیں، ہماری قیمت پڑے اور نکھر جائیں ہم

تیری چوکھٹ سے محرومیاں دُوریاں ہمری بیچارگی ہمری مجبوریاں
ٹوٹ سکتی ہیں زنجیریں ساری ابھی بس اجازت ملے اور آ جائیں ہم

رفعتیں عظمتیں دولتیں شوکتیں تیرے صدقے میں دونوں جہاں میں ملیں
تیری نسبت سے ہٹ کر کے جو بھی ملے وہ اگر کھائیں ہم واللہ مر جائیں ہم

……O……

نورِ رسالت کی برکات

کبھی شمس الضحیٰ بن کر کبھی بدر الدجیٰ بن کر
کبھی خیر الوریٰ بن کر کبھی نور الہدیٰ بن کر
ضیاء بن کر، عطا بن کر، صباء بن کر، سخا بن کر
وہ ہر شئے میں نظر آئے محمد مصطفیٰ ﷺ بن کر

غلامی رسول ﷺ کی برکات

کہوں میں یا رسول اللہ ﷺ اور جاؤں نارِ دوزخ میں
محمد مصطفیٰ ﷺ کو یہ گوارا ہو نہیں سکتا......

جو منکر ہو نبی ﷺ کا، حق کا بندہ ہو نہیں سکتا
بغیر حُبِّ نبی ﷺ ایمان پختہ ہو نہیں سکتا

حصارِ زندگی ہو یا میانِ عرصۂ محشر
غلامِ مصطفیٰ ﷺ واللہ، رسوا ہو نہیں سکتا

وہ لجپال بڑا ہے

سرکار ﷺ کے قدموں کے نشاں ڈھونڈ رہا ہے
جو اشکِ محبت میری آنکھوں سے گرا ہے

کیوں میری خطاؤں کی طرف دیکھ رہے ہو
جس کو ہے میری لاج وہ لجپال بڑا ہے

……O……

عرش سے نور چلا اور حرم تک پہنچا
سلسلہ میرے گناہوں کا کرم تک پہنچا

تیری معراج کہ تُو لوح و قلم تک پہنچا
میری معراج کہ میں تیرے قدم تک پہنچا

صدقۂ محبوبِ خدا ﷺ

ہر نعمتِ کونین ہے دامن میں ہمارے
ہم صدقۂ محبوبِ خدا ﷺ مانگ رہے ہیں
یوں کھو گئے سرکار ﷺ کے الطاف و کرم میں
اتنی بھی نہیں ہوش کہ کیا مانگ رہے ہیں
دامن میں تو اپنے کوئی نیکی نہیں خالدؔ
بس نعتِ محمد ﷺ کا صلہ مانگ رہے ہیں

بول بڑے بول رہا ہوں

نازاں ہوں سعادت کے گوہر رول رہا ہُوں
میزانِ عقیدت پہ انہیں تول رہا ہُوں

چھوٹا ہوں مگر بول بڑے بول رہا ہوں
تعریف محمدﷺ میں زبان کھول رہا ہوں

……O……

اے بندے دنیا کی محبت سے کنارہ کرلے
جیسے بھی ہو گذارا تو گذارا کرلے

اللہ کے جلوؤں کی اگر ہے خواہش
تو سرکارﷺ کے جلوؤں کا نظارہ کرلے

……O……

یاد جب مجھ کو مدینے کی فضا آتی ہے
سانس لیتا ہوں تو جنت کی ہوا آتی ہے

……O……

ایک معصوم خواہش

آؤ کہ ذکرِ حُسنِ شہہِ بحر و بر کریں
جلوے بکھیر دیں شبِ غم کی سحر کریں
جو حُسن میرے پیشِ نظر ہے اگر اِسے
جلوے بھی دیکھ لیں تو طوافِ نظر کریں
کونین کو مُحیط ہے سرکار ﷺ کا کرم
سرکار ﷺ آپ ہم پہ کرم کی نظر کریں
اب کے جو قصدِ طیبہ کریں راہروانِ شوق
مظہرؔ کو بھی ضرور شریکِ سفر کریں

…………○…………

ان مست الست فضاؤں میں ذکر اُنکا دمادم آج بھی ہے
اِک کیف کی صورت کل بھی تھی اک وجد کا عالم آج بھی ہے
ہونٹوں پہ سجا کے ذکر تیرا کل کون، چمن سے گذرا تھا
ہر پتا پتا حرفِ دعا ہر شاخ کا سرخم آج بھی ہے

میرے آقا ﷺ تیری گلی کے جب لوگ دکھائی دیتے ہیں
بے ساختہ کہنا پڑتا ہے فردوس میں آدم آج بھی ہے

……O……

یا اللہ جل جلالہٗ

تو لائقِ سجدہ ہے مسجود تیری ذات
عزت بھی تیرے ہاتھ ہے ذلت بھی تیرے ہاتھ

……O……

فیضانِ رسالت

اللہ پاک نے حضور سرورِ کائنات ﷺ کی ذاتِ مقدسہ کو شانِ نورانیت بھی عطا کی، شانِ بشریت بھی عطا کی۔ حضور ﷺ نور بھی ہیں، حضور ﷺ بشر بھی ہیں اور شانِ بشریت عطا کرنے کی حکمت یہ تھی کہ پیارے محبوب ﷺ!

تُم پیکر بشریت میں میرے بندوں سے کلام کرو
تا کہ میرے بندوں کو گفتگو کرنا آ جائے
تم انسانوں کے اندر پیکرِ بشریت میں چلو
تا کہ میرے بندوں کو چلنا آ جائے

تم پیکر بشریّت میں بازاروں میں تجارت بھی کرنا

تا کہ میرے بندوں کو لین دین کے اطوار آ جائیں

تم اس معاشرے میں رہ کر شادی بھی کرو

تا کہ میرے بندوں کو شادی کرنا آ جائے

تم معاملات بھی نبٹاؤ تا کہ میرے بندوں کو تجھے دیکھ کر معاملات طے کرنا آ جائیں۔

تم عبادت بھی کرو تا کہ

تمہیں پیکرِ بشریّت میں سجدہ ریز ہوتا دیکھ کر میرے بندوں کی بھی اُجڑی ہوئی جبینیں سجدوں کی لذت سے آشنا ہو جائیں اور انہیں سجدوں کا نور نصیب ہو جائے۔

تم میرے حضور آہ وزاری بھی کرو

تا کہ میرے بندوں کو میری بارگاہ میں آنسو بہانا بھی آ جائے۔

اور اگر اسلام صدا دے اسلام آواز دے...... اسلام بلائے تو اپنی اولاد کو میدانِ کربلا میں کٹا بھی دو تا کہ میرے بندوں کو راہِ حق میں اپنی اولاد کٹانا آ جائے۔

اور اے لوگو!

- تم اس پیکرِ بشریت پر نظر رکھو اس لیے کہ اگر تم
- اُسے نہیں دیکھو گے تو زندگی گذارنے کا ڈھنگ کیسے سیکھو گے۔
- اُسے نہیں دیکھو گے تو سونے جاگنے کا ڈھنگ کیسے سیکھو گے……
- اُسے نہیں دیکھو گے تو جینے کا ڈھنگ کیسے سیکھو گے۔
- تمہیں زندگی کے راہنما اصول کیسے آئیں گے!
- تمہیں آدابِ زندگی کیسے آئیں گے!
- تم فتح یاب کیسے ہو گے!
- تمہیں آدابِ معاشرت کیسے آئیں گے!
- تم اپنے معاملات کیسے نمٹاؤ گے!

اس لیے یہ ضروری ہے کہ

- تم رسول ﷺ کو کھاتا ہوا بھی دیکھو!
- تم رسول ﷺ کو پیتا ہوا بھی دیکھو!
- تم رسول ﷺ کو پیکرِ بشریّت میں سوتا ہوا بھی دیکھو!
- تم رسول ﷺ کو پیکرِ بشریّت میں جاگتا ہوا بھی دیکھو!
- تم رسول ﷺ کو پیکرِ بشریّت میں چلتا پھرتا ہوا بھی دیکھو!
- تم رسول ﷺ کو پیکرِ بشریّت میں فاقہ کرتا ہوا بھی دیکھو!

- تم رسول ﷺ کو پیکرِ بشریّت میں دوسروں کے بوجھ بانٹتا ہوا بھی دیکھو!
- تم رسول ﷺ کو پیکرِ بشریّت میں پیٹ پر پتھر باندھتا ہوا بھی دیکھو!
- تم رسول ﷺ کو پیکرِ بشریّت میں تجارت کرتا ہوا بھی دیکھو!

لیکن جہاں یہ سب کچھ دیکھو!

- تو وہاں کنکریوں سے کلمہ پڑھاتا ہوا بھی دیکھو۔
- اِسی محبوب ﷺ کو درختوں کو قدموں میں جھکاتا ہوا بھی دیکھو۔
- اور اِسی میرے محبوب ﷺ کو سورج مغرب سے پلٹاتا ہوا بھی دیکھو۔
- چاند دو ٹکڑے بناتا ہوا بھی دیکھو۔
- اور ٹوٹے چاند کو پھر سے جوڑتے ہوئے بھی دیکھو۔
- دعاؤں سے بارش برساتا ہوا بھی دیکھو۔
- اشاروں سے بادل بناتا ہوا بھی دیکھو۔
- جنت تقسیم فرماتا ہوا بھی دیکھو۔
- کڑوے کنویں کو میٹھا کرتے ہوئے بھی دیکھو۔
- مردوں کو زندگی دیتا ہوا بھی دیکھو۔
- جانوروں سے سجدہ کراتا ہوا بھی دیکھو۔
- پتھروں سے درود پڑھاتا ہوا بھی دیکھو۔

اگر زمین پر چلتا ہوا دیکھتے ہو تو ''عرش معلیٰ'' پر چلتے ہوئے بھی دیکھو۔ اس لیے کہ

جب تم زمین پر چلتا دیکھو گے تو اُسے خدا نہیں کہو گے۔

اور جب عرش پر چلتا دیکھو گے تو اپنے جیسا عام بشر نہیں کہو گے۔

فرش پر چلتا دیکھو گے تو خدا نہیں کہو گے کیونکہ خدا وجود سے پاک ہے تم عرشِ معلیٰ پر چلتا ہوا دیکھو گے تو اپنے جیسا نہیں کہو گے پھر خود ہی پکار اٹھو گے کہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ہائے یہ اُمتِ مسلمہ! کوئی نورانیت کے پیمانوں پر پرکھ رہا ہے کوئی بشریت کے پیمانوں پر پرکھ رہا ہے۔ اللہ کا محبوب ﷺ اس لئے جلوہ فگن ہوا تھا؟

محبوب خدا ﷺ کو بشریت کے پیمانوں پر پرکھنے والو!

حضور ﷺ تمہاری بشریت سے بھی اعلیٰ ہیں۔

نورانیت کے پیمانوں پر پرکھنے والو! حضور ﷺ تمہاری نورانیت کے محدود پیمانوں سے بھی اعلیٰ ہیں۔

وہ تو ایسے بشر ہیں کہ عالم بشریت میں ان کی نظیر کوئی نہیں اور ایسے

عظیم نور ہیں کہ عالم انوار اُن کی مثال دینے سے قاصر ہے۔

اگر تم بشریت کے پیمانوں پر پرکھنا چاہتے ہو تو دیکھو!

بیت المقدس میں ایک لاکھ چوبیس ہزار کم و بیش بشریت کے پیکر نیچے کھڑے دیکھ رہے ہیں اور حضور ﷺ اوپر جا رہے ہیں۔

اور اگر نورانیت کے پیمانوں پر پرکھنا چاہتے ہو تو دیکھو!

کہ وہ نور کا پیکر جبرائیل، سدرہ پر کھڑا ان کا سراپا دیکھ رہا ہے اور حضور ﷺ اس سے بھی اوپر جا رہے ہیں۔

اللہ پاک نے حضور ﷺ کو اپنی ذات کا مظہرِ اتم بنا کر بھیجا۔

اور فرمایا کہ اے لوگو! یہ میرا محبوب ﷺ میری ذات کا مظہر ہے۔ اگر مجھے دیکھنا چاہو تو (حضور ﷺ) اُسے دیکھ لو کیونکہ میری ذات کا جلوہ تمہیں ذاتِ مصطفیٰ ﷺ میں ملے گا۔ اس لیے!

- اگر میرا کمال دیکھنا چاہتے ہو تو میرے مصطفیٰ ﷺ کے اختیارات کو دیکھ لو۔
- اگر میرا جمال دیکھنا چاہتے ہو تو مصطفیٰ ﷺ کے جمال کو دیکھ لو۔
- اگر میرے قہر و غضب کا مشاہدہ کرنا چاہتے ہو تو مصطفیٰ ﷺ کے جلال کو دیکھ لو۔

- اگر میری قدرتوں کو دیکھنا چاہتے ہو تو مصطفیٰ ﷺ کی عظمتوں کو دیکھ لو۔
- میری رحمتوں کے تلاطم کو دیکھنا چاہتے ہو تو مصطفیٰ ﷺ کے قدموں کے تلوے دیکھ لو۔
- اگر میرا قرب دیکھنا چاہتے ہو تو مصطفیٰ ﷺ کے قدموں سے لپٹ کر دیکھ لو۔
- اگر میری برکتوں کا خزینہ دیکھنا چاہتے ہو تو آؤ محمد مصطفیٰ ﷺ کا مدینہ دیکھ لو۔
- اگر میری خلقت کا سردار دیکھنا چاہتے ہو تو مصطفیٰ ﷺ کی صورت کو دیکھ لو۔
- میری وسعتیں دیکھنا چاہتے ہو تو میرے مصطفیٰ ﷺ پر نازل ہونے والے پیارے قرآن کو پڑھو اسے سمجھو اس پر عمل کرو۔
- قرآن کی عملی صورت کو دیکھنا چاہتے ہو تو مصطفیٰ ﷺ کی سیرت کو دیکھ لو۔

اس لیے!

کہ میں نے قرآن کے حُسن کو بکھیرا تو ۶۶۶۶ آیات بن گئیں جب قرآن کے حُسن کو سمیٹا تو اس کا پیکر محمد ﷺ بنا دیا۔

کائناتِ حُسن جب پھیلی تو لا محدود تھی
اور جب سمٹی تو تیرا نام ﷺ ہو کے رہ گئی

اور ہمارا ایمان ہے کہ........................

یہ بھی قرآن ہے　　وہ بھی قرآن ہے
یہ قرآن لفظ ہے　　وہ قرآن معانی
یہ قرآن مجمل　　وہ قرآن تشریح
یہ قرآن کنایہ ہے　　وہ قرآن صراحت
جو اِس قرآن کو تسلیم نہ کرے وہ بھی کافر
جو اُس قرآن کا انکار کردے وہ بھی کافر
یہ لباس کاغذ میں　　وہ لباس بشر میں
اِس کی سطریں کالی　　اُس کی زلفیں کالی
اِس کو دیکھنا بھی عبادت　　اُس کو دیکھنا بھی عبادت
جس نے اِس قرآن کی تلاوت کی وہ قاوی بن گیا
جس نے اُس قرآن کی تلاوت کی وُہ صحابی بن گیا

⁂

ہاں! ہاں!
یہ بھی قرآن   وہ بھی قرآن
یہ بھی راہنما   وہ بھی راہنما
یہ بھی ادھر آیا   وہ بھی ادھر آیا
اس میں بھی کمال   اُس میں بھی کمال
اس میں بھی رعنائیاں   اس میں بھی رعنائیاں
اس میں بھی بانکپن   اس میں بھی بانکپن
اس کے سپارے حسیں   اُس کے نظارے حسیں
یہ کتاب انقلاب   وہ پیغمبر انقلاب ﷺ
یہ قرآن چُپ چپ   وہ قرآن بولتا ہوا
یہ قرآن رکھا ہوا   وہ قرآن چلتا پھرتا
یہ قرآن آنے والا   وہ پڑھ کر سنانے والا
یہ راہ بتانے والا   وہ راہ دکھانے والا
قیامت تک اس کی قرأت جاری
قیامت تک اس کی حکومت جاری
قیامت تک اس کی تلاوت جاری

قیامت تک اس کی نبوت! جاری

……

درود ان پر، سلام ان پر

گذر ہو جائے میرا بھی اگر طیبہ کی گلیوں میں
تو ساری زندگی کر دوں بسر طیبہ کی گلیوں میں
درود اُن پر، سلام ان پر، سلام ان پر، درود ان پر
وظیفہ ہو یہی شام و سحر طیبہ کی گلیوں میں

……

اس لیے کہ

طیبہ کی گلیوں میں ہمارا محبوب ﷺ رہتا ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ کعبہ بھی افضل ہے مگر اللہ کی عزت کی قسم مدینے میں کعبے کا بھی کعبہ ہے۔ یہ بات میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا!

”مشکوۃ شریف اٹھا کر دیکھیں صحاحِ ستہ باب الفضائل

اگر کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو اور حضور ﷺ آواز دے دیں تو احترامِ مصطفیٰ ﷺ کا تقاضا یہ ہے ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ وہ نماز توڑ کر آ جائے اور جب ارشادِ گرامی کی تعمیل کر لے تو پھر جہاں سے نماز چھوڑ کر آیا تھا وہیں سے

آ گے مکمل کرے گویا معلوم ہوا کہ ارشادِ نبوی ﷺ کی تعمیل میں نکلنے والا اللہ کی عبادت میں مصروف ہوتا ہے۔

……O……

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ نے بالکل سچ فرمایا تھا

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے اب کعبے کا کعبہ دیکھو

اِس لیے کہ سینہ اگر کعبہ سے پھرا تو کیا ہوا کعبے سے پھر کے کعبے کے بھی کعبے کی طرف ہو گیا ہے یہ ہمارا ایمان ہے۔

کعبہ تو مکہ مکرمہ میں ہے...... لیکن کعبے کا کعبہ مدینہ منورہ میں ہے۔

گویا مکہ میں فقط کعبہ ہے...... مدینے میں کعبے کا بھی کعبہ ہے۔

وہ کعبہ پتھروں سے بنا ہے...... یہ کعبہ نور سے بنا ہے۔

وہ کعبہ بتوں کا گھر تھا...... اِس کعبے کے والی ﷺ نے اُسے پاک کیا۔

وہ کعبہ، عبادت کا قبلہ ہے...... یہ کعبہ، محبت کا قبلہ ہے۔

وہ کعبہ دعاؤں کا مرکز ہے...... یہ کعبہ عطاؤں کا مرکز ہے۔

اُس کعبے کے اوپر کالا غلاف ہے...... اِس کعبے کے اوپر کالی کملی ہے

اُس کعبے میں لڑائی حرام ہے...... اس کعبے سے جدائی حرام ہے۔

اُدھر فرشتوں کا حج ہوتا ہے...... اِدھر عرشیوں کا حج ہوتا ہے۔

وہاں دِل لرزتے ہیں...... یہاں دِل سنبھلتے ہیں۔

وہ کعبہ، نمازوں کا قبلہ ہے...... یہ کعبہ، ایمان کا قبلہ ہے۔

اگر اس کی طرف منہ نہ کریں تو نماز نہیں ہوتی۔

اگر اُس کی طرف مُنہ نہ کریں تو ایمان کی تکمیل نہیں ہوتی۔

وہ کعبہ جسموں کا کعبہ ہے...... یہ کعبہ روحوں کا کعبہ ہے۔

وہ کعبہ آنسو دیکھتا ہے...... یہ کعبہ آنسو پونچھتا ہے۔

وہ کعبہ خالی کشکول دیکھتا ہے..... اور اِس کعبے کی سفارش پر خالی کشکول بھرے جاتے ہیں۔

وہ کعبہ درد سنتا ہے...... یہ کعبہ درد مٹاتا ہے۔

ساری دنیا اس کعبے کا طواف کرتی ہے مگر یہ کعبہ میرے مصطفیٰ ﷺ کا طواف کرتا ہے۔

وہاں قیمتِ سجدہ ہے بہت
دِل یہ کہتا ہے مگر دھیان مدینے میں ہے

آیئے حدیث پاک سے اکتسابِ فیض کرتے ہیں۔

عرب کا تاجدار

وُہ دیکھو نور پھیلاتا عرب کا تاجدار آیا
مِلی راحت غلاموں کو یتیموں کو قرار آیا
یہ دنیا جس سے مہکی ہے وہی تو اک گلاب آیا

……O……

اور وہ فقط ہمارا ہی محبوب نہیں بلکہ پوری کائنات وہست و بود کا محبوب ہے۔ اللہ ربّ العزت نے اسے اتنا عظیم محبوب بنایا کہ وہ جدھر چہرہ کرلے خدا کعبے بھی ادھر بدل دیتا ہے کعبے پھیر دیتا ہے۔

قرآن کہتا ہے۔

قَدْنَرٰی تَقَلُّبَ وَجْھِکَ فِی السَّمَآءِ. (پارہ۲)

ترجمہ: اے پیارے محبوب ﷺ ہم تیرا بار بار آسمان کی طرف چہرہ اُٹھتا دیکھ رہے ہیں۔

فَلَنُوَلِّیَنَّکَ……تَرْضٰھَا

ترجمہ: ترجمہ کنزالایمان دیکھیئے ! اعلیٰحضرت رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

اور دوستو! حقیقت یہ ہے کہ حضور ﷺ کی ذات اُس کعبے کا بھی کعبہ ہیں۔ امام شعرانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ قیامت کے روز کعبہ، مکہ سے چل کر مدینے جائے گا اور صاحبِ گنبدِ خضریٰ کی بارگاہ میں جا کر کھڑا ہو کر عرض کرے گا کہ "آقا ﷺ جو میرے گرد گھومتے رہے ان کی میں سفارش کراتا ہوں۔ جو آپ ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر رہے آپ ﷺ اُن کے لئے شفاعت فرمائیں تا کہ وہ جنت میں داخل ہوں۔

کعبہ بنتا ہے اس طرف ہی ریاضؔ
رُخ جدھر وُہ موڑ لیتے ہیں

اور

جس طرف وہ نظر نہیں آتے
ہم وہ رستہ ہی چھوڑ دیتے ہیں

جب تک بدن میں جاں، دہن میں زباں رہے
لب پر ثنائے خواجۂ کون و مکاں رہے
لاکھ احساس تیرا کشتۂ حالات رہے
تیرے ہونٹوں پہ شگفتہ سی کوئی بات رہے

یوں سرِ بزم کوئی نغمۂ جاوید سُنا
کہ تیرے بعد بھی محفلِ میں تیری بات رہے

……O……

توصیفِ پیغمبر ﷺ

جب نظر اٹھتی ہے سرکار ﷺ کے روضے کی طرف
دیر تک دل کے دھڑکنے کی صدا آتی ہے

یہ کرم ان کا ہے یہ ان کی عطا ہے ورنہ
کِس کو توصیفِ پیغمبر ﷺ کی ادا آتی ہے

……O……

دِل کو سرور و نور کی کیفیتیں ملیں
دربارِ مصطفیٰ ﷺ سے بڑی نعمتیں ملیں

آنکھوں کے سامنے تھا جمالِ رسولِ پاک ﷺ
ایسی بھی محویت میں کئی ساعتیں ملیں

غارِ حرا کے قرب سے جس دم گذر ہوا
قرطاسِ دل پہ ابھری ہوئی آیتیں ملیں

دامن میں بخششوں کے خزانے لیے ہوئے
مجھ کو تلاش کرتی ہوئی رحمتیں ملیں

……O……

سوال

الٰہی بکھرا ہوا شیرازہ باہم کیوں نہیں ہوتا
مِلّت پہ کرم، ربّ کرم کیوں نہیں ہوتا

کیا بات ہے اس دور کے انساں کو مولا
بربادیٔ انسان کا غم کیوں نہیں ہوتا

……O……

جواب

تم پیرویٔ شاہِ ھُدیٰ کیوں نہیں کرتے
حق اس کی محبت کا ادا کیوں نہیں کرتے

اِس جاہ طلب قوم کی نیت میں خلل ہے
یہ صورتِ حالات مکافاتِ عمل ہے

……O……

یا اللہ……… یا حی یا قیوم………

اے کہ حاوی ہے ہر چیز پہ ہستی تیری
خار میں حُسنِ تیرا، پھول میں مستی تیری

عرش کا عروج تیرا فرش کی پستی تیری
کون سی بستی ہے جس میں نہیں ہستی تیری

……O……

سنے کون؟

سنے کون قصہٗ دردِ دل میرا غمگسار چلا گیا
جسے آشناؤں کا پاس تھا وہ کرم شعار چلا گیا

……O……

وہی بزمِ ہے وہی دھوم ہے وہی عاشقوں کا ہجوم ہے
ہے کمی تو بس اسی چاند کی جو تہہِ مزار چلا گیا

بہیں کیوں نصیرؔ نہ اشکِ غم کروں کیوں نہ لالہ و زاریاں
ہمیں بے قرار وہ چھوڑ کر سرِ راہ گذار چلا گیا

……

قرآن

قوتِ کائنات
ہے
روحِ شش جہات
ہے
قرآن، دھڑکنوں کا سُرور ہے …… قرآن، خدا کا نور ہے
قرآن، حق عالمگیر ہے …… قرآن، دُنیا کی تقدیر ہے
قرآن، حق کی شمشیر ہے …… قرآن، ھادیٔ بینظیر ہے

……

قرآن کا چشمہ

فاران کی وادیوں سے قرآن کا چشمہ کیا پھوٹا اس سے علوم وفنون کے دریا بہہ نکلے…… وہ قرآن…… جس نے عرب کی سوئی ہوئی تقدیر کو نہ صرف جگا دیا بلکہ اس کی بہاروں کو رشکِ صد فردوس بنا دیا۔

اِس بہارِ جانفزا کے دِلکشا جھونکے جہاں جہاں سے گذرے، وہاں وہاں سے خزاں رسیدہ وادیوں کو رشکِ صد فردوس بنا دِیا۔

وہ قرآن!

جس نے سینکڑوں بتوں کے معماروں کو خدائے وحدہٗ لاشریک کی عبادت کا سبق دیا اور خالق کا فرمانبردار بندہ بنا دیا۔

وُہ قرآن! جو اپنی صداقت کا اعلان "ذلک الکتٰب لاریب فیہ" کے الفاظ میں کرتا ہے۔

یعنی اس پاک کلام میں کوئی شک نہیں
اس پاک کلام میں کوئی عیب نہیں

اِس پاک کلام میں کوئی نقص نہیں
اِس پاک کلام میں کوئی غلطی نہیں

……

نہ اِس کی فضیلت میں شک ہے
نہ اِس کی رفعت میں شک ہے
نہ اِس کی حشمت میں شک ہے
نہ اِس کی حکمت، میں شک ہے
نہ اِس کی عظمت میں شک ہے
نہ اِس کی صداقت میں شک ہے

نہ اِس کے فرمان میں شک ہے
نہ اِس کے ایقان میں شک ہے
نہ اِس کے احکام میں شک ہے
نہ اِس کے اعلان میں شک ہے
نہ اِس کی آیات میں شک ہے
نہ اِس کی روایات میں شک ہے
اِس کی آیات بے مثال
اِس کے احکام بے مثال
اِس کی قطعیت بے مثال
اِس کے اعلان بے مثال
اِس کی صداقت بے مثال
اِس کے الفاظ بے مثال
اِس کا نزول بے مثال
اِس کے حروف بے مثال
اِس کے اصول بے مثال
اِس کے نقطے بے مثال

اِس کا فلسفہ بے مثال
اِس کے اوقات بے مثال
اِس کا فرمان بے مثال
اِس کی حکمتیں بے مثال
اِس کا ایقان بے مثال
اِس کی ساری سورتیں اور ساری آیات بے مثال
اور جس کی طرف یہ قرآن آیا وہ نبی ﷺ بھی بے مثال

……O……

اگر درس قرآن ہم نے نہ بھلایا ہوتا
یہ زمانہ نہ زمانے نے دکھایا ہوتا

اور

چاٹ لیں ہم نے کتب فلسفہ، انگلش کے اصول
کاش! بھول کر ہاتھ بھی قرآں کو لگایا ہوتا

……O……

ظہور قدسی

جسم تھے احساس نہ تھا عام تھے وہ خاص نہ تھا

زمین تھی سبزہ نہ تھا   رات تھی اُجالا نہ تھا
سر تھے قرار نہ تھا   سر تھے وقار نہ تھا
دِل تھے دھڑکن نہ تھی   گلشن تھے پھبن نہ تھی
پھول تھے مہک نہ تھی   ستارے تھے چمک نہ تھی
ہوس تھی محبت نہ تھی   ظلمت تھی ہدایت نہ تھی
زبانیں تھیں صداقت نہ تھی   غم تھا مسرت نہ تھی
آنکھیں تھیں حیا نہ تھا   زندگی تھی بندگی نہ تھی
شرمندگی تھی بندگی نہ تھی   شرمندگی تھی تابندگی نہ تھی
ظلم تھا حِلم نہ تھا   جہالت تھی علم نہ تھا
پھر یکایک گونج اٹھیں صدائیں

مبارک ھو مبارک ھو!

کہ

☆ غمگسار آ گئے۔ ❁
☆ تاجدار آ گئے۔ ❁
☆ راہنما آ گئے۔ ❁
☆ دِلربا آ گئے۔ ❁

☆ رحمتِ عالم ﷺ آ گئے۔

☆ عظمت آدم آ گئے۔

☆ چارہ گر آ گئے۔

☆ ساقیِ کوثر آ گئے ۔

پھر.........!

کلیاں چٹخنے لگیں پھول مہکنے لگے
غنچے چہکنے لگے گلستاں مہکنے لگے
چاند مسکرانے لگا ستارے دمکنے لگے
ہر طرف نور ہوگیا رات ڈھلنے لگی
شیطان بھاگنے لگا احساس جاگنے لگا
دِل کھلنے لگے قدم سنبھلنے لگا
ہونٹ مسکرانے لگا آنسو تھمنے لگے
ابرِ رحمت برسنے لگا دِل دھڑکنے لگے
بس ایک لب پر سوال سا تھا ہر ایک ذرّہ پکارتا تھا
کہاں سے اتنے سرور آ گے؟ حضور ﷺ آئے حضور ﷺ آئے

تیرے ذکر کو ہم نے تیری خاطر بلند کر دیا

ورفعنا لک ذکرک تیرے ذکر کو ہم نے تیری خاطر بلند کر دیا

اے محبوب ﷺ!

تیرا ذکر بلند کرنے والے ہم ہیں
ہم نے تجھے کانفرنسوں سے بے نیاز کر دیا
مجلسوں سے بے نیاز کر دیا
جلسوں سے بے نیاز کر دیا
ترانوں سے بے نیاز کر دیا
افسانوں سے بے نیاز کر دیا
کتابوں سے بے نیاز کر دیا
نصابوں سے بے نیاز کر دیا

……O……

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ اے میرے محبوب ﷺ

ہم چاہتے ہیں کہ

تیرا ذکر کسی شخصیت کا محتاج نہ رہے
تیری عظمت کسی تصنیف کی محتاج نہ ہو

تیری شہرت کسی مصنف کی محتاج نہ رہے
تیری صورت کسی تفسیر کی محتاج نہ رہے
تیری سیرت کسی تقریر کی محتاج نہ رہے
تیرا چرچا کسی لِسان کا محتاج نہ رہے

اے پیارے محبوب ﷺ!

ہم نے تجھے مصنّفین سے بے نیاز کر دیا
تذکروں سے بے نیاز کر دیا
انسانوں سے بے نیاز کر دیا
لسانوں سے بے نیاز کر دیا
تقریروں سے بے نیاز کر دیا

ہم چاہتے ہیں.........! کہ

مصنّف شہرت پائے تو تیری نسبت سے
تذکرے قبولیت پائیں تو تیری نسبت سے
انسان معتبر ہو تو تیری نسبت سے
تاریخ منور ہو تو تیری نسبت سے
گلستاں معطر ہو تو تیری نسبت سے

ہم تیری ہی ذات سے.........!

گلوں کو تبسم دیں
جھرنوں کو ترنم دیں
آبشاروں کو نغمے دیں
بہاروں کو کیفیت دیں
سورج کو روشنی دیں
چاند کو چاندنی دیں
ستاروں کو تابندگی دیں
مُردوں کو زندگی دیں
غنچوں کو چٹخنا دیں
کلیوں کو مہکنا دیں
زمین کو ہریالی دیں
ہریالی کو مالی دیں
انسانوں کو تحفظ دیں
زبان کو تکلم دیں
کائنات کو وجود دیں

وجود کو سجود دیں
سجدوں کو لذت دیں
لذتوں کو حلاوت دیں
حلاوت کو چاشنی دیں
چاشنی کو سرور دیں
سرور کو نور دیں
جلوے میرے، دکھائے تو تُو!
جنت میری، دلائے تو تُو!
عرش میرا، سجائے تو تُو!
فرش میرا، بسائے تو تُو!
خزانے میرے، لٹائے تو تُو!
کوثر میرا، پلائے تو تُو!
پیغام میرا، سنائے تو تُو!
کعبہ میرا، بسائے تو تُو!
گرے ہوئے بندے، اُٹھائے تو تُو!
بچھڑے ہوئے ملائے تو تُو!

تو خَلق کا تاجور ہے۔ تو خُلق کا پیکر ہے۔ تو ذاتِ خدا کا مظہر ہے۔ تو ساری خَلق سے معتبر ہے۔

تیرے خُلق کو حق نے عظیم کہا تری خَلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا ﷺ تیرا مثل نہیں ہے خدا کی قسم

(امام احمد رضا)

پیارے!

ہم نے تجھے اعجاز دیا، وقار دیا، قرآن دیا، بلندیاں دیں، رفعتیں دیں، برکتیں دیں، پیارے! اب قیامت تک انسان جدھر کان لگائے گا کائنات کا ذرّہ ذرّہ۔

اُسے تیری ہی داستان سنائے گا

……

وقت کو جو بدل دے وہ ہے انسان عظیم
وقت کے ساتھ بدلنا کوئی کردار نہیں

……

……

لوگ نازاں ہیں کہ وہ حدِّ یقیں تک پہنچے
یعنی اربابِ خرد ماہِ مبیں ﷺ تک پہنچے

مگر اِس دورِ کرامات سے صدیوں پہلے
میرے آقا ﷺ کے قدم عرشِ بریں تک پہنچے

……

دریائے حقیقت ہے پیمانہ محمد ﷺ کا
سرچشمۂ رحمت ہے مے خانہ محمد ﷺ کا

مدہوش ہو کتنا ہی ٹھوکر نہیں کھا سکتا
ہوشیار سے بہتر ہے دیوانہ محمد ﷺ کا

……

زباں جب بھی ثنائے رسول ﷺ کرتی ہے
سخن کی داد خدا سے وصول کرتی ہے
جس کو اعزاز ملا ان کی ثناء خوانی کا
سلسلہ ختم ہوا اس کی پریشانی کا

……

بحر عصیاں کے تھپیڑوں سے نکل جاؤ گے
مانگنے والو محمدﷺ کا سہارا مانگو

شبِ غم کو سحر بنانے کے لیے.........!
صاحبِ اسراء کے تلووں کا نظارہ مانگو

..........O..........

آج پُورا دِلِ پُر شوق کا ارماں کرلو
خوب جی بھر کے ثنائے شہہِ خوباںﷺ کرلو

آج محفِل میں علاج غمِ عصّیاں کرلو
شدتِ درّدِ جدائی کا بھی درماں کر لو

شمعِ عشقِ محمدﷺ کو فروزاں کر لو
آج پورا دِل پُر شوق کا ارماں کر لو

..........O..........

عشقِ مصطفیٰﷺ جس کے سینے میں ہے
کہیں بھی رہے وُہ مدینے میں ہے

محمد ﷺ کی نعتیں محمد ﷺ
کی باتیں
تو سمجھو یہ محفل مدینے میں
ہے

……O……

کسی قائد کی آمد پر

ارے مستو! سنبھل بیٹھو ذرا ہوشیار ہو جاؤ
بغل میں بجلیاں لیکر میرا سالار آیا ہے

حسنِ جمالِ مدنی ﷺ

اللہ کی ہم جلوہ گری دیکھ رہے ہیں
یا حسنِ جمالِ مدنی دیکھ رہے ہیں

صدقے میں ترے گنبدِ خضریٰ کے تصور
ہم تجھ میں گلستانِ نبی ﷺ دیکھ رہے ہیں
جس وقت پڑھو صَلِّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّد
سمجھو کہ رسولِ عربی ﷺ دیکھ رہے ہیں

……O……

دیدِ رسول ﷺ کا میں ارماں لیے ہوئے
بیٹھا ہوں ہر نظر میں گلستاں لیے ہوئے

ظلمت بڑھی تو مہرِ رسالت ﷺ ہوا طلوع
انساں کی نجات کا ساماں لیے ہوئے

ہم پر بھی اک نظر، اے ماہِ تمام ﷺ
ہم بھی پڑے ہیں دفتر عصیاں لیے ہوئے

……

اشداء علی الکفار رحماء بنیھم

ضعیف اگر نظر پڑے رسول ﷺ کا جمال بن
قوی اگر ہو سامنے تو قہرِ ذوالجلال بن

خدا کے آگے سر جھکا کہ سرکشوں کا سر جھکے
جفا ستم گروں کو دے ستم زدوں کی جان بن

……

سایۂ دامنِ کرم رکھنا
میرے۔ مولا میرا بھرم رکھنا

……

نامِ محمد ﷺ کی تسکین

کتنی تسکین وابستہ ہے تیرے نام کے ساتھ
نیند کانٹوں پہ بھی آجاتی ہے آرام کے ساتھ

یہ تو طیبہ کی محبت کا اثر ہے ورنہ
کون روتا ہے لپٹ کر در و دیوار کے ساتھ

……O……

غوطہ زن بحرِ عقیدت میں ہے دربان ترا
ڈھونڈنے آیا ہے یہاں سایۂ دامان ترا

منسلک مسلکِ محبت میں ہو گوہر میرا
صورتِ مہرِ درخشاں ہو مقدر میرا

……O……

درِ نبی ﷺ سے جو مانگو تو بے حساب مِلے
دُعا کِرن کے لیے ہو تو آفتاب مِلے

جب وسیلہ بھی بڑی چیز ہے دُنیا میں اے نعیمؔ
میں پکاروں گا محمد ﷺ کو خدا سے پہلے

……O……

لبوں پر پھر وہی نام آ رہا ہے
کہیں خوشبو کا دروازہ کھلا ہے

عجب تنزیلِ رحمت ہو رہی ہے
قلم کاغذ پہ سجدے کر رہا ہے

……O……

اے ربِّ جلیل!

دے مجھ کو زباں مدح سرائی کے لیے
جانا ہے مدینے میں گدائی کے لیے

یاربّ ہو عطا مجھ کو غلامی کی سند
دربارِ محمد ﷺ میں رسائی کے لیے

……O……

اپنے تو نیازی اپنے ہیں غیروں نے بھی ہم سے پیار کیا
سب نعتِ نبی ﷺ کا صدقہ ہے کہ اپنی عزت ہوتی ہے

صحیفہ جو بھی ہو وہ مثل قرآں ہو نہیں سکتا
منافق کو کبھی احساسِ ایماں ہو نہیں سکتا

نہ ہو تعظیم جس نے دل میں سرکارِ مدینہ ﷺ کی
عبادت لاکھ کر لے مسلماں ہو نہیں سکتا

……

نامِ طیبہ کا اثر

جب زباں پر نامِ طیبہ آگیا
قلبِ مضطر پر سکوں سا چھا گیا

نعت پڑھتا کوئی گذرا ہے ابھی
اللہ اللہ رُوح کو تڑپا گیا

……

خدا را میری آشنائی نہ چھین
میرا ذوق، صبر آزمائی نہ چھین

متاعِ دِل و جاں میری لُوٹ لے
محمد ﷺ کے در کی گدائی نہ چھین

شمس بھی ہے اور قمر بھی ہے

دِن کو انہی سے روشنی شب کو انہی سے چاندنی
سچ تو یہ ہے کہ روئے یار شمس بھی ہے قمر بھی ہے

……O……

زیست کا قرینہ چاہئے ہر طرف شہرِ مدینہ چاہئے
بحرِ عصیاں پار کرنا ہے تو پھر کملی والے ﷺ کا سفینہ چاہئے

……O……

دم نزع بھی تھی یہی حسرت
کوئی کہہ دے کہ آ گیا ہے کوئی............!

ایک خواہش، ایک آرزو

اِدھر بھی کوئی ابرِ رحمت کا چھینٹا
ادھر بھی نظر بے سہاروں کے والی

نگاہوں میں ہے تیری بخشش کا عالم
کھڑے تیرے در پہ ہیں تیرے سوالی

ہمیں پھر عطا ہو جلالِ ابوذرؓ
ہمیں پھر عنایت ہو شانِ بلالیؓ

دمکتے رہیں تیرے گنبد کے جلوے
سلامت رہے تیرے روضے کی جالی

سیّدہ طیبہ طاہرہ زاھدہ

حیا کی دیوی، وفا کی آیت، حجاب کی سلسبیل زھرا رضی اللہ تعالی عنہا
کہیں ہے معصومیّت کا ساحل کہیں شرافت کی جھیل زھرا رضی اللہ تعالی عنہا

جہانِ موجود میں بنی ہے وجودِ حق کی دلیل زھرا رضی اللہ تعالی عنہا
زمانے بھر کی عدالتوں میں نساء کی پہلی وکیل زھرا رضی اللہ تعالی عنہا

حضورِ زھرہ رضی اللہ تعالی عنہا بشر سے ہٹ کر پیغمبروں کے سلام بھی ہیں
کہ اس کے سائے میں پلنے والے حسینؓ جیسے امام بھی ہیں

……

جستجو

عشقِ نبی ﷺ کا جب سے حاصل ہوا قرینہ
اِک آنکھ میں ہے مکّہ اِک آنکھ میں مدینہ
چشمِ کرم ہے جس پر محبوبِ کبریا ﷺ کی
مرنا ہے اس کا مرنا، جینا ہے اس کا جینا

…………O…………

کسی در پہ میرا دستِ طلب ہے لوگو!
سوچو تو یہی وجہ طِرب ہے لوگو!

یہ ماہ و نجوم، ارض و سماء، باغ و بہار
جو کچھ ہے محمد ﷺ کے سبب ہے لوگو......!

(شوکت اللہ خان جوہر)

اللہ کا نام بے حساب لے

کیا مفت کا زاہدوں نے الزام دیا
تسبیح کے دانوں سے عبث کام لیا

یہ تو وہ نام ہے جسے بے گنتی لیں
کیا لطف جو گِن گِن کے تیرا نام لیا

مصطفٰی ﷺ کی سخاوت

میری آنکھوں میں وہ رہتے ہیں اجالوں کی طرح
میں نے دیکھا ہے انہیں دیکھنے والوں کی طرح

اُن کے در سے تہی دامن آتا نہیں کوئی
مانگ کے دیکھ ذرا مانگنے والوں کی طرح

……O……

ہر اک کو میسر کہاں اِس در کی غلامی
جس دربار کا دربان بھی جبریلِ امین ہے

تیری رحمت ہے بڑی چیز

دولت ہے بڑی چیز نہ ثروت ہے بڑی چیز
عزت ہے بڑی چیز نہ شہرت ہے بڑی چیز
کوثر ہے بڑی چیز نہ جنت ہے بڑی چیز
اے رحمتِ عالم ﷺ تیری رحمت ہے بڑی چیز

……O……

تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

حُسنِ آواز بھی اظہار کو زینت بخشے
پیشِ سرکار ﷺ مگر دِل کی صدا کام آئی
روزِ محشر نہ ظہوریؔ تھا کوئی زادِ عمل
سرورِ دیں ﷺ کے تبسّم کی ضیاء کام آئی

……O……

اے کہ تیرے وجود پہ خالقِ دو جہاں کو ناز
اے کہ تیرا وجود ہے وجہِ وجُود کائنات

……O……

دل کی حسرت

گلشن میں جاجا کے ہر گُل کو دیکھا
نہ تیری سی رنگت نہ تیری سی بُو ہے

نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے
یہی دِل کی حسرت یہی آرزو ہے

دربارِ مصطفیٰ ﷺ کی نعمتیں

دِل کو سرُور نور کی کیفیتیں مِلیں
دربارِ مصطفیٰ ﷺ میں بڑی نعمتیں مِلیں

آنکھوں کے سامنے تھا جمالِ رسولِ پاک ﷺ
ایسی بھی محویّت میں کئی ساعتیں مِلیں

غارِ حرا کے قُرب سے جِس دم گذر ہوا
قرطاسِ دِل پہ ابھری ہوئی آیتیں مِلیں

دامن میں بخششوں کے خزانے لیے ہوئے
مُجھ کو تلاش کرتی ہوئی رحمتیں مِلیں

ذرا غور سے سنئیے

مصطفیٰ ﷺ کی روِش جو اپنائے
آدمی کو شعور آ جائے

مسکرا کر دعائیں دیں سب کو
لاکھ دُنیا نے سنگ برسائے

اُن کی قسمت پہ رشک آتا ہے
روضۂ مصطفیٰ ﷺ جو دیکھ آئے
جو نہ مانیں رسول ﷺ کی باتیں
ایسی لوگوں کو کون سمجھائے؟

تکمیلِ کائنات

خدا نے کُن کہا تخلیقِ کائنات ہوئی
عدم کی تشنہ لبی رُو کشش ثبات ہوئی

ہزار صدیوں سے آرائشِ جہاں تھی مُحیط
حضور ﷺ آئے تو تکمیلِ کائنات ہوئی

اُنہیں بنا کے مصور بھی ہو گیا تصویر
اُنہیں کی ذات پہ تکمیلِ حُسنِ ذات ہوئی
شرف زمیں کو مِلا آپ ﷺ نے قدم رکھا
یہ خاک مرجعش مخلوقِ شش جہالت ہوئی

نعتِ نبی ﷺ کا صلہ

مقدّر میں شاہوں سے اونچا بہت ہے
جِسے تیرے در کا گدا دیکھتا ہوں

ہیں آنکھیں جو روشن تو دِل بھی منور
یہ نعتِ نبی ﷺ کا صِلہ دیکھتا ہوں

محبت کا قصیدہ

نہ کوئی اس کا مقابل نہ مماثل نہ بدل
خالقِ حُسن نے جس حُسن کو یکتا لکھا

کوئی بھی دور ہو تاریخ نے آقا ﷺ کو میرے
بے کسوں اور یتیموں کا سہارا لکھا

اِس میں کچھ مذہب و ملت کی نہیں ہے تخصیص
جس نے لکھا میرے سرکار ﷺ کو اچھا لکھا

صاحبِ بابِ شفاعت میں میرے آقا ﷺ نے
میرے عصیاں کے سمندر کو بھی قطرہ لکھا

اپنے محبوب ﷺ کی توقیر کی خاطر ربّ نے
لوحِ پیشانی مہتاب پہ سجدہ لکھا

یہ ہے عظمت کہ حضور ﷺ آپ کا نامِ عالی
لکھنے والے نے سرِ عرشِ معلیٰ لکھا

جب بھی یاد آئے تو یوں اُن کا سراپا لکھا
سُرخ اشکوں سے محبت کا قصیدہ لکھا

اُن کی توصیف بیاں کرنے سے پہلے احساںؔ
یہ بھی سوچو کہ انہیں اللہ نے کیا کیا لکھا

……O……

مدینہ نظر میں ہے

حسرت ہے دِل میں اور تمنا نظر میں ہے
اب خواب میں بھی گنبدِ خضریٰ نظر میں ہے

دیکھو جدھر حضورﷺ کے جلوے دکھائی دیں
اِک ایسے زاویے سے مدینہ نظر میں ہے
(احمد ضیاء)

……

مصطفیٰﷺ کی برکات

میں نعتِ رسول خداﷺ لکھ رہا تھا
کہ تفسیرِ ارض و سماء لکھ رہا تھا

قلم سے میرے روشنی پھیلتی تھی
میں قرطاس پر مصطفیٰﷺ لکھ رہا تھا
(مضطر ہاشمی)

اُس گلی کی خاک مِل جائے مجھے
رفعتِ افلاک مِل جائے مجھے
زندگی بن جائے میری زندگی
گر نگاہِ پاک مل جائے مجھے
(احمد ضیاء)

آرزوئے مدینہ

خُلد کے بدلے مجھے خاکِ مدینہ دے دے
لے لے کونین محمد ﷺ کا پسینہ دے دے

جلوۂ حُسنِ محمد ﷺ کا قرینہ دے دے
اے خدا وندِ جہاں دیدۂ بینا دے دے
کچھ مجھے دے یا نہ دے، دونوں جہاں میں یا رب
اِک محمد ﷺ کی محبت کا خزینہ دے دے

جس میں روشن ہو محمد ﷺ کی محبت کا چراغ
صدقہ حسنین کا سب کو وہ سینہ دے دے
(نور صابری)

سیّد ابرار ﷺ کی باتیں

آئیے تسکینِ جانِ زار کی باتیں کریں
ہجر کی شب سیّدِ ابرار ﷺ کی باتیں کریں

بلبلیں کرتی رہیں گل کی چمن کی گفتگو
ہم محمد ﷺ کے لب و رخسار کی باتیں کریں

……

محفلِ میلاد

انسان کبھی شرک سے آزاد نہ ہوتا
گر نورِ نبی ﷺ دہر میں آباد نہ ہوتا
سجدہ نہ زمیں پر کوئی اللہ کو کرتا
مسجد ہی نہ ہوتی گر میلاد نہ ہوتا

اور

جو تنقیصِ نبی ﷺ پہ اڑے ہوتے ہیں
قہرِ ذلت کے گڑھے میں وہ پڑے ہوتے ہیں

اور جو جائز نہیں رکھتے قیامِ میلاد
وہ (بدبخت) قومی ترانے پہ کھڑے ہوتے ہیں

……

جن کے ذکرِ حسین سے ہی عزت ملے
ان کی نعتوں کی بارات لایا ہوں میں

جن کی خیرات دنیا کی جھولی بھرے
ان سے رحمت کی خیرات لایا ہوں میں

……O……

میں نے چوما ہے پایۂ عرش بریں
اور ہوائیں بھی چومی ہیں فردوس کی

اب مدینہ، مدینہ ہی آئے نظر
سفر کی ایسی برکات لایا ہوں میں

نوری کرنوں سے بھر بھر کر جھولیاں
چاند سورج طلوع ہوتے دیکھ آیا ہوں

اُن اُجالوں کی برسات سے دوستو
چند قطروں کی برسات لایا ہوں میں

تاجداروں کے ہاتھوں میں کشکول تھے
تاجداری بھی دیکھی ہے بٹتی ہوئی

تاجدارو! مقدر میرا دیکھ لو
ہاں غلامی کی سوغات لایا ہوں
میری آنکھوں میں اب تک ہے منظر وہی
کیف و مستی میں ڈوبا ہی رہتا ہوں میں

میرے مولا سلامت یہ مستی رہے
کیف میں ڈوبے جذبات لایا ہوں میں

میرے ہاتھوں میں آئے جو لوح و قلم
سب کی قسمت میں لکھ دوں میں شہرِ نبی ﷺ

سب کے ہاتھوں کی ساری لکیروں کے رُخ
موڑ دینے کے جذبات لایا ہوں میں

(مولانا عبدالحق ظفر چشتی۔ لاہور)

○

پیارے پاکستان کی نذر

(یومِ پاکستان کی مناسبت سے)

دیر، کالام اور مردان زیارت، قلات اور خاران
تونسہ، لیہ، چولستان اوکاڑہ، میلسی، ڈی.جی خان
کرگل، جموں اور کشمیر کرنل شیر اور لالک جان
دیکھو دیکھو پیار کرو دل اور جان نثار کرو
سی سی سی سی پاکستان لو لو لو لو پاکستان
پیارا پیارا پاکستان نکھرا نکھرا پاکستان
پیارا وطن ہمارا وطن نکھرا نکھرا سارا وطن
دیکھو دیکھو پیار کرو دل اور جان نثار کرو

……

ایک نصیحت

مرنے کی طرف دیکھ
نہ جینے کی طرف دیکھ
جب چوٹ لگے دل پہ
تو مدینے کی طرف دیکھ

……

کجھ وی کوڑں توں ڈرنا واں
گل ھنجواں نال کرناں واں
سرکارﷺ تے اوتھے ونڈ دے نیں
میں جھولی ایتھے بھرناں واں
ملدی اے حیاتی دی لذت
ایس ناں تے جیناں مرناں واں
سجدے نوں جی وی کردا اے
پر ربّ کولوں وی ڈرناں واں

……O……

صورت یار دی تکدیاں رہناں
ایہو سب عملاں دی جان اے
اعظم ساڈا دین کی پچھناں اے
ساڈا ایہو ای دین ایمان اے

……O……

دسو کون خوشبواں کھلار گئے نیں
ساڈی محفل نوں آ کے شنگار گئے نیں

مینوں انج پیا یارو لگدا اے
جنویں محفل چہ سرکار ﷺ آ گئے نیں
جے نہ آوے مہک سجن دی
میرا غسل کفن نہ کر یوں
جب تک نہ آوے ماہی میرا
میری لاش نوں دفن نہ کر یوں
مردے ویلے جے کر صائمؔ
میرا چہرا ہو جائے تازہ
سمجھ لیو محبوب ﷺ میرے نیں
پڑھیا آن جنازہ

……

شانِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

بعد نبیاں دے ہے شان صدیق دا
ویکھو رتبہ محمد ﷺ دے دلدار دا

سوہنا صدیق مرتبہ سی پاؤندا رہیا
کملی والے ﷺ نوں موڈھے تے چاؤندا رہیا
ڈنگ کھاندا رہیا، مسکراندا رہیا
چہرہ ویندا رہیا بارِ انوار دا

اودھی عظمت دا خورشید چڑھدا رہیا
ہر قدم اودھا شان وددھدا رہیا
پچھے اودھے نمازاں اوپڑھدا رہیا
جو امام آپ ہے سارے سنسار دا

مصطفیٰ ﷺ دی دُعا دا اثر

مصطفیٰ ﷺ دی دُعا دا اثر ویکھیا
سر نِوا کے کھلوتا عمر ؓ ویکھیا
چل پئی اوہدی رحمت دی ٹھنڈی ہوا
میرا دامن جدوں تربتر ویکھیا

گل نئیں بن دی یارو اوہدی رحمت بناں
کہڑا کہڑا جتن میں نہ کر ویکھیا

……O……

یوں تو توحید کا شیطاں بھی ہے قائل لیکن
شرطِ ایماں ہے محمد ﷺ کی غلامی یہ نہ بھول
اُن سے نسبت نہ گر ہو تو محاسن بھی گناہ
وہ جو مائل بہ کرم ہوں تو جرائم بھی قبول

……O……

ہر چہرے میں یار کی صورت
سب اپنے ہیں کون بیگانہ

……O……

آ جاؤ رحمتوں کے خزینے کے سامنے
پھیلے ہیں سب کے ہاتھ مدینے کے سامنے
اللہ رے شانِ دیارِ حبیب ﷺ کی
کعبہ جھکا ہوا ہے مدینے کے سامنے

……O……

نہ اوہ بادشاواں دی تعظیم کردا
نہ اوہ ڈپو کھنڈاں دے تقسیم کر دا
نہ بچہ نہ بڈھا نہ اوہ نوجوان اے
نہ اوہ باڈی بلڈر نہ اوہ پہلوان اے
نہ کھیتی نہ باڑی نہ ڈنگراں دا رولا
اوہ ہے تے ہے سارے عالم دا مولا

…………O…………

نہ ای اونہوں کھاون تے پیون دا شوق اے
نہ ای اونہوں رُس بنہوں دا شوق اے

نہ غور و تفکر نہ تقریر کر دا
نہ تھوے نہ پوچے نہ تحریر کر دا

نہ اماں نہ ابا نہ ہے اوس دی بیوی
کدی ویکدا نہ اوہ فلماں نہ ٹی وی

اوہ صورت توں پاک اوہ میکپ نہیں کردا
کسے کول بھ کے اوہ گپ شپ نئیں کردا
فیر کردا کی اے..................

نہ ہتھ نال کوئی کم کدی اے کر دا
اودھے حکم دا ہر فرشتہ اے بر دا
نہ کلمہ، تلاوت، نمازاں اوہ پڑھدا
نہ کسے دے ہجر وچ نہ روندا نہ سڑ دا
نہ اولاد شادی نہ کوئی اوس دا جی اے
تے فیر مینوں دسو خدا کردا کی اے
اونہوں او دی سوں کسے دا وی غم نئیں
سوائے اِس دے ناصرؔ کوئی ھور کم نئیں
ایہوں حرفِ آخر ایہوں اختتام اے
اوں سوہنے محمد ﷺ تے پڑھدا سلام اے
صلی اللہ علی محمد.......صلی اللہ علیہ وسلم

...........O...........

فنا عشقِ محمد ﷺ میں ہوا ہوں کیا سمجھتے ہو
حیاتِ دائمی لے کر جیا ہوں کیا سمجھتے ہو
فرشتے جب پوچھیں من ربک ما دینک حافظ
تو کہہ دینا غلامِ مصطفیٰ ﷺ ہوں کیا سمجھتے ہو

……○……

دل مدینے میں رہے جاں مدینے میں رہے
میرا سارا سر و ساماں مدینے میں رہے
بس وہی جانتا ہے شانِ کرم کا مفہوم
بن کے جو آپ ﷺ کا مہماں مدینے میں رہے

نامِ محمد ﷺ

ہے علم آگہی کا سمندر نبی ﷺ کا نام
لیتے ہیں غوث و قطب و قلندر نبی ﷺ کا نام
فرطِ ادب سے میرے فرشتے بھی جھک گئے
میں نے لیا جو قبر کے اندر نبی ﷺ کا نام

اس لیے.................

جب بھی میرے سامنے مشکل مقام آتا ہے
تو لب پہ میرے محمد ﷺ کا نام آتا ہے

کیونکہ

یہ نام کوئی کام بگڑنے نہیں دیتا
بگڑے بھی بنا دیتا ہے بس نام محمد ﷺ

……O……

وہ نام جب ہونٹوں پر آئے تو قرار آجائے
وہ نام جو مشعلِ بزم وفا ہے
احمد مجتبیٰ ………… محمد مصطفیٰ ﷺ

محمد ﷺ کسے کہتے ہیں جہاں ہر تعریف نکتۂ کمال کو پہنچ جائے جہاں ساری عظمتیں جھک کر قدموں کے بوسے لے رہی ہوں۔

جہاں مخلوق کی ساری بلندیاں جھک رہی ہوں

جہاں کائنات کی ساری شانیں بھیک مانگ رہی ہوں۔

جہاں ساری تعریفیں نکتۂ عروج کو پہنچ جائیں۔

جہاں عرش بھی اس کے قدموں کے بوسے لے رہا ہو۔

بس اُس کمال والی عظیم ہستی کمال کو محمد ﷺ کہتے ہیں۔

اب ذرا توجہ فرمائیں۔

کہ جب نام محمد ﷺ لکھا جائے یا پڑھا جائے
تو ادب کا تقاضا کیا ہے عشق کیا کہتا ہے
جب نام محمد ﷺ لکھا جائے تو ماحول کیسا ہو
اس سے پہلے کہ نام محمد ﷺ لکھا جائے

……

زباں کا سینہ بنے سفینہ   ذرا طبیعت رواں دواں ہو
ہوا میں خوشبوں کے دائرے ہوں   گلاب گلنار آسماں ہو
زمیں زمرد اُگل رہی ہو   کلی کلی کُنزِ کن فکاں ہو
چمن کے سینے پہ فخر گل کا   نشاں با اندازِ کہکشاں ہو
جبینِ کونین پنجتن کے   کرم سے فردوسِ انس و جاں ہو
سبھی سمندر ہو میرے بس میں   شجر شجر میرا راز داں ہو
خیال کی انجمن سجاؤں   دہن میں جبریل کی زباں ہو
سرور ہو سلسبیل میرا   تو دل میں لفظوں کا کارواں ہو
چمن سجاؤں میں پھر لقا کا   محبتوں سے بھرا جہاں ہو
کہیں قبیلہ ہو اولیاء کا   کہیں پہ بہلول کی دوکاں ہو

میں اپنی سوچوں کو آبِ کوثر سے غسل دے دوں تو انتہا ہو
بڑھوں میں تسبیحِ فاطمہ جب تو کعبۂ فکر میں ادا ہو

ناک وہ ہے۔ جو یار کی خوشبو سونگھ لے۔ اور وہ خوشبو اُسے یار کے کوچے تک لے چلے۔ جس ناک میں محبوب کائنات ﷺ کی بو سونگنے کی صلاحیت نہیں وہ ناک نہیں۔ اور اس ناک والا تو ”نک کٹا“ انسان ہے۔ آپ ﷺ کے قرب کی وجہ سے جو نشاط اور مستی حاصل ہوتی ہے۔ اس کا عکس اور پرتو جس جس پر بھی پڑا۔ وہ خوشی سے پاگل ہو گیا۔ راتیں جاگنے لگیں۔ آنکھوں کی پتلیوں میں کوئی یوں تحریر ہو گیا۔ کہ آنکھیں اب اُسی کو پڑھتی ہیں۔ نقش ہستی میں کوئی اور نقش......... نہ دل میں جمتا ہے۔ نہ آنکھوں میں سماتا ہے۔ اُس کے پاس صرف اُسی کے بول کانوں میں رس گھولتے ہیں۔ بلبل کی نوا میں بھی وہی نغمہ ریز۔ کلیوں کی چٹک میں بھی اُسی کا سوز......... چاند کی دو پہلی کرنوں کی مٹھاس میں بھی اُسی کی مٹھاس......... اور ستاروں کے جگراتوں میں اُسی کا انتظار......... دم توڑتی راتوں کے آخری دھانے پر آخری چمکنے والا ستارا......... چمن میں اونچی ایڑیوں کے بل کھڑے سرو کی طرح اُسی کے لیے چشم براہ......... شبنم میں نہاتی کلیوں کی آنکھیں میں نمی...... اور بھیگی پلکوں پر آنسوؤں کا خوشگوار بوجھ...... یہ سب کچھ صرف اُسی کے قرب کے نشاط و مستی کا عکس ہے۔

ابن آدم پر کرم بالائے کرم ہوا چاہتا ہے۔ کیا یہ کم ہے۔ کہ اُس راستے پر چل نکلا ہے۔ جو سڑک محبوب ﷺ کے کوچے کی طرف جاتی ہے۔ راستہ دور کا سہی۔ لیکن طلب میں ذوقِ صداقت کی لذت ہوگی۔ تو ایک دن چلتے پاؤں کی تھکن اتر ہی جائے گی۔

ٹیڑھے میڑھے راستے تو ہوتے ہی ایسے ہیں۔ اُن کا ذکر ہی کیا؟ لیکن سیدھی راہ پر چلنے والوں سے پوچھو یا اس راستے پر چلانے والوں سے پوچھو۔ جن کو صرف میٹھی باتیں ہی سننے کی عادت ہو۔ وہ کیا جانیں۔ میٹھی بات کے پکنے تک صبر کی کتنی تیز تیز کانٹے دار جھاڑیوں میں سے گذرنا پڑتا ہے۔ اس راہ کی تلخیوں کا اندازہ اس سے لگالو۔ کہ کوئی کوئی ہی اس طرف منہ کرتا ہے۔ جبکہ دنیا ٹیڑھے راستوں پر زیادہ چلتی ہے۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ جو راستہ بہت آسان ہے۔ دنیا اُسی طرف زیادہ جھکتی ہے، حالانکہ دنیا کا ظاہر بہت خوبصورت ہے۔ اور اس کے اندر زہر بھرا ہوا ہے۔ اس کی دولت سونے چاندی کی زنجیریں ہیں۔ ان کی چمک دمک دیکھ کر ہم خود ان میں اپنے آپ کو جکڑ لیتے ہیں۔

سیدھے راستے کا راہی.......... ابن آدم .... یہ چاہتا ہے۔ کہ راہ سے واقف اور ناواقف کا فرق واضح ہو جائے۔ ناواقف گھومتا پھرتا

اپنا وقت ضائع کرتا رہتا ہے۔ کبھی کبھی وہ ایسی گلی میں جا داخل ہوتا ہے۔ جس سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہوتا۔ اور واقفِ راہ دوسروں کو بھی منزل پر پہنچا دیتا ہے۔ ایک اللہ والا یہ کہنا چاہتا ہے۔ کہ.......... کسی کا یار بن جا.......... اور پھر اُس کے ساتھ رہ.......... اور شیطان کو بھیڑیا جان..........اور بھیڑیا پہلے اس بکری کو لقمہ بناتا ہے۔ جو ریوڑ سے الگ ہو کر چلے۔ اور سنو۔ یار بھی ایسا نہ ہو کہ موقع پا کر تیرا سامان، ہی لوٹ کر لے جائے۔

میری رائے یہ ہے کہ جلووں کے اس ہجوم میں ہزاروں راہزن راہنماؤں کا روپ دھار کر نکل کھڑے ہوئے ہیں۔ اور خضر راہ کی قبائیں چھین چھان کر دیکھتے دیکھتے راہنما نظر آتے ہیں۔

دلدل اور کیچڑ میں اتنے لتھڑے ہوتے ہیں۔ کہ چمن علم کے ہر پھول سے انہیں نفرت ہونے لگی ہے۔ یہ چمنِ علم کا قصور نہیں۔ آنکھوں میں جہالت کے پردے پڑے ہونے کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیقِ امتیاز حق و باطل عطا فرمائے۔

ماہ رمضان کے پروگراموں کے لئے بنیادی خاکہ

استقبال رمضان المبارک۔ سنتِ رسول ﷺ ہے۔

۱۔ خوشی و مسرت کا اظہار

۲۔ سازگار ماحول

۳۔ جسم ولباس کی صفائی

۴۔ عبادت و ذکر اللہ کے پروگرام

۵۔ تلاوتِ قرآن پاک

۶۔ نظر وفکر کی پاکیزگی

۱۔ حیوانی صفات: کھانا پینا۔ سونا جاگنا۔ عیش و عشرت۔ آرام و سکون۔ شہوات نفسانی کی تسکین۔

۲۔ ملکوتی صفات: نہ کھانا نہ پینا۔ نہ سونا نہ جاگنا۔ نہ عیش عشرت۔ نہ آرام نہ سکون۔ نہ نفسانی خواہشات۔

بندۂ مومن: نہ اپنی مرضی سے کھا سکتا ہے۔ نہ پی سکتا ہے۔ نہ سو سکتا ہے نہ جاگ سکتا ہے۔ نہ عیش و عشرت۔ نہ نفسانی خواہشات کے استعمال پر اختیار۔

حضور رحمت عالم ﷺ کا خطبہ مبارک

یہ شہادت گہہ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا
چوں می گویم مسلمانم بلرزم
کہ دانم مشکلاتِ لا الہ را

اجتماعِ اہلِ ایمان۔ تعارفِ رمضان۔ برکاتِ رمضان۔ لیلۃ القدر۔ نزولِ قرآن۔ رمضان و قرآن سفارش کریں گے۔ سچے وعدے دل کو اطمینان بخشتے ہیں۔ اور جھوٹے وعدے پریشان کرتے ہیں۔ تو اگر وعدہ وفا نہیں کرے گا۔ تو خام کہلائے گا۔

شعبان کل شب ختم ہوا اور ماہ صیام آیا
ازل کی صبح کا نور آنکھ میں ہو کر تمام آیا

وہ حکمت عرش سے اتری زباں پر جس کے صدقے میں
اخوت اور مساوات اور آزادی کا نام آیا
مسلمانو! یہ موتی رول لو جس کے لٹانے کو
عرب کا اور عجم کا خردِ عالی مقام آیا
وہ آقا ﷺ جس کی رحمت نے اگر اپنوں کو ڈھانپا ہے
تو اوقاتِ مصیبت میں پرائیوں کے بھی کام آیا

ہے سارا اُجالا آپ ﷺ کا

اُن کی یادوں کے اُجالے نے اُجالی زندگی
ورنہ راہوں کے اندھیرے پاٹ ہی سکتا تھا کون؟

……

زندگی بھر کے اندھیروں کا اجالا اُن کی یاد
اُجلی اُجلی زندگی مرہون منت آپ ﷺ کی

……

ان کی یادوں کا اجالا ہو سفیرِ زندگی
منہ چھپاتی ہی پھریں تاریکیاں خود آپ ہی

……

میں نے مانگی تھی کرن اک روشنی کی آپ ﷺ سے
پھر ہوا یوں کہ اجالا ہی اجالا ہوگیا

……O……

چار سو بکھرا ہوا ہے جو اجالا دور تک
وہ تمہاری یاد کی ساری کرشمہ سازیاں

……O……

چاند کی دو پہلی کرنوں میں اجالا آپ ﷺ کا
اور تبسّم آشنا ہیں کہکشائیں آپ ﷺ کی

……O……

اس راہبروں کی بھیڑ میں تھا جب بھی انسان کھو گیا
صرف اجالا آپ ﷺ کا ہر گام پر راہبر رہا

……O……

تیری عظمت نے تو پھیلایا اُجالا نور کا
میری قسمت! ہاتھ میں آیا اُجالا آپ ﷺ کا

……O……

پھول کی، ہر پنکھڑی پر نام کندہ کس کا ہے
کون ہے بیٹھا ہوا چھپ کر گل و گلزار میں

……O……

الم ○ ذلک الکتب لاریب فیه۔ (بقرہ)

قرآن = صحیفہ آسمانی۔ حقیقی فلاح و کامرانی کا ضامن قلبِ مصطفویٰ ﷺ پر اس کا نزول اگر یہ پتھروں اور پہاڑوں پر نازل ہوتا۔ تو وہ خوف وخشیتِ الٰہیہ سے پاش پاش ہو جاتے۔ قلب مصطفویٰ ﷺ مضبوط سے مضبوط تر۔ ہاں ہاں! اس سے مضبوط کوئی شے نہیں۔

لو انزلنا ھذا القرآن علی جبل للرائیه خاشعاً

دنیا میں ان گنت کتب...... ضخیم بھی...... ادق بھی...... دل آویز بھی...... طویل بھی...... قلیل بھی لیکن یہ کتاب...... علم و معرفت کا آفتاب...... زندگی کی حرارت...... ہدایت کا نور بھی...... اس کا حُسن دل و نگاہ دونوں کو متاثر کرے...... دنیا و آخرت دونوں سنوارے...... قلب و روح کو شوقِ فراواں بخشے...... عقل و خرد کو لذتِ جستجو دے...... خود شناس بھی بنائے...... خدا شناس بھی بنائے۔

یہ تو قرآن ہے لیکن اہل دل تو صاحب قرآن ﷺ کے ہر ہر فرمانِ

ذیشان کے بارے میں کہتے ہیں کہ

ساڈے آقا دا بیان ساڈے واسطے قرآن
کسے ہور دا بیان چنگا لگدا ای نہیں

صاحبِ قرآن، سراپا معجزہ...... فاران کی پتھریلی زمین میں چشمہ فیض پھوٹا...... کہ علوم وفنون کے دریا چل دیے جہالت ایسی کہ سارے شہر میں صرف ۱۲ آدمی تھوڑا بہت پڑھے لکھے۔ عقل وخرد بھی پتھریلی زمین جیسی پتھریلی۔ ان میں سے ایک شخص۔ جس نے کسی سے ایک حرف نہیں پڑھا۔ ....امی..........اس کی زبان سے قرآن کے الفاظ سراپا معجزہ۔

سیپارے، صفحے، سورتاں بن دے جاون
زبانِ پاک تھیں جو بولے محمد ﷺ

اس کی حکایات.......... اس کی امثال.......... اس کا وعظ و نصیحت.......... اس کے مخاطب کرنے کے انداز.......... اس کی قرأت و تلاوت.......... اس کے معانی و بلاغت۔ اس کے علوم وفنون ....

سبحان اللہ

رہے اس سے محروم آبی نہ خاکی
ہری ہوگئی دم میں کھیتی خدا کی

نکتہ چینی کرنے والوں میں ہزاروں ایسے کڑوے کسیلے متعصب لوگ، کہ بات کریں، تو پورے ماحول میں ایسا زہر گھول دیں، جیسے سانپ نے ڈس لیا ہو۔ وہ بھی نکتہ چینیوں کی کئی کئی نمبروں کی عینکیں۔ لگا لگا کر تھک گئے۔ کوئی نقص نکال سکے۔ نہ اس کی مثال لا سکے۔ اس چاند پر تھوکنے والوں کی تھوک ساری کی ساری خود اُن کے اپنے منہ پر آ گری۔ ان کے اپنے چہرے آلودہ ہوتے رہے مگر انہوں نے چاند پر تھوکنے کی یہ مشق جاری رکھی اور پھر محرومی اُن کا مقدر ہوئی۔ فیض نہ پانا بھی کتنی بڑی بدنصیبی ہے۔ یضل بہٖ من یشا کی گہری کھائی میں جا گرے۔

بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں
شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی ﷺ

هدی للناس۔ هدیً۔ موعظة للمتقین

ناقصوں کو کامل بنایا.......... کاملوں کو راہنما بنایا.......... میرے کملی والے ﷺ نے

انانیت کے تمام بت توڑے۔ سرکشی کی جڑیں کاٹیں۔ اطاعت وفرمانبرداری کے خوگر بنائے۔ دنیا کا سب سے بگڑا ہوا کوئی انسان۔ جب اس کی ہدایت سے صاف ستھرا ہوا تو وہ زمانے بھر کے لیے آیہ

رحمت بن گیا۔

ارشاد ماننے سے پہلے صاحبِ ارشاد کو ماننا ضروری ہے۔

وہ جس کو ملے ایمان ملا
ایمان تو کیا رحمان ملا
قرآن بھی جب ہی ہاتھ آیا
جب دل نے وہ نورِ خدا پایا

بارگاہِ غوثیتِ مآب میں نذرانہ

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا
سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا
سارے اقطاب جہاں کرتے ہیں کعبے کا طواف
کعبہ کرتا ہے طوافِ در والا تیرا
مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعداء تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا
تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے

جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا
اے رضا یوں نہ بلک تو نہیں جید تو نہ ہو
سیّد و جیّد ہر دہر ہے مولیٰ تیرا
(امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ)

……

ایک سکھ شاعر کے گلہائے نعت

نعتِ خوانِ سرورِ کون و مکاں ہوتا ہوں میں
دیکھنا، روح الامیں سے ہم زبان ہوتا ہوں میں

رات دن جس آستاں پر ہیں ملائک سجدہ ریز
بارہا روحِ تخیل سے وہاں ہوتا ہوں میں

سرورِ کون و مکاں ﷺ پر بھیجتا ہوں صد درود
اس طرح شیریں سخن رَطبُ اللساں ہوتا ہوں میں

جب کبھی جاتے ہیں چل کر سُوئے طیبہ خوش نصیب
کارواں کے ساتھ گردِ کارواں ہوتا ہوں میں

دل میں اُٹھتی ہے جو یادِ ھادیٔ اعظم ﷺ سحرؔ
اپنے دل کے شوق سے ہمداستاں ہوتا ہوں میں

(سردار کنور مہندر سنگھ بیدی سحرؔ)

ذرا کربلا کو چلیے!

حسین ابن علی کی شانِ رفعت کوئی کیا جانے
حسن جانے، علی جانے، نبی جانے، خدا جانے

نامِ حسین آتے ہی آنسو نکل پڑے
پانی کو کتنا پیار ہے اب بھی حسین سے

یہ کس کی لاش ہے ذرا اُم رباب دیکھو
اسلام کو جگا کر معصوم سَو گیا ہے

……O……

شہِ ابرار ﷺ کا اسوہ چمکا

آپ ﷺ کے لمسِ کفِ پاء سے جو ذرہ چمکا
بن کے وہ آئینہ وادیٔ سینا چمکا

اُن کی پلکوں نے کفِ پائے پیمبر چومے
کہکشاں، چاند، ستاروں کا نصیبا چمکا
آپ ﷺ نے کانٹوں کو پھولوں کی قبائیں بخشیں
آپ ﷺ کے جلووں سے راتوں کا لبادہ چمکا

آپ ﷺ کے در سے ملی دونوں جہاں کی دولت
آپ ﷺ کے در سے مرا بامِ تمنا چمکا

آپ ﷺ کے حُسنِ تکلم سے بہاریں جھومیں
آپ ﷺ کے حُسنِ تبسّم سے سویرا چمکا

جس طرف آپ ﷺ نے دیکھا گل و لالہ مہکے
آپ ﷺ جس سمت سے گذرے وہ رستہ چمکا

دعویٰ عشق میں صادق ہے فقط رازؔ وہی
جس کے دل میں شہِ ابرار ﷺ کا اُسوہ چمکا

(رازکاشمیری)

گنبدِ خضرا کا رنگ

چاہتے ہو اگر نکھرا ہوا فردا کا رنگ
سارے عالم پر چھڑک دو گنبد خضریٰ کا رنگ

……

دونوں جہاں میں جس کے قدموں کی روشنی ہے
ہے نور کا وہ پیکر، کہنے کو آدمی ہے

قدرت خدا کی دیکھو اک معجزہ ہے یہ بھی
اُمی لقب ہے اس کا جو بحر آگہی ہے

ہر بزم میں اب ذکر رسولِ عربی ﷺ ہے
ہر جام میں لبریز مئے حبِ نبی ﷺ ہے
ہر سمت محمد ﷺ ہی کی اب دھوم مچی ہے
ہر قوم درِ شاہِ دوعالم ﷺ پہ جھکی ہے
دنیا میرے سرکار ﷺ کے قدموں میں جھکی ہے

……گفتگو مدینے کی……

راز کی بات تم کو بتلاؤں
بے نشاں کا نشاں مدینہ ہے

……○……

جنت کی آرزو کریں کیا عاشقِ رسول ﷺ
جنت تو آگئی ہے محمد ﷺ کے شہر میں

……○……

بہارِ جنت کو کھینچتا تھا ہمیں مدینے سے آج رضواں
ہزار مشکل سے اس کو ٹالا بڑے بہانے بنا بنا کر

……○……

میں کجھ وی نہیں منگدا بس میرے لیکھاں دے وچہ لکھدے
مدینے والیاں ٹھنڈیاں ہواواں یا رسول اللہ ﷺ

……○……

لب پہ ہے گفتگو مدینے کی
اے زہے آرزو مدینے کی

نام لے با وضو مدینے کا
بات کر باوضو مدینے کی
آ کہ تکمیل جذبہ و شوق کریں
آ کریں گفتگو مدینے کی
ذکر ہے کو بہ کو مدینے کا
دھوم ہے چار سو مدینے کی

……O……

چوں بنامِ مصطفیٰ ﷺ خوانم درود
از خجالت آب می گردد وجود
عشق می گوید کہ اے محکومِ غیر
سینۂ تو از بتاں مانندِ دَیر

……O……

خاک طیبہ از دو عالم خوشتر است
اے خنک شہرے کہ در وے دلبر است

……O……

غالباً صحیح بخاری شریف میں ہے اور اہل محبت کا مذہب ہے کہ جو شخص مدینہ کو ایک مرتبہ یثرب کہے اُسے لازم ہے کہ اس کی تلافی اور تدارک میں دس مرتبہ طیبہ کہے۔

اک بار طیبہ کو جو یثرب پکار لے
توبہ کے بعد وہ کہیں دس بار طیبہ

چلو مدینے

اگر ہے شوق لقائے جنت چلو مدینہ، چلو مدینہ
حبیبِ رب ﷺ کی کرو زیارت چلو مدینہ، چلو مدینہ
غریبؔ کیوں ہند میں پڑے ہو کمر کو باندھو اب اُٹھ کھڑے ہو
خدا ہے حامی، لگاؤ ہمت چلو مدینہ چلو مدینہ

(غریب سہارنپوری)

……O……

مٹی مدینے کی

منور رشکِ کوہِ طور ہے مٹی مدینے کی
چراغِ خانۂ منصور ہے مٹی مدینے کی

دوائے ہر دلِ رنجور ہے مٹی مدینے کی
نہ جانے کس قدر پُر نور ہے مٹی مدینے کی
ضیا بخشِ نگاہِ حور ہے مٹی مدینے کی
صبا تیرے لیئے کیا دور ہے مٹی مدینے کی

……

پسِ مُردن یہی ہو بس میری پوشاک کی چادر
ملے گر خاکِ راہِ سیدِ لولاک ﷺ کی چادر
اڑا لا جا کے طیبہ کے غبارِ پاک کی چادر
میری مٹی پہ لا کے ڈال دے اس خاک کی چادر

……

مدینہ میری آنکھ میں رہے

نور و رحمت کا خزینہ میری آنکھوں میں رہے
اب مدینہ ہی مدینہ میری آنکھوں میں رہے
ارضِ طیبہ کی فضاؤں میں مؤدب ہو کر
سانس لینے کا قرینہ میری آنکھوں میں رہے

ہر گھڑی صبحِ مدینہ کی ضیا ہو دل میں
رونقِ شامِ مدینہ میری آنکھوں میں رہے
یا نبی ﷺ آپ کی چوکھٹ ہو تصور میں مرے
یعنی وہ عرش کا زینہ مِری آنکھوں میں رہے
حلقۂ نعت میں جب ذکرِ مدینہ ہو کلیم
سبز گنبد کا نگینہ میری آنکھوں میں رہے
(اکرم کلیم......ساہیوال)

……

مدینہ منورہ

مدینہ مرکزِ نورِ خدا ﷺ ہے
مدینہ مسکن خیر الوریٰ ﷺ ہے
مدینہ شہر محبوبِ خدا ہے
مدینہ محورِ جود و سخا ہے
مدینہ روشنی کی ابتدا ہے
مدینہ رونقوں کی انتہا ہے
مدینہ منبع لطف و عطا ہے
مدینہ بیکسوں کا مدعا ہے

مدینہ جادۂ اہلِ وفا ہے
مدینہ بندگی کی ارتقا ہے
مدینہ فضل ہے رحمت کدہ ہے
مدینہ مصدر بیم و رجا ہے
وہی آرام گاہ مصطفیٰ ﷺ ہے

……

خدا تجھ کو شعورِ امتیازِ حق و باطل دے
نظر جلووں کی طالب دے جبیں سجدوں میں مائل دے

……

عظمتِ سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اب اِس سے بڑھ کر محبت کا قرب کیا ہوگا
اس انتشار میں بھی انساں کی طلب، حسین ہے
وہ لوگ ہم نے ایک ہی شوخی میں کھو دیئے
ڈھونڈا آسماں نے جنہیں خاک چھان کر

……

نہ کر مجھ پر اندھیروں کو مسلط
میں سورج ہوں نکلنا چاہتا ہوں
(فیضان عارف)

زمانہ سرکش ہے شہر برہم ہے اجنبی تمام اپنے
ہر ایک رستے پہ گرم خون کے دیئے جلانا ہی زندگی ہے
خاور اس شخص کی اک [illegible] وہ صفت ہے عجیب
جس کو چھو جائے اُسی [illegible] سنگ سے خوشبو نکلے

……

خدا جانے وہ کیسا شخص تھا جس کی نسبت سے
مدینہ یاد آتا ہے مدینہ یاد آتا ہے

حُبِ درویشاں کلید جنت است
دشمنِ ایشاں سزائے لعنت است
تو گلشن حیات سے ایسے گلوں کو چن
کہ ہر نظر داد دے تیرے انتخاب کی

……

آپ کی خاطر تارے خود ہی جھک آتے ہیں
ورنہ ہم کب تارے توڑ کے لاسکتے ہیں

……

خوشبو ہے کہ اب تک نہیں جاتی میرے گھر سے
اک شب کوئی مہمان میرے گھر میں رہا تھا

……○……

جہاں پاؤں کبھی ڈالے تھے اُس نے
وہاں پانی سنہرا ہو گیا ہے

……○……

سرابوں سے نکلنا آ گیا ہے
ہمیں گر کر سنبھلنا آ گیا ہے

……○……

امتیازاتِ رسالت پناہ ﷺ

یہ کس کی جستجو میں مہر عالم تاب پھرتا تھا
ازل کے روز سے بے تاب تھا بے خواب پھرتا تھا
یہ کس کی آرزو میں چاند نے سختی سہی برسوں
زمیں پر چاندنی برباد و آوارہ رہی برسوں
یہ کس کے شوق میں پتھرا گئیں آنکھیں ستاروں کی
زمیں کو تکتے تکتے آگئیں آنکھیں ستاروں کی

کروڑوں رنگتیں کس کے لیے ایام نے بدلیں
پیا پہ کروٹیں کس دھن میں صبح و شام نے بدلیں
یہ کس کے واسطے مٹی نے سیکھا گل فشاں ہونا
گوارا کر لیا پھولوں نے پامالِ خزاں ہونا
یہ سب کچھ ہو رہا تھا ایک ہی امید کی خاطر
یہ ساری خواہشیں تھیں ایک صبحِ عید کی خاطر
مشیت تھی کہ یہ سب کچھ تہہ افلاک ہونا تھا
کہ سب کچھ ایک دن نذر شہِ لولاک ﷺ ہونا تھا
خلیل اللہ نے جس کے لیے حق سے دعائیں کیں
ذبیح اللہ نے بوقت ذبح جس کی التجائیں کیں
جو بن کر روشنی پھر دیدۂ یعقوب میں آیا
جسے یوسف نے اپنے حُسن کے نیرنگ میں پایا
کلیم اللہ کا دل روشن ہوا جس ضوفشانی سے
وہ جس کی آرزو بھڑکی جوابِ لن ترانی سے
جس کے نام سے داؤد نے نغمہ سرائی کی
وہ جس کی یاد میں شاہ سلیمان نے گدائی کی

یحییٰ میں ارماں رہ گئے جس کی زیارت کے
لب عیسیٰ پر آئے وعظ جس کی شانِ رحمت کے
وہ دن آیا کہ پورے [illegible] گئے تورات کے وعدے
خدا نے آج ایفاء کر دیئے ہر بات کے وعدے

معصوم سی خواہش

سنگِ دہلیزِ نبوت پہ مرا سر ہوتا
خوب ہوتا جو میرا ایسا مقدر ہوتا
اُن کی سرکار سے مِل جاتی مجھے بھی چادر
میرا سایہ بھی میرے قد کے برابر ہوتا
خواجۂ طیبہ کی اگر مجھ پہ نظر پڑ جاتی
آج یوں قطرہ نہ ہوتا میں سمندر ہوتا
کعب کی طرز میں کہتا جو محمد ﷺ کا قصیدہ
میرا اعزاز بھی سرکار ﷺ کی چادر ہوتا
یہ تو فیضِ نظر شہِ والا ﷺ ہے منیرؔ
ورنہ مجھ ایسا کمینہ بھی سخنور ہوتا؟

سلاموں اور درودوں کی فضا

السلام اے [illegible] ایوانِ حرم
السلام اے پیکرِ لطف و کرم
السلام اے صحنِ مسجد کی ہوا
اے سلاموں اور درودوں کی فضا
السلام اے روضۂ اطہر سلام
السلام اے نور پیکر سلام

……O……

ولادتِ نبوی ﷺ پر اظہار مسرت کا ایک انداز

صد مبارک رحمت للعالمین پیدا ہوا
پیشوائے انبیاء و مرسلین پیدا ہوا
ہاں جبینِ حضرت آدم میں جس کا نور تھا
مظہرِ انوارِ رب للعالمین پیدا ہوا
ہر طرف بشریٰ لکم، بشری لکم کا شور ہے
آج محبوبِ الٰہ العلمین پیدا ہوا
صاحبِ جود و سخا، دلجو، کرم گستر، رحیم

ساقیٔ کوثر، شفیعِ مذنبیں، پیدا ہوا
پردہ پوش، پردہ دار، چارہ ساز و غمگسار
گنج بخش و والیِ خُلدِ بریں پیدا ہوا
داد رس، فریاد رس، گاہی یابِ پیش و پس
ذی تصرّف، شاہدِ روئے زمیں پیدا ہوا
ہر گھڑی اپنے غلاموں پر نگاہ التفات
درد مند و مونسِ اہلِ یقیں پیدا ہوا

وصف جن کے تھے لکھے تورات اور انجیل میں
ہے ثنا گو جس کا قرآنِ مبیں پیدا ہوا
کر دیا جس نے حلیمہ سعدیہ کے غم کو دور
وہ محمد ﷺ رحمۃ للعالمین پیدا ہوا
آج میلادِ شہِ خوبانِ عالم ﷺ ہے ظفرؔ
حق کو جس پر ناز ہے وہ نازنین پیدا ہوا

(مولانا محمد عبدالحق ظفر چشتی)

○

دل میں اُن کی یاد ہے اور لب پہ اُن کا نام ہے
یہ میری مصروفیت ہے یہی بڑا کام ہے
دوستو! آؤ ذرا سرکار ﷺ کی باتیں کرو
آپ کے لائق بڑا بس ایک یہی کام ہے
لوحِ دل پر معصیت کے داغ نو ہیں بے شمار
ہو کرم کی اک نظر تو یہ بھی کوئی کام ہے
لحد میں سرکار ﷺ کا دیدار ہوگا اس لیے
زندگی کی صبح ہے جو زندگی کی شام ہے
شب کو اُن سے گفتگو اور دن کو ان کا کاروبار
سفر کے آغاز سے یہ کام تا انجام ہے
داتا کی نگری میں تجھ کو ورد کی دولت ملی
اے ظفرؔ تیرے لیے کتنا بڑا انعام ہے

عنبر فشاں آستانہ، مدینہ منورہ

سجدہ گاہِ عرشیاں ہے آستانہ آپ کا
مرکزِ سرِ نہاں ہے آستانہ آپ کا

گنبد خضریٰ کی ہریالی سنہری جالیاں
باعثِ فخرِ جہاں، ہے آستانہ آپ کا

ہر گھڑی آنکھوں میں منظر، ہر گھڑی دل میں خیال
چشمہ آرام جاں ہے آستانہ آپ کا

آپ ہی کے در سے ملتی ہے حیات جاوداں
باعثِ تسکینِ جاں ہے آستانہ آپ کا

آتشِ ہجراں نے خاکستر کیا دامانِ دل
[illegible] و عنبر فشاں ہے آستانہ آپ کا

ہے ظفرِ چشتی کو بھی تھوڑی سی نسبت آپ سے
اور پھر دارالاماں ہے آستانہ آپ کا

……O……

دوریٔ منزل سمٹ جا اب خدا کے واسطے
بڑھ گیا ہے سایہ میرا حسرتِ دیدار کا
پا برہنہ میں بھی جاتا سوئے طیبہ اے ندیمؔ
کاش آجاتا بلاوا اس طرف سرکار کا

جن کا ممنونِ کرم ہے، مرا ہر موئے بدن
میں گدائے بے نوا [illegible] ہوں اسی دربار کا
کب چھٹے تاریکیٔ شب ہو مؤذن کی اذاں
میں کھڑا منہ دیکھتا ہوں صبح کے آثار کا
میرے گھر میں ہوگیا اک دن گذر سرکار ﷺ کا
اس طرح جاگا ہے لوگو بخت اس بدکار کا

○

یا رسول اللہ ﷺ کرم کیجئے خدا کے واسطے
ہو ظفر چشتی سدا منگتا تیرے دربار کا

تیری سرکار ہے عالی میرے وارث میرے والی
نہ رکھ دامن مرا خالی میرے وارث میرے والی
بلا سے مرنے والوں کا نشانِ قبر مٹ جائے
کیے جا مشقِ پامالی میرے وارث میرے والی
ابھی تک نشہ پاتا ہوں میں آنکھوں میں کہ دیکھی ہے
تمہاری آنکھ متوالی میرے وارث میرے والی

میری تسکینِ خاطر کو تصور ہی میں آ جاؤ
میں تنہا، رات ہے کالی میرے وارث میرے والی
تمنا ہے یہ بیدمؔ کی میرے آ[illegible]وں کے حلقے ہوں
تمہارے روضہ کی جالی میرے وارث میرے والی

……O……

میں بہک سکوں یہ مجال کیا میرا راہنما کوئی اور ہے
مجھے خوب جان لیں منزلیں یہ شکستہ پا کوئی اور ہے
مری التجاء ہے مرے دوستو کبھی تم جو سوئے حرم چلو
تو بنا کے سر کو قدم چلو کہ یہ راستہ کوئی اور ہے

……O……

حضرت علی رضی اللہ عنہ ابن ابی طالب

دادا جان کے وصال کے بعد آپکے چچا جنابِ ابو طالب نے حضور ﷺ کی پرورش کی۔ زندگی بھر ساتھ رہے۔ ملکِ شام کے سفرِ تجارت میں ساتھ لے کر گئے۔ زندگی بھر ساتھ رکھا۔ شعب ابی طالب آپ ہی کی تھی۔ تین سال حضور ﷺ کے ساتھ معتوب رہے۔ آپ کے وصال کے سال کو…… عام الحزن …… قرار دیا گیا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا

پہلی ہاشمی خاتون جو حضور ﷺ ہو ایمان لائیں۔ حضور کی پرورش کی۔ ہجرت بھی کی۔ مدینہ منورہ میں وصال ہ ۔ حضور قبر میں لیٹے۔ امی بعد امی۔

مَنْ کُنْت مولاہُ فعلیٌ مولاہُ. ایمان میں اوّل، خلافت میں آخر...... علی ابتداء علی انتہا ہے۔ بچوں میں سب سے پہلے ایمان لائے۔

یہ علی کے علم کا بلند مرتبہ ہے۔ کہ نبیٔ رحمت ﷺ کی نبوت کی پہچان جو زندگی کے عروج پر نہ کر سکے وہ آپ نے بچپن ہی میں کر لی۔ آپ کے لئے ارشاداتِ نبوی ﷺ ہیں۔

اَنا مدینة العلم و علیٌ بابها جسمک جسمی لحمک لحمی

حضرت علی رضی اللہ عنہ

خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے اور اس وقت تک آنکھ نہ کھولی جب تک حضور ﷺ نے اپنی گود میں اٹھا نہ لیا جس کی پہلی نظر، عرشِ نشیں، آقا ﷺ کے قدموں پر نہیں بلکہ مبارک چہرے پہ پڑی ہو۔ اس کی آنکھ کا کیا کہنا۔

کھلی آنکھ آغوشِ رحمت میں اس کی
وہ میرے نبی ﷺ کا بڑا لاڈلہ ہے

خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے اور مسجد میں شہادت پائی۔

کسے را میسّر [illegible] ایں شُد سعادت
بہ کعبہ ولادت لمسجد شہادت

علیؓ میرے آقا، علیؓ میرے مولا
علیؓ میرے ہادی، علیؓ راہنما ہے
علیؓ عشق ہے عشق ہی تو علیؓ ہے
علیؓ عشق کی آخری انتہا ہے
علیؓ باب شہر ہے علم نبی کا
اسی علم سے علم سب کو ملا ہے

آپؓ حضور ﷺ کی پرورش میں رہے۔

جو سایہ نبی ﷺ کا زمیں پر نہ آیا
وہ سایہ علیؓ نے سر پہ لیا ہے

عصر کی نماز کے لیے سورج کا لوٹ آنا فقط آپؓ کا اعزاز ہے۔

اهل بيتي كسفينةِ نوحٍ من ركب نجیٰ

تو ہی میرا پتن، تو ہی میرا ناجی
تو ہی میرا بیڑا، تو ہی آسرا ہے
تو ہی میری کشتی، تو ہی میرا لنگر
کہ ہر ڈوبتے کا۔ تیرا آسرا ہے

……

اے میرے آقا اے میرے مولا
کشکول لے کر آیا گدا ہے
سجدوں کی لذت سے محروم ہیں ہم
عطا کر وہ سجدہ جو تو نے کیا ہے
کرو میرے مولا میری دستگیری
بُروں کو صِلہ تو نے اچھا دیا ہے

……

بھیج اپنے بیٹوں کو پھر اس جہاں میں
جدھر دیکھتا ہوں اُدھر کربلا ہے
یزیدوں نے دنیا میں ہے لوٹ پائی
عون ؓ و محمد ؓ کا پھر آسرا ہے

نظر بد سے بچاؤ کے لیے مجرب وظیفہ

اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ حَرَّ وَبَرْدَھَا وَوَصَبَھَا

میرا منہ اور سرکا محمد ﷺ کی ثنا خوانی
مجھے معلوم ہے اپنے سخن کی تنگ دامانی
نہیں ہرگز کوئی دعویٰ نہیں ہے لب کشائی کا
دہن کیا ہے میرا ہاں ایک ہے کاسہ گدائی کا
میں حیثیت سوالی کے سوا کچھ بھی نہیں رکھتا
متاع بے کمالی کے سوا کچھ بھی نہیں رکھتا
نہ یارائے سخن سنجی نہ دعوائے زباں دانی
اگر کچھ پاس ہے تو بس عقیدت کی فراوانی

○

اکو ایہو سدھر میری آقا دا در ویکھاں
اس تھیں بعد جے ویکھاں کجھ تے موت دا منظر ویکھاں

○

حُبِ رسول ﷺ کے لئے ارشادِ نبوی ﷺ

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ لایُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَ وَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اجمعین. (بخاری و مسلم)

محمد ﷺ کی محبت دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے
اگر اس میں ہو کچھ خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

حضرت انس بن مالک ابن نضر انصاری خزرجی رضی اللہ عنہ حضور کے خادم۔ دس سال خدمتِ اقدس میں رہے۔ سو برس سے زیادہ عمر پائی۔ بصرہ تشریف لے گئے۔ ۹۳ھ میں انتقال ہوا۔ بصرہ کے یہ آخری صحابی تھے۔ آپ کی قبرِ انور آج بھی زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔

……○……

ہے ازل سے ہر زبان و ہر قلم پر اُن کی نعت
اور ابھی تک نعت کے مضمون کی تمہید ہے
دین کیا ہے شرع کیا ہے خلق کیا ہے عدل کیا
دوستو! یہ سب رسول اللہ ﷺ کی تقلید ہے
رہبرِ ہستی نے واضح کر دیا خط کھینچ کر
یہ مقامِ شرک ہے یہ منزلِ توحید ہے

سخت عاصی ہوں بُرے اعمال کا دوزخ ہوں میں
پھر بھی میری مغفرت ہوگی مجھے اُمید ہے

حمد باری تعالیٰ

پنہاں چمن چمن کی بہاروں میں کون ہے
سورج میں کون ، چاند ستاروں میں کون ہے
آسماں کو انجم و شمس و قمر دیتا ہے کون
کاروانِ نور کو حکمِ سفر دیتا ہے کون

............O............

اللہ جل جلالہ

انسان دیکھتا ہے، سوچتا ہے، محسوس کرتا ہے، غور و فکر کرتا ہے اور پھر فیصلہ کرتا ہے فیصلے کے وقت انسان کے دل و دماغ کی ہم آہنگی بہت ضروری ہے۔ دماغ کا فیصلہ دل کی مرضی کے خلاف ہو یا دل کا فیصلہ دماغ کی مرضی کے خلاف ہو۔ تو ایک جنگ شروع ہو جاتی ہے یہ سرد جنگ انتہائی خوفناک ہوتی ہے اسی لیے بعض اوقات انسان کئی بار، یک طرفہ فیصلہ کرنے کے بعد عجیب کشمکش اور ایک ایسی اذیت کا شکار ہو جاتا ہے جس سے فرار اس کے لیے ناممکن ہو جاتا ہے ذات باری تعالیٰ کے بارے میں ہمارا فیصلہ دل اور

عقل کا مشترک فیصلہ ہونا چاہئے کہ لاریب وہ ذات رب العالمین ہے اللہ اکبر ہے۔ اللہ الصمد ہے، وہ خالقِ دو جہاں سب سے بڑا ہے، اسی کا نور ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے، وہ ورائے عقل وفہم ہے اور یہ کائنات اُسی آئینے کا عکس ہے وہ سب کا مالک وخالق ہے وہ عظیم ہے وہ علیم ہے وہ کریم ہے وہ رحیم ہے۔ سبحان اللہ، سبحان اللہ۔

یہ بصارتیں، یہ بصیرتیں، یہ گماں ، یقیں کی حقیقتیں
یہ ترے خیال کا عکس ہیں ، یہ تری نظر کا پیام ہیں

……○……

تو کریم بھی، تو علیم بھی ، تو حکیم بھی ، تو عظیم بھی
مجھے نعمتوں سے نواز دے ، کہ نوازنا ترا کام ہے

……○……

بے مثل ہے یکتا ہے احد اللہ
تابندہ حقیقت کی سند ہے اللہ

……○……

محتاج کسی کا وہ نہیں ہو سکتا
قرآن یہ کہتا ہے صمد ہے اللہ

……○……

مرہم ہے زخمِ جاں کو ترا ذکرِ دل پذیر
تسبیح تیری ٹوٹے دلوں کے لیے دوا

……O……

ہر نغمہ تیرے سوزِ محبت سے جاں نواز
ہر جام تیرے بادۂ عرفاں سے دلکشا

……O……

اللہ کریم کی حمد و ستائش کیا ہے؟

جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات حدود و قیود سے بے نیاز ہے اِسی طرح اُس کی حمد و ستائش بھی ختم نہ ہونے والی ہے۔ یہ حقیقت اپنی جگہ برحق مگر پھر بھی کائنات کی ہر شے اپنے خالق و مالک کی تسبیح و تہلیل میں مصروف ہے۔ انسان چونکہ اشرف المخلوقات ہے اس لیے اُس کے ہاں اپنے مالک کی تعریف و ستائش کے پیرائے بھی دُوسری مخلوق سے افضل اور بہتر ہیں اور پھر اُس نے یہ پیرائے اپنے رب سے سیکھے اور اللہ کے محبوب پیغمبر نبی آخر الزماں ﷺ کی زبانِ مُبارک سے سیکھے جو احمد ﷺ بھی ہیں اور محمد ﷺ بھی۔

حمد لکھتے ہوئے حمد کہتے ہوئے حمد سوچتے ہوئے ہم کچھ تلاش کرتے ہیں، ہم کچھ مانگتے ہیں، ہم کچھ حاصل کرتے ہیں۔ اس لیے ہم کہہ سکتے ہیں کہ

حمد میں ایک تلاش ہے، سکون کی تلاش!

حمد میں بے خودی بھی ہے اور جلوؤں کی بہتات بھی جو ہماری منزل ہے۔

نمایاں کر دیا اُس نے بہارِ روئے خنداں کو
کہ دی نغمے کو مستی ، رنگ کچھ صبحِ گلستاں کو

حمد میں ایک نور ہے جو بشر کی آنکھ سے مستور ہے مگر دِل اس نور کی آماجگاہ ہے۔

حمد کے ذریعے ہمیں وہ کچھ ملتا ہے جس کے ہم آرزومند ہیں کیونکہ ہم جس سے مانگتے ہیں وہ سب کچھ دینے پر قادر ہے۔

حمد ایک روشنی ہے جب قلم لکھتا ہے، دماغ سوچتا ہے تو آگہی رقص کرتی ہے۔

حمد گو سراپا ذکر بنا رہتا ہے اس کا ہر بُنِ مو حمد سرائی میں مشغول رہتا ہے کیونکہ عاشق کو تو ایک لمحے کی جدائی بھی گوارا نہیں ہوتی۔

خالی نہ تری یاد سے گذرے کوئی لمحہ
ایسا کوئی کانٹا مرے پہلو میں چبھو دے

……

خود تو اس طرح وہ رہتا ہے نہاں ہو جیسے
اور جلوے یہ بتاتے ہیں عیاں ہو جیسے

……○……

تو مرے سامنے خالق یقیں کی صورت
اور میں ترے مقابل ہوں گماں ہو جیسے

……○……

حمدیہ قطعات واشعار

شہ رگ سے کیوں وصال ہے آنکھوں سے کیوں حجاب
کیا کام اس جگہ خردِ ہرزہ تاز کا

……○……

شعورِ افتخارِ عبدیت مخصوص ہے ہم سے
یہ ہے نقش و مصور میں نیاز و ناز کا رشتہ

……○……

تری ثنا میں ہے مصروف بے زبانی بھی
سکوتِ وقت کے لب پر کلام تیرا ہے

……○……

دل میں اور اس کی دید میں ہے فاصلہ ہی کیا
اتنا ہی وہ قریب ہے، جتنا کہ دور ہے

○

میں اپنے نقطہ نظر سے تجھے تلاش کروں
تو میری بزم میں بیٹھا ہوا ہے تو دل میں

○

مری نظر کے چراغوں میں روشنی تیری
میں آئینہ ہوں ترے خدّوخال کہتا ہوں
وہ ایک نقشِ تحیّر جسے نہ دیکھ سکوں
اسی سے ہوتی ہے اکثر ہی گفتگو دل میں

○

اے خالقِ ارض و فلک و لوح و قلم
اے جلوہ فروزِ بزمِ اثبات و قدم
ہر چند کہ ہوں معترفِ جرمِ کثیر
اے منبعِ الطاف و کرم مجھ پہ کرم

○

ہستی ہے مری ترے حوالے یا رب
تو دامنِ عفوؑ میں چھپالے یارب
احساس کی حدت اس سے پھنکا جاتا ہوں
احساس کی شدت اس سے بچا لے یارب

○

ہے گوہرِ نایاب کا مسکن تہہِ آب
جو کچھ ہے سرِ آب ہے دراصل سراب
اے مدعی معرفتِ ربِ جلیل
غواصیِ بحر کب ہے مقدورِ حباب

کب تیرِ قضا کمان سے چھوٹے گا
ظلمات سے کب نور سحر پھوٹے گا
ہر لحظہ فزوں تر ہے اندھیرے کا دباؤ
یا رب طلسم شب کب ٹوٹے گا

○

ہر تجلی ہے اک نظامِ جمال
لاکھ عالم ہیں ، ایک عالم کیا

○

اُس مفکر سے زیادہ کون ہوگا کم نظر
جو یہ کہتا ہے کہ دنیا کا خدا کوئی نہیں

(ماخوذ...... مفیض، حمد نمبر۲)

……

منقبت بحضور سیّدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ

آستاں ہے یہ کس شاہ ذیشان کا، مرحبا، مرحبا
قلب ہیبت سے لرزاں ہے انسان کا، مرحبا، مرحبا
ہے اثر بزم پر کس کے فیضان کا؟، مرحبا، مرحبا
گھر بسا دے میری چشم ویران کا، مرحبا، مرحبا
چاند نکلا حسن کے شبستان کا، مرحبا، مرحبا
سر کی زینت عمامہ ہے عرفان کا، مرحبا، مرحبا
جبہ تن پر محمد ﷺ کے احسان کا، مرحبا مرحبا
رنگ آنکھوں میں زہرا کے فیضان کا، مرحبا مرحبا
روپ چہرے پہ آیاتِ قرآن کا، مرحبا مرحبا
سج کے بیٹھا ہے نوشہ جیلان کا، مرحبا مرحبا

……

بزم کون و مکاں کو سجایا گیا آج صلی علیٰ
سائباں رحمتوں کا [illegible]یا گیا آج صلی علیٰ
انبیاء اولیاء کو بلایا گیا آج صلی علیٰ
ابنِ زہرا کو دولہا بنایا گیا آج صلی علیٰ
عُرس ہے آج محبوبِ سبحاں کا، مرحبا مرحبا

آسماں منزلت کس کا ایوان ہے واہ کیا شان ہے
آج خلق خدا کس کی مہمان ہے واہ کیا شان ہے
لاتخف کس کا مشہور فرمان ہے واہ کیا شان ہے
بلیقیں وہ شہنشاہِ جیلان ہے واہ کیا شان ہے
حق دیا جس کو قدرت نے اعلان کا، مرحبا مرحبا

ہر طرف آج رحمت کی برسات ہے واہ کیا بات ہے
آج کھلنے پہ قفلِ مہمات ہے واہ کیا بات ہے
چار سو جلوۂ آرائی ذات ہے واہ کیا بات ہے
کوئی بھرنے پہ کشکولِ حاجات ہے واہ کیا بات ہے
جاگنے کو مقدر ہے انسان کا، مرحبا مرحبا

گلشنِ مصطفیٰ ﷺ کی پھبن اور ہے یہ چمن اور ہے
شاہِ ابرار ﷺ کی انجمن اور ہے یہ چمن اور ہے
بوئے گلدستۂ پنجتن اور ہے یہ چمن اور ہے
شانِ آل حسین و حسن اور ہے یہ چمن اور ہے
سرمدی رنگ ہے اس گلستان کا، مرحبا مرحبا
ہے عجب حُسن کا بانکپن سامنے اک چمن سامنے
اہل تطہیر ہیں خیمہ زن سامنے پنجتن سامنے
ہے یہ روئے حسن کی پھبن سامنے یا حسن سامنے
جلوہ فرما ہیں غوثِ زمن سامنے ضوفگن سامنے
دیکھئے کیا بنے چشمِ حیران کا، مرحبا مرحبا
شاہِ جیلاں کی چوکھٹ سلامت رہے تا قیامت رہے
نقشِ پا کا چمن پُر کرامت رہے تا قیامت رہے
سر پہ ولیوں کا تاجِ امامت رہے تا قیامت رہے
سلسلہ غوث اعظم کے فیضان کا، مرحبا مرحبا
شمع توحید دل پر جلا کر پیو دل لگا کر پیو
شاہِ بطحا ﷺ کی خیرات پا کر پیو دل لگا کر پیو

شیخ کے آستانے پہ آ کر پیو دل لگا کر پیو
آنکھ مہر علی سے ملا کر پیو دل لگا کر پیو
خود پلانے پہ ساقی ہے جس شان کا، مرحبا مرحبا
مظہر ذات ربّ قدیر آپ ہیں دستگیر آپ ہیں
کاروانِ کرم کے امیر آپ ہیں دستگیر آپ ہیں
شاہِ بغداد، پیران پیر آپ ہیں دستگیر آپ ہیں
اس نصیرؔ حزیں کے نصیر آپ ہیں دستگیر آپ ہیں
کوئی ہمسر نہیں آپ کی شان کا، مرحبا مرحبا

……

کلامِ ساغر صدیقی سے انتخاب

خدایا ہمیں فتح و نصرت عطا کر
جہانِ سلماں کو وسعت عطا کر
ہر ایک فرد خیبر شکن ہو ہمارا
جوانوں کو حیدر کی قوت عطا کر
مری عرض سن! کملی والے ﷺ کا صدقہ
تجھے سبز گنبد کے ھالے کا صدقہ

……

زاہد کا ایمان سلامت
حاکم کا فرمان سلامت

……O……

توڑ دو دستِ ستم دُرۂ فاروقی سے
پنجۂ جبر سے آئین وفا واپس لو

اس سے پہلے کہ اتر آئے زمیں پر سورج
اپنی بے تاب جبینوں کا صلہ واپس لو

……O……

تم نے سمجھا تھا کہ سویا ہے وہ مردِ آہن
جس کی للکار سے میدان دہل جاتے ہیں
جس کی شفاف جبیں پر جو ذرا گرد پڑے
انقلابات زمانے کے سنبھل جاتے ہیں

……O……

خزاں کے دور میں لطفِ بہار لیتا ہوں
غم حیات کو ہنس کر گزار لیتا ہوں

ثانی میرے آقا ﷺ کا یہاں ہے نہ وہاں ہے

مولانا صاحبزادہ محمد اسمٰعیل فقیر الحسنی

گو نعت کا اظہار ہی مقصود بیان ہے
پر مدحتِ سرکار ﷺ سے قاصر یہ زباں ہے
جو ذرے کو سورج کرے صحرا کو گلستاں
کیا چیز الٰہی وہ کفِ پا کا نشاں ہے
دنیا پہ حکومت ہے تو عقبٰی میں بھی شاہی
ثانی مرے آقا ﷺ کا یہاں ہے نہ وہاں ہے
ہر کوئی ہے محتاج سرِ حشر تمہارا
ہر شخص پکارے ہے کہ محبوب کہاں ہے
ہر چیز کے باطن میں ترا نور ہے پنہاں
ہر چیز کے ظاہر سے ترا جلوہ عیاں ہے
آج ان کے تصرف کا جو انکار کرے گا
اے دشمنِ سرکار ﷺ! یہ تیرا ہی زیاں ہے
اے راہ روِ عشقِ نبی ﷺ تجھ کو مبارک
کونین میں اب تیرے لیے امن و اماں ہے
بے ان کی محبت کے کسے چین میسر؟
لا ریب یہی عشق ہے جو جانِ جہاں ہے
کچھ دل کا فقیرؔ آج ہے عالم ہی نرالا
گویا یہ کسی کیفِ محبت کا سماں ہے

گلوں سے رنگ ستاروں سے روشنی لے کر
جمالِ یار کا نقشہ اتار لیتا ہوں

……

اے دوست یہاں ویرانوں کو گلزار سمجھنا پڑتا ہے
کچھ اونچی نیچی راہوں کو ہموار سمجھنا پڑتا ہے
احساس کے الٹے پاؤں سے جب چلتے چلتے تھک جائیں
تو راہگزر کو اے راہی دیوار سمجھنا پڑتا ہے
مجروح معیشت کے ہاتھوں انسان کا اب یہ عالم ہے
ہر زخم لگانے والے کو غمخوار سمجھنا پڑتا ہے
جب شاہی قباؤں کی خاطر کچھ جسم برہنہ ہو جائیں
اس وقت غلاموں کو ساغرؔ مختار سمجھنا پڑتا ہے

……

ہر دست میں چمکی ہوئی وحشت کی لکیریں
ہر آنکھ گناہگار ہے پردہ نہ اٹھاؤ

……

فیض پہنچا ہے بارہا ساقی
تیرے مستوں سے ان شوالوں کو
دونوں عالم پہ سرفرازی کا
ناز ہے ترے پائمالوں کو

……O……

گرانی کی زنجیر پاؤں میں ہے
وطن کا مقدر گھٹاؤں میں ہے
اطاعت پہ ہے جبر کی پہرہ داری
قیادت کے ملبوس میں ہے شکاری
سیاست کے پھندے لگائے ہوئے ہیں
یہ روٹی کے دھندے جمائے ہوئے ہیں
یہ ہنس کر لہو قوم کا چوستے ہیں
خدا کی جگہ خواہشیں پوجتے ہیں
یہ ڈالر میں آئین کو تولتے ہیں
یہ لہجہ میں سرائے کے بولتے ہیں

ہے غارت گری اہل ایماں کا شیوہ
بھلایا شیطان نے قرآن کا شیوہ
اٹھو نوجوانوں وطن کو بچاؤ
شراروں سے خدارا چمن کو بچاؤ

……

اللہ رے اس کی چشم عنایات کا جادو
تا عمر رہا حُسنِ ملاقات کا جادو

……

اے مقدس سر زمیں تری قسم
تو نہیں تو زندگی بے نور ہے
تیرے بیٹوں کی جبینوں کے لیے
تیرا ہر ذرہ چراغ طور ہے

……

تجھ سے دل کی دھڑکنیں مخمور ہیں
تجھ سے تابندہ ہے قلبِ آرزو

چھین لیں گے ایک دن اغیار سے
تیری گلیوں میں سلگتی آبرو

……

دل کے چھالوں کی بنا کر گولیاں
توپ اور بندوق لے کر آئیں گے
ظلم کے پرزے اڑانے کے لیے
درۂ فاروقؓ لے کر آئیں گے

……

آہ ساغر نہ ہو سکا معلوم
کیوں بہاروں میں پھول مرجھائے

……

بے وجہ تو نہیں ہیں چمن کی تباہیاں
کچھ باغباں ہیں برق و شرر سے ملے ہوئے

ہے اہتمام گریہ و ماتم چمن چمن
رکھے ہیں مقتلوں میں جنازے سجے ہوئے

اب میکدے میں بھی نہیں کچھ اہتمامِ کیف
ویراں ہیں شعور تو دل ہیں بجھے ہوئے

……○……

چراغ طور جلاؤ بڑا اندھیرا ہے
ذرا نقاب اٹھاو بڑا اندھیرا ہے

وہ جن کے ہوتے ہیں آستینوں میں خورشید
انہیں کہیں سے بلاؤ بڑا اندھیرا ہے

مجھے تمہاری نگاہوں پہ اعتماد نہیں
مرے قریب نہ آؤ بڑا اندھیرا ہے

بصیرتوں پہ اجالوں کا خوف طاری ہے
مجھے یقین دلاؤ بڑا اندھیرا ہے

……○……

محبوبِ خدا کا مبارک نام

محمد ﷺ

اسمِ محمد ﷺ ...... بہت ہی خوبصورت اور بے حد پیارا نام......

○— ایمان سے زیادہ مقدم اسم محمد ﷺ

○— دین سے زیادہ مقدس اسم محمد ﷺ

○— فرشتوں سے زیادہ معصوم اسم محمد ﷺ

○— والدین سے زیادہ محترم اسم محمد ﷺ

○— ماں سے زیادہ مہربان اسم محمد ﷺ

○— باپ سے زیادہ شفیق اسم محمد ﷺ

○— اولاد سے زیادہ عزیز اسم محمد ﷺ

○— زندگی سے زیادہ سجیلا اسم محمد ﷺ

○— دھڑکن سے زیادہ قیمتی اسم محمد ﷺ

○— جان سے زیادہ پیارا اسم محمد ﷺ

○— خون کی گردش سے زیادہ محبوب اسم محمد ﷺ

○— سانس سے زیادہ مطلوب اسم محمد ﷺ

○— شہد سے زیادہ میٹھا اسم محمد ﷺ

○— آب حیات سے زیادہ زندگی بخش اسم محمد ﷺ

○— چشمہ کوثر سے زیادہ شفاف اسم محمد ﷺ

اس اسم مبارک کو ذرا غیر منقوط شاعری میں ملاحظہ فرمائیے

محمد ﷺ حامد و محمود و طٰہ
محمد ﷺ اصلِ آدم رُوحِ حوا

……O……

مکمل اکمل و اکرم مکرم
ہوا مولد اسی کا مصر مکہ

……O……

محمد ﷺ مرسل ملک الٰہی
محمد ﷺ ، ماحیء ہر مکر اعدا

……O……

محمد ﷺ عالم و معلومِ عالم
محمد ﷺ ہادیٔ راہِ معلّٰی

……O……

اسی کے اسم عالی سے علی کو
ملی ہے راہِ اُردوئے مُعرّا

جی ہاں! اسی ذات مقدسہ کے حضور نذرانہ عقیدت ملاحظہ ہو

محمد ﷺ ہیں خیر الانام اللہ اللہ
محمد ﷺ ہیں دارالسلام اللہ اللہ
محمد ﷺ کا کوئی بھی ثانی نہیں ہے
محمد ﷺ ہیں عالی مقام اللہ اللہ
محمد ﷺ محمد ﷺ محمد ﷺ محمد ﷺ
دل و رُوح کے ہیں امام اللہ اللہ
الفِ اور لام اور میم اُن کی مدِحت
الفِ قد، خمِ زلف لام اللہ اللہ
انہی کے لیے ساری دُنیا بنی ہے
دو عالم ہیں ان کے غلام اللہ اللہ
جہاں بھر کی مایہ کہاں اُن کا سایہ
شہنشاہِ ہر خاص و عام اللہ اللہ
خُدا کا فرشتوں کا اور مومنوں کا
ہو اُن پر درود و سلام اللہ اللہ

٥

کلامِ الٰہ دو عالم ہے نقویؔ
شہِ انبیاء کا کلام اللہ اللہ

(سیّد امین علی شاہ، نقوی قادری رضوی)

⊙— موجِ سلسبیل سے زیادہ تروتازہ اسم محمد ﷺ

○— بچپن سے زیادہ معصوم اسم محمد ﷺ

○— جوانی سے زیادہ پرکشش اسم محمد ﷺ

○— کہولت سے زیادہ مدبر اسم محمد ﷺ

○— بڑھاپے سے زیادہ سنجیدہ اسم محمد ﷺ

○— فطرت سے زیادہ کھرا اسم محمد ﷺ

○— شبنم سے زیادہ پاکیزہ اسم محمد ﷺ

○— منظرِ طلوعِ صبح سے زیادہ دلکش اسم محمد ﷺ

○— نمودِ شام سے زیادہ سہانا اسم محمد ﷺ

○— موسم بہار سے زیادہ شاداب اسم محمد ﷺ

○— نسیم سحری سے زیادہ لطیف اسم محمد ﷺ

○— کلی سے زیادہ عفیف اسم محمد ﷺ

○— گلاب سے زیادہ شگفتہ اسم محمد ﷺ

○— آسمان سے زیادہ بیکراں اسم محمد ﷺ

○— سورج سے زیادہ تابندہ اسم محمد ﷺ

○— کہکشاں سے زیادہ رخشندہ اسم محمد ﷺ

○— کرن سے زیادہ اجلا اسم محمد ﷺ

○— چاندنی سے زیادہ نظیف اسم محمد ﷺ

○— برق سے زیادہ توانا اسم محمد ﷺ

○— بادل سے زیادہ گہربار

○— سمندر سے زیادہ رازدار

○— دریا سے زیادہ سخی

○— پہاڑ سے زیادہ بردبار

○— چٹان سے زیادہ مضبوط اسم محمد ﷺ

○— محبت سے زیادہ لازوال اسم محمد ﷺ

○— وقت سے زیادہ جاوداں

دو عالم کی ضِیا، نام محمد ﷺ
ہے سب کا آسرا نامِ محمد ﷺ

○

خدا نے نام سے اپنے نکالا
خِرد سے ہے ورا نامِ محمد ﷺ

……O……

ہوئے ہیں کامراں، سرکارِ آدم
زباں سے جب لیا نامِ محمد ﷺ

……O……

وہ انساں، تو کبھی انساں نہیں ہے
نہیں جس نے پڑھا نامِ محمد ﷺ

……O……

زبان و قلب سے لیتا ہے نقوؔی
بہ ہر صبح و مَسا نامِ محمد ﷺ

غیر منقوط شاعری میں نعت کا نمونہ

اور غیر منقوط شاعری میں عہد حاضر کے شعراء کے امام حضرت پیر سید محمد امین علی شاہ صاحب نقوی قادری (فیصل آباد) نے خوب کمال باندھا ہے سنیئے اور داد دیجئے۔

محمد ﷺ ہے مسلماں کا دُلارا
محمد ﷺ ہے دو عالم کا سہارا

محمد ﷺ ہی محمد ﷺ ہی محمد ﷺ
ہے درگاہِ الٰہی کا دوارا

ہے لولاک لما اس کے لیے ہی
وہی ہے مالک و مولیٰ ہمارا

ملا اہل کرم کو اس کے در سے
الہ و علم و اکرام و مدارا

وہی ہر دور کا ہے مہر کامل
وہی ہے سارے داراؤں کا دارا

……

ہاں……ہاں!

محمد ﷺ نور ہیں، خیرُ البشر ہیں
محمد ﷺ ہادیٔ اہلِ نظر ہیں
محمد ﷺ نائبِ ذاتِ الٰہی
وہی سرکارِ آدم کے پدر ہیں
محمد ﷺ سے ہوا روشن زمانہ
محمد ﷺ ہی شہِ ہر بحر و بر ہیں
محمد ﷺ مالک و مختارِ عالم
محمد ﷺ عالمِ ہر خشک و تر ہیں
محمد ﷺ دین و دنیا کے ہیں رہبر
محمد ﷺ آخرت کے تاجور ہیں
محمد ﷺ نام کا چرچا ہے ہر سُو
محمد ﷺ ہی خدا کے پاک در ہیں

محمد ﷺ نام پر نقطہ نہیں ہے
وہی بے عیب ہیں حق کے گھر ہیں
زمین و آسمان میں، لامکاں میں
محمد ﷺ ہی محمد ﷺ جلوہ گر ہیں
نگاہِ لُطف ہو نقویؔ پہ، مولیٰ
ترے دربار کے دریُوزہ گر ہیں

……

○— لفظ سے زیادہ پائیدار اسم محمد ﷺ
○— سچ سے زیادہ استوار اسم محمد ﷺ
○— موتی سے زیادہ منزہ اسم محمد ﷺ
○— حقیقت سے زیادہ سچا اسم محمد ﷺ
○— عقیدت سے زیادہ سُچا اسم محمد ﷺ
○— ارادت سے زیادہ باکمال اسم محمد ﷺ
○— حسن سے زیادہ من موہنا اسم محمد ﷺ
○— مرہم سے زیادہ آسودگی بخش اسم محمد ﷺ
○— شجر سایہ دار سے زیادہ مسافر نواز اسم محمد ﷺ

- ○— شاخ ثمر بار سے زیادہ کشادہ دست اسم محمد ﷺ
- ○— ابر کرم سے زیادہ غریب پرور اسم محمد ﷺ
- ○— حرارت سے زیادہ توانائی بخش اسم محمد ﷺ
- ○— مسکراہٹ سے زیادہ بے ریا اسم محمد ﷺ
- ○— تخلیق سے زیادہ بے ساختہ اسم محمد ﷺ
- ○— اقتدار سے زیادہ محتشم اسم محمد ﷺ
- ○— فولاد سے زیادہ مضبوط اسم محمد ﷺ
- ○— فرشتوں سے زیادہ معصوم اسم محمد ﷺ
- ○— لعل و گوہر سے زیادہ قیمتی اسم محمد ﷺ
- ○— معارف وفضائل کے بے پناہ خزینوں سے بھرپور اسم محمد ﷺ

آیئے! ہم سب اسم محمد ﷺ کی معرفت اور اس کے فیوض و برکات سے مستفید ہوں۔

زندگیاں تمام ہوئیں اور قلم ٹوٹ گئے
تیرے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا

محمد ﷺ ہے اللہ کی راہِ محکم
محمد ﷺ ہے ہر دورِ عالم کا مکرم

محمد ﷺ ہے لولاک کے حال والا
اسی کی عطا وُ کرم سے ہے عالم

محمد ﷺ ہے سارے عوالم کا ہادی
محمد ﷺ ہے سردارِ اولادِ آدم

مسالک سے اعلیٰ ہے اسلامِ مولیٰ
رہا ہے، وہی ہے، رہے گا وہ ہر دم

کہو اے علیؔ دل سے اسم محمد ﷺ
محمد ﷺ ہے اعلم ، محمد ﷺ ہے اکرم

……

اوصافِ محمد ﷺ

اوصافِ محمد مصطفیٰ ﷺ کا بیان ممکنات میں سے نہیں کیونکہ...... خود ربّ کریم اُن پر درود بھیجتا ہے اور اس پر قرآن گواہ ہے۔

ان اللہ و ملائکتہ، یصلون علی النبی یا ایھا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما.

اللّٰھم صلِّ و سلم علیٰ سیدنا محمد معدن الجود و الکرم و آلہٖ وسلم

محمد ﷺ کون ہیں

○— **محمّد** ﷺ سیّدِ ابرار، احمد مختار، مدنی تاجدار ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ حبیب غفار، محبوبِ ستار، خاصۂ کردگار ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شافع یومِ قرار، صدرِ انجمن لیل ونہار، آفتابِ نو بہار ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سرورِ عالم، مونس آدم، قبلۂ عالم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ کعبۂ اعظم، جانِ مجسم، نورِ مجسم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ فخر دو عالم، مرسل خاتم، خیر مجسم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ صبر اقوم، صدرِ مکرم، نورِ مقدم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ آیۂ محکم، نیر اعظم، مرکز عالم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ وارثِ زمزم، اجود واحکم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مخزنِ کائنات، مبداء کائنات ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ منشائے کائنات، مقصودِ کائنات ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سیّد کائنات، سرورِ کائنات، مقصد حیات ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ منبع فیوضات، افضل الصلوات، اکمل التحیات ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ خلاصۂ موجودات، صاحب آیات، صاحب معجزات ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ باعث تخلیق کائنات، جامع صفات، اصلِ کائنات ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ فخر موجودات، ارفع الدرجات، اکمل البرکات ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ واصل ذات، صاحب التاج، صاحب المعراج ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ صاحب المحشر، سیّد البشر ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ صاحب لوح وقلم، صاحب الرزق والعلم ہیں

○— **محمّد** ﷺ سیّد عرب وعجم، صاحب جود وکرم، وجہ بارانِ کرم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شمس الضحیٰ، عشق نورِ خدا ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ بدر الدجیٰ، آفتابِ ھدیٰ، صدر العلیٰ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نور الہدیٰ، کہف الوریٰ، صاحب جود وسخا ہیں

○— **محمّد** ﷺ خیر الوریٰ، خواجۂ دوسرا، بحر جود وسخا ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ابر لطف وعطاء، اعتماد شفاء، پیکر تسلیم ورضا ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ محرم اسرارِ حرا، سیّد وآقا، کعبۂ اصفیاء ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ قبلۂ اغنیاء، مجسم روح فزا، سرورِ انبیاء ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ حسن صبر و رضا، ضیاء خوش ادا، شمع غارِ حرا ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ راسِ عدل و قضا، دست عطا، نیسانِ سخا ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ بے بہا مہ لقا، بے غرض، بے ریا، بے ہوا با صفا ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ پارسا مصطفیٰ، سرفراز رضا، تاجدارِ غناء ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ صاحب سدرۃ المنتہیٰ، صاحب رشد و ہدیٰ، مظہر ربِ نور العلیٰ ہیں۔

اب پھر شاہ جی (قبلہ سید محمد امین علی نقوی) یاد آتے ہیں۔ فرمایا ؎

اگر آئے کوئی مصیبت کڑی
محمد محمد کہو ہر گھڑی

لیا میں نے جب دِل سے نامِ نبی
مرے آگے کوئی نہ مشکل اڑی

خدا کی قسم، یادِ محبوبِ حق
دو عالم کی ہر چیز سے ہے بڑی

جو اُن کی محبت میں آنسو بہیں
ہیں وہ اصل میں موتیوں کی لڑی

ہے صبحِ ازل سے مِری روح، تو
رسولِ دو عالم کے دَر پر کھڑی

رہوں اور مروں اور اُٹھوں اس طرح
محمد کی صورت ہو، دل میں جڑی

کہاں فکرِ نقوؔی، کہاں ذکرِ حق
کہاں چشمِ گستاخ جاکر لڑی

○— **محمّد** ﷺ وجہ تخلیق ارض وسماء، جلوۂ حق نما، سیّد الانبیاء ہیں۔
○— **محمّد** ﷺ نورِ راہ ہدیٰ، مطلع دل کشا، مقطع جاں فزا ہیں۔
○— **محمّد** ﷺ جان صبح ومساء، سرور انبیاء، رہبر اولیاء ہیں۔
○— **محمّد** ﷺ روح ارض وسماء، شارع لا الٰہ، چشم امواجِ بقاء، خاتم الانبیاء ہیں۔
○— **محمّد** ﷺ رونق منبر نبوت، چشمہ علم وحکمت ہیں۔
○— **محمّد** ﷺ نازشِ سند امانت، غنچۂ راز وحدت، جوہر فرد عزت ہیں۔
○— **محمّد** ﷺ ختم دور رسالت، محبوب رب العزت ہیں۔
○— **محمّد** ﷺ مالک کوثر و جنت، سلطان دین وملت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مخزنِ اسرارِ ربانی، مرکز انوار رحمانی ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مصدرِ فیوضِ یزدانی، قاسم برکاتِ صمدانی، دانش برہانی ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ صابر و شاکر، مدثر و مزمل، مزمل و مرسل ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ انتہائے کمال، منتہائے جمال، منبع خوبی و کمال، بے نظیر و بے مثال ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ فخر جہاں، عرش مکاں، شاہِ شہاں، نیر رخشاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ انجم تاباں، ماہِ فروزاں، صبح درخشاں ہیں۔

چلو سَر سے سَدا سُوئے محمد ﷺ
کہ ہے رُوئے خدا رُوئے محمد ﷺ

متاعِ دَولت دُنیا و عقبیٰ
کہاں ہے قیمتِ مُوئے محمد ﷺ

مہک اُٹھے ہیں جس سے ہر دو عالم
ہے وہ خوشبوئے دلجوئے محمد ﷺ

ہوئی سیراب جس سے کِشتِ ہستی
ہے وہ ہر دور کو جُوئے محمد ﷺ

ردا ڈالیں عِدا کے واسطے وہ
ہے یہ اک اُسوۂ خُوئے محمد ﷺ

تمنا ہے مرے دِل کی الٰہی!
دکھادے مجھ کو بھی کوئے محمد ﷺ

ہوئی صبحِ ازل سے رُوحِ نقوی
فدائے چشم و ابروئے محمد ﷺ

○— **محمّد** ﷺ نور بداماں، جلوۂ ساماں، جبۂ تاباں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سرو خراماں، سنبل پیچاں، ماحیٔ عصیاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ حارس گیہاں، نیر تاباں، مہر درخشاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مونس دل شکستگاں، راحت قلوبِ عاشقاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نورِ دیدۂ مشتاقاں، صورتِ صبح درخشاں، پشت پناہِ خستگاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ موجب نازِ عارفاں، باعث فخر صادقاں، رحیم بے کساں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ حب غریباں، شاہِ جناں، جانِ جاناں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ قبلۂ زاہداں، کعبۂ قدسیاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ہمدم نوح، رہبر خضر، رہبر موسیٰ، ہادیٔ عیسیٰ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شانِ کریمی، خلقِ خلیلی، نطقِ کلیمی ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ زہدِ مسیحا، عفتِ مریم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ دولتِ سرمد، حسنِ مجرد ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ساقیِ کوثر، شافعِ محشر، نورِ مقطر ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ فیضِ موبد، فوزِ مخلد ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ بدرِ منور، حامیِ مضطر، روحِ مصور ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مرسلِ داور، زلفِ معنبر ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اشرف واکمل، احسن واجمل، احمد مرسل، مظہر اوّل ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ جسمِ مزکیٰ، قلبِ مجلیٰ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مہرِ نبوت، مہرِ رسالت، مہرِ جلالت، عینِ عدالت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ قسیم وجسیم، تسنیم و وسیم ہیں۔

محمد ﷺ مصطفیٰ مشکل کشا ہیں
زمانے کے لیے حاجت روا ہیں

نہیں ہے سایۂ جسمِ محمد ﷺ
مگر وہ سایۂ ہر دوسرا ہیں

شفیعِ روزِ محشر ہیں محمد ﷺ
محمد ﷺ ہی خدا کے مدعا ہیں

پکارو آپ کو ہر وقت لوگو!
ازل سے آپ محبوبِ خدا ہیں

محمد ﷺ ہی خُدا کے بعد نقویؔ
خدائی کے لیے عقدہ کشا ہیں

○— **محمّد** ﷺ خضرِ دالت، مہرِ صداقت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ رؤف و رحیم، خلیل و حکیم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ حاملِ قرآن، باطنِ قرآن ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مصدرِ رافت، مظہرِ رحمت، مخزنِ شفقت، عینِ عنایت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مظہرِ انوارِ حق، مصدرِ اسرارِ حق ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ بشریٰ القویٰ، خیر الوریٰ، محبّ الوریٰ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ صادق البیان، آخر الزماں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ جمیل الشیم، شفیع الامم، منبع جود و الکرم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شہریارِ حرم، سحابِ کرم، مہرِ کرم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ گنج نعم، شاہِ امم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ خطیب النبیین، امام المتقین، سیّد الطیبین، امام العالمین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اوّل المسلمین، محبوب ربِ العالمین، سیّد المرسلین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ خاتم النبیین، شفیع المذنبین، نورِ مبین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ طٰہٰ ویٰسین، انیس الغریبین، رحمۃ للعالمین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مظہر اولیں، حجت آخریں، آبروئے زمیں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اکرم الاکرمین، راحت العاشقین، مراد المشتاقین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شمس العارفین، سیّد العارفین، سراج السالکین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مصباح المقربین، محب الفقراء والغرباء والمساکین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ امام المتقین، وارث علام اولین و آخرین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مورثِ کمالاتِ آخرین، صادق و امین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مفسر قرآن مبیں، روشن جبیں، سلطانِ دیں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سیّد الثقلین، نبی الحرمین، امام القبلتین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ وسیلۂ فی الدارین، صاحب قاب قوسین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سیّد الکونین، سرورِ کونین، نورِ رب رحمان ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ محبوبِ ربّ المشرقین والمغربین، جد الحسن والحسین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ محبوبِ ربِ دو جہاں، قاسم علم و عرفاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ راحت قلوبِ عاشقاں، سرورِ کشوراں، راحت عاصیاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ فخرِ کون و مکاں، شفقت بیکراں، چارۂ گر چارہ گراں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ رہبر انس و جاں، تابِ جاں، ہادیٔ گمراہاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شافع عاصیاں، حامیٔ بے کساں، راحت قلب و جسم و جاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شاہ دوراں، ہادیٔ جہاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ قرار بے قراراں، غمگسار دل فگاراں ہیں۔

محمد ﷺ کا لُطف و عطا اللہ اللہ
مِری رُوح و دل پر ہوا، اللہ اللہ
محمد ﷺ محمد ﷺ ہے وردِ الٰہی
محمد ﷺ کی ہر دم ندا اللہ اللہ
مُعرّا ہے نقطوں سے نامِ محمد ﷺ
کہ ہر عیب سے ہیں ورا اللہ اللہ
مُنزہ ہے سائے سے جسم محمد ﷺ
کہ ہیں وہ تو نورِ خدا اللہ اللہ
رہا ہے رہے گا دو عالم کے سر پر
محمد ﷺ کا سایہ سدا اللہ اللہ
"خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم"
خُدا چاہے اُن کی رضا اللہ اللہ

محمد نہیں ہیں خدا اور بیشک
نہیں ہیں خدا سے جدا اللہ اللہ
خدا کی خدائی کے سرِّ و عیاں میں
محمد ہیں جلوہ نما اللہ اللہ
نہ سمجھا حقیقت کو کوئی بھی اُن کی
مگر ربّ ہر دوسرا اللہ اللہ
مہکتی ہے ہستی کی بَستی انہی سے
چلی کیسی ٹھنڈی ہوا اللہ اللہ
فتَرضٰی کا سہرا ہے اُن کی جبیں پر
وہ ہیں شافعِ ہر گدا اللہ اللہ
وہ ہیں رائیِ رُوئے خلاق اُن کو
کہاں غیبِ ہر ماسوا اللہ اللہ
وہ صبح ازل سے ہیں شامِ ابد تک
زمانے کے مولیٰ الورٰی اللہ اللہ
وہ بدرالدجیٰ ہیں، وہ شمس الضحیٰ ہیں
وہی تو ہیں صدر العلیٰ اللہ اللہ

وہ ساری خدائی کے مختار و مالک
وہ ہیں غوثِ ہر دوسرا اللہ اللہ
رسولوں کے مولیٰ اصولوں میں اعلیٰ
خُدا اُن کا مدح سرا اللہ اللہ
وہ مشکل کشا ہیں وہ حاجت روا ہیں
وہ ہیں دافعِ ہر بَلا اللہ اللہ
اگر دیکھنا ہو کسی نے خدا کو
وہ دیکھے رُخِ مصطفیٰ ﷺ اللہ اللہ
دُرود و سلام اور ختم نبوت
مُسلماں کا ہے یہ پتا اللہ اللہ
مرے گا کہاں موت سے وہ مُسلماں
ہوا اُن پہ جو بھی فِدا اللہ اللہ
پڑھو لوگو دل اور زباں سے ہمیشہ
محمد ﷺ پہ صلِ علَی اللہ اللہ
کہو اُن کی تعریف میں جو بھی چاہو
نہیں ہیں مگر وہ الٰہ اللہ اللہ

کہو یا محمد ﷺ پڑھو یا محمد ﷺ
وہ ہیں ہر مرض کی دوا اللہ اللہ
امیںؔ شاہ کے دل کو عشقِ محمد ﷺ
ہوئی ہے امانت عطا اللہ اللہ
پیے جاؤ میخوارو اُن کے کرم سے
کھُلا ہے یہ بابُ الہدیٰ اللہ اللہ
محمد ﷺ محمد ﷺ محمد ﷺ محمد ﷺ
ہوا ہے وظیفہ مِرا اللہ اللہ
دِکھا دے محمد ﷺ کا روضہ الٰہی
ہے یہ میرے دل کی دُعا اللہ اللہ
نظر آئیں میری نظر کی نظر کو
شہِ انبیاء ہر جگہ اللہ اللہ
مروں میں محمد کی مہر و وِلا پر
اُٹھوں لے کے اُن کا لِوا اللہ اللہ
نہیں چاہیے باغِ فردوس، یا رب
محمد ﷺ ہوں مجھ کو عطا اللہ اللہ

کروں کیا میں تعریفِ حُسنِ محمد ﷺ
کہ عاجز ہے فہمِ رسا اللہ اللہ
نہ پوچھو مری شاعری کی حقیقت
زباں پر ہے دل کی صدا اللہ اللہ
کہاں سرورِ دہر کی نعت گوئی
کہاں یہ حزیں دِل جلا اللہ اللہ
حدود آشنا ہے مِرا عشق گرچہ
مخالف ہے وہ عقل کا اللہ اللہ
ہے محتاجِ آورد ہر شاعری ہی
مگر نعت اس سے ورا اللہ اللہ
محبت کی جس وقت ہوتی ہے بارش
تو آتی ہے نعتِ سخا اللہ اللہ
دُعا ہے الٰہی کہ نقویؔ حزیں کی
ہو مقبول مدح و ثنا اللہ اللہ

○— **محمّد** ﷺ انیس بے کساں، چارہ گرآزردگاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سکونِ دردمنداں، راحت دل خستگاں، پناہ بے پناہاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نگاہ بے نگاہاں، دمسازِ غریباں، شفیق غم نصیباں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مونس افسردگاں، مددگارِ ضعیفاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ امید ناامیداں، نگہدار یتیماں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نصیر عاجزاں، مایہ بے مایگاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ معین بے قراراں، خانہ بے خانماں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ندیم کور بختاں، ہمدم کوتاہ دستاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ رفیق درویشاں، خیر خواہ دشمناں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شہنشاہ زمین وزماں، ثروتِ بے ثروتاں، قوتِ بے قوتاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ خلاصۂ دو جہاں، شہ عرش آستاں، وجہ تخلیق کون ومکاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نیر تاباں، مہر درخشاں، خواجۂ گیہاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ماہِ فروزاں، نازشِ قدسیاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ جانِ جہاں، ایمانِ جہاں، فخر جہاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نورِ فاراں، محسن انساں، پناہ گاہِ جہاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مونس دل شکستگاں، راحت قلوبِ عاشقاں، نور دیدۂ مشتاقاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ انیس دل فگاراں، رہبر رہبراں، قرارِ قلب پریشاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سرورِ دوراں، عاشق یزداں، چشمۂ عرفاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ وارث ایماں، مرکز ایماں، مشعل ایماں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ حاصل ایماں، محور ایماں، شہریارِ مرسلاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شاہ رسولاں، شہ شاہاں عرش مکاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ خیر الانبیاء، خیر البریہ، خیر الناس ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ بشیر و نذیر، سراجِ منیر، روحِ بزمِ سخن ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ بہارِ گلشن، جانِ جہاں، فخرِ زماں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ جانِ ایقاں، منبعِ ایماں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ طیب الفتوح، طبیب الروح ہیں

○— **محمّد** ﷺ عطیۂ عظیم، زینت دو عالم ہیں۔

محمد ﷺ نُورِ حق، مخدومِ کُل ہے
محمد ﷺ سَرور و ختمِ رُسُل ہے
محمد ﷺ عرش و کرسی کی طلب ہے
محمد ﷺ ہی شہِ ملک عرب ہے
محمد ﷺ وِردِ ہر جنّ و بشر ہے
محمد ﷺ مطمحِ قلب و نظر ہے
محمد ﷺ مرکزِ دینِ جَلی ہے
محمد ﷺ حُسن و خُوبی میں علی ہے
محمد ﷺ زینتِ عرش و فلک ہے
محمد ﷺ مشعلِ حُور و ملک ہے
محمد ﷺ مَصدرِ علم و عمَل ہے
محمد ﷺ بے نظیر و بے بَدل ہے

محمد ﷺ ہی سرورِ سرمدی ہے
محمد ﷺ کے لیے ہر برتری ہے
محمد ﷺ ہی محمد ﷺ وردِ نقویؔ
مِری نسبت محمد ﷺ سے قوی ہے

○— **محمّد** ﷺ سراپا شانِ رحمت، ہادیٔ برحق، رفع العرب ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ امام الناس، سیّد الناس، صاحب محشر ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ صاحب کوثر، طیب و طاہر، علیم و عدیل ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ قائد الخیر، الکریم والطیب، جامعِ مکارمِ اخلاق ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شافع یوم النشور، حبیب و نسیب، نجیب و قریب ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ صاحب شمشیر و نگیں، شہنشاہ کشور کشا، گدائے بے نوا ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نمونہ صدق و وفا، رہبر و رہنما ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نبی آخر الزماں مرشد انس و جاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ تاجدار حرم، بحر سماعت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ گل کدۂ فردوس، سلطانِ مدینہ، معنیٔ قرآنِ مبیں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ امین الٰہی، رفیع المدارج، شہنشاہِ وحدت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ طبیب نہانی، مظہر شان کبریا، حامد و محمود ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مرجع خاص و عام، مظہر کبریا، حبیب خدا ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شاہِ رحمت، شوکت دیں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ تاجدارِ ملک ہدایت، آفتابِ چرخِ ہدایت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مطلع نبوت، مقطع نظم رسالت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اورنگ نشین اصالت، زیب فرقِ سیادت، مخزنِ امامت وامارت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ وجہ وجیہہ خلقت، راز آشنائے مشیت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ پیغمبر دین فطرت، شہکارِ کمالِ قدرت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ خواجۂ کون ومکاں، باعث چنیں وچناں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ روحِ روانِ دو جہاں، مقصود وجودِ قدسیاں، اصل اصولِ گیہاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ خرد عرش نشاں، مالک خلد جناں، ضامن روضۂ رضواں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ حافظ گلشن ایمان، حاصل کشت ارمان، راحت قلب پریشان ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ چارہ گر کلفت جاں، نائب حضرت رحماں، رحمت عالم وعالمیاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سرورِ وسعت کائنات، نازش جملہ موجودات، مصدر حسن کمالات ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شافع عرصۂ محشر، نافع اسود واحمر، رافع ارذل واصغر ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ قاسم سبیل وکوثر، متصرفِ خشک وتر، باذن رب اکبر ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ حضور پرنور، شافع یوم النشور ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سرالاسرار، سیّدابرار، مظہر غفار ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ وجہ لولاک لما، مہمانِ شب اسریٰ، مقیم قصر دنیٰ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ رازدارِ ربّ العلیٰ، حبیب ذاتِ کبریا، پیکر اصطفاء واتقیاء ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ دافع الآفات والشرور، عزم جواں، کوہ گراں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ محبوبِ ربّ، شاہِ عرب، اُمّی لقب ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ عالی نسب، نقش خرد، نازِ احد ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شانِ حمد، از ازل تا ابد، شیریں زباں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شیوۂ زباں، گوہر فشاں، بحرِ رواں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ آنِ فقر، شانِ تمدن، شہریارِ تجمل ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ طرحدارِ عرب، نگارِ شریعت، بہارِ قریش ہیں۔

محمد ﷺ کی ہے روشنی ہر زمن میں
ہے اُن کی مہک ہر چمن میں سمن میں
محمد ﷺ نے دیکھا ہے اپنے خدا کو
محمد ﷺ ہیں نبیوں کی ہر انجمن میں
محمد ﷺ ہیں صبح ازل سے ابد تک
ہُدا کی کرن میں، عطا کی بھرن میں
محمد ﷺ ہیں مشکل کشائے دو عالم
محمد ﷺ ہیں ربّ جہاں کی لگن میں
محمد ﷺ زمیں، آسماں کے ہیں مالک
مددگارِ آدم ہیں رنج و محن میں
محمد ﷺ ہیں جنّ و بشر کا وظیفہ
محمد ﷺ ہیں حور و ملک کی پھبن میں

محمد ﷺ ہیں ہر رُوح و ہر دل سے اُقرب
محمد ﷺ ہیں اللہ کے ہر اک سخن میں
رہوں اور مروں اور اُٹھوں روزِ محشر
محمد ﷺ کے عشق و ولا کی جلن میں
وہ اوّل ہیں، آخر ہیں ظاہر ہیں باطن
ہیں نقوی کے دل میں زباں میں بدن میں

○— **محمّد** ﷺ شاہد ربِ وُدود، حامل وحی و کتاب، مظہر آئین حق ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مخزنِ دین مبیں، رُوحِ سراپا طہور، شارحِ بعث و نشور ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ کاشف غیب و شہود، وارثِ تاج و سریر، عبد خدائے جلیل ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ہم سفر جبرائیلؑ، فخر ذبیحؑ و خلیلؑ، رشک مسیحؑ و کلیمؑ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ زینت بیت الحرام، رونق اقصائے شام ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ زینت محفل، شافع عاصیاں، سراجِ ضوفگن، صاحب محراب قدس ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ دولت توحید، ساقئ کوثر، پیکر نوری ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ آیۂ رحمت، شہنشاہِ زمن، چہرۂ اُم الکتاب ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ خلق عظیم، لطف عمیم، سرخیل بنی آدم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سلطانِ معظم، سرورِ بنی آدم، روحِ روانِ عالم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ انسان عین وجود، دلیل کعبہ مقصود ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ کاشف سر مکنون خازنِ علم مخزون ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اقامت حدود و احکام، تعدیلِ ارکانِ اسلام ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ امام جماعت انبیاء، مقتدائے زمرۂ اتقیا ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ قبلۂ اصحابِ صدق و صفا، کعبہ اربابِ حلم و حیا ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ وارثِ علوم اوّلین، مورثِ کمالاتِ آخرین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ منشاء فضائل و کمالات، مدلولِ حروفِ مقطعات ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ منزلِ نصوصِ قطعیہ، صاحب آیت بینہ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ حجت حق الیقین، تفسیر قرآنِ مبین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سند انبیاء و مرسلین، تصحیح علومِ متقدمین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ عزیز مصر احسان، فخر یوسف کنعان ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مظہر حالات مضمرہ، مخبر اخبارِ ماضیہ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ عالم احوالِ کائنہ، واقف امور مستقبلہ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ حافظ حدودِ شریعت، ماحی کفر و بدعت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ قائد فوجِ اسلام، دافع جیوشِ اَصنام ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ خاتم نگین پیغمبری، نگین خاتم سروری ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سلیمانِ ایوانِ جلال، یوسف کنعان جمال ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ منادیٔ طریق رشاد، سراجِ اقطار و بلاد ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اکرمِ اسلاف، اَشرف اَشراف ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ طرازِ مملکت، لسانِ حجت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نورسِ گلشن خوبی، چمن آرائے باغِ محبوبی ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ گل گلستانِ خوش خوئی، طراوتِ جوئبار دل جوئی، لالۂ چمنستانِ خوبروئی ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ آرائش نگارستانِ چمن، رونق ریاضِ گلشن ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ طرۂ ناصیۂ سنبلستان، قرۂ دیدۂ نرگستان ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ گلدستۂ بہارستانِ جنان، رنگ افزائے چہرۂ ارغواں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ تراوشِ شبنم رحمت، توتیائے چشم بصیرت ہیں۔

مِرے دِل میں بسَے رُوئے محمد ﷺ
چلوں میں دَم بدم سُوئے محمد ﷺ

نہیں فردوس کی مجھ کو ضرورت
مِری فردوس ہے کوئے محمد ﷺ

مُلوکِ دہر کی سَب نعمتوں سے
ہے بڑھ کر قیمتِ مُوئے محمد ﷺ

بہت ہی خوب ہے جنت کی خُوشبو
مگر بہتر ہے خوشبوئے محمد ﷺ

یہ چشم و قلب و رُوح و نفسِ نقوؔی
ہیں زیرِ قیدِ گیسوئے محمد ﷺ

○— **محمّد** ﷺ نسرین حدیقۂ فردوس بریں، روح رائحۂ ریاحین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ چمن خیابانِ زیبائی، بہار افزائے گلستانِ رعنائی ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نخل بند بہارِ نو آئین، رنگ آمیز لالہ زارِ رنگین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ رونق بزمِ رنگیں ادائی، رنگ روئے مجلس آرائی ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ گلگونہ بخش چہرۂ گلنار، نسیم اقبال بہارِ ازہار، نکہت عنبر بیزانِ گلزار ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ بخ فروغ نخلستان ناسوت، فارس میدان جبروت، شہسوار مضمار لاہوت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شاہباز آشیان قربت، طاؤسِ مرغزارِ جنت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شگوفۂ شجرۂ محبوبیت، ثمرۂ سدرۂ مقبولیت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نو بادۂ گلزارِ ابراہیمؑ نورسِ بہارِ جنت نعیم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ زینت کارگاہِ گونا گوں، اعجوبۂ صنعت کدۂ بوقلموں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ لعل آبدارِ بدخشان رنگینی، دریتیم گوشِ مہ جبینی ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ جگر گوشۂ کانِ کرم، دستگیر درماندگانِ اُمم ہیں۔

محمد ﷺ ہی محمد ﷺ ہیں جہاں میں
محمد ﷺ کے ہیں جلوے ہر زماں میں

محمد ﷺ ہیں زمین و آسماں میں
محمد ﷺ ہیں مکان و لامکاں میں
محمد ﷺ باعثِ ایجادِ عالم
محمد ﷺ ہیں خدا کے ہر نشاں میں
محمد ﷺ گر نہ ہوتے کچھ نہ ہوتا
محمد ﷺ ہیں نہاں ہر اک عیاں میں
محمد ﷺ اوّل و آخر ہیں بیشک
نبوت کے مقدس کارواں میں
محمد ﷺ فکرِ عالم سے وراہیں
محمد ﷺ اہلِ ایماں کی ہیں جاں میں
ہے میٹھا شہد سے بھی نام اُن کا
بہاریں وہ ہی لاتے ہیں خزاں میں
نہیں اِمکاں نظیر مصطفیٰ کا
نہ آتے ہیں وہ اظہار و بیاں میں
خِرد بھی کہہ اُٹھی نقوؔی کہ وَاللہ
محمد ﷺ آ نہیں سکتے گماں میں

- **محمد** ﷺ روحِ روانِ عقیق و مرجان، یاقوتِ نسخہ امکان ہیں۔
- **محمد** ﷺ خزانہ زواہر ازلیہ، گنجینۂ جواہرِ قدسیہ ہیں۔
- **محمد** ﷺ گوہر محیط احسان، ابر گہر بارِ نیساں ہیں۔
- **محمد** ﷺ گہر دریائے مروت وحیا، لولؤ بحر سخاوت وعطا ہیں۔
- **محمد** ﷺ مشکبارِ صحرائے ختن، گلریز دامن گلشن ہیں۔
- **محمد** ﷺ غالیہ سائے مشامِ جاں، عطر آمیز دماغِ قدسیاں ہیں۔
- **محمد** ﷺ منشاء اصنافِ زواہر، جوہر اعراضِ جواہر ہیں۔
- **محمد** ﷺ مخزنِ اجناسِ عالیہ، معدنِ خصائص کاملہ ہیں۔
- **محمد** ﷺ مقوم نوعِ انساں، ربیع فصل دوراں ہیں۔
- **محمد** ﷺ مربی نفوسِ فاضلہ، اکمل انواع سافلہ ہیں۔
- **محمد** ﷺ اختر برجِ دلبری، خورشید سماء سروری ہیں۔
- **محمد** ﷺ آبروئے چشمہ خورشید، چہرہ افروزِ ہلالِ عید ہیں۔
- **محمد** ﷺ بہارِ باغِ کامرانی، ہلالِ عید شادمانی ہیں۔
- **محمد** ﷺ صفائے سینۂ نیر اعظم، نور دیدۂ ابراہیمؑ و آدمؑ ہیں۔
- **محمد** ﷺ زیب نجم گلستاں، گل باغ ماہتابِ آسماں ہیں۔
- **محمد** ﷺ مشرقِ آفتابِ منیر، مشرقِ دائرۂ تنویر ہیں۔
- **محمد** ﷺ شمس چرخ استواء، چراغ دودمانِ انجلاء ہیں۔
- **محمد** ﷺ مجلیٔ نگار خانہ کونین، سیارۂ فضائے قاب قوسین ہیں۔

○— **محمد** ﷺ غرہ جبہۂ اسرار، زہرۂ جبین انوار ہیں۔

○— **محمد** ﷺ عقدہ کشائے عقد ثریا، ضیائے دیدۂ ید بیضاء ہیں۔

○— **محمد** ﷺ نورِ نگاہ شہود، مقبولِ ربِّ ودود ہیں۔

○— **محمد** ﷺ بیاضِ روئے سحر، طرازِ فلک قمر ہیں۔

○— **محمد** ﷺ جلوۂ انوارِ ہدایت، لمعانِ شموسِ سعادت ہیں۔

○— **محمد** ﷺ نورِ مردمک انسانیت، بہائے چشم نورانیت ہیں۔

○— **محمد** ﷺ شمع شبستانِ ماہِ منور، قندیل فلک مہر انور ہیں۔

○— **محمد** ﷺ مطلع انوارِ ناہید، تجلی برق و خورشید ہیں۔

○— **محمد** ﷺ آئینۂ جمالِ خوبروئی، برقِ سحابِ دلجوئی ہیں۔

○— **محمد** ﷺ مشعل خورِ تابِ لامکاں، ترنج ماہتابِ درخشاں ہیں۔

○— **محمد** ﷺ سہیل فلک ثوابت، اعتدالِ امزجۂ بسائط ہیں۔

○— **محمد** ﷺ مرکز دائرۂ زمین و آسماں، محیط کرۂ فعلیت و امکاں ہیں۔

○— **محمد** ﷺ مربع نشین مسند یکتائی، زاویہ گزین گوشۂ تنہائی ہیں۔

○— **محمد** ﷺ مسند آرائے ربع مسکوں، رونق مثلثاتِ گردوں ہیں۔

○— **محمد** ﷺ معدنِ نہار سخاوت، منطقۂ بروجِ سعادت ہیں۔

○— **محمد** ﷺ اوجِ محدبِ افلاک، رونق حضیض خاک ہیں۔

○— **محمد** ﷺ اسد میدانِ شجاعت، اعتدالِ میزانِ عدالت ہیں۔

نہیں دو جہاں میں مثالِ محمد ﷺ
جمالِ خدا ہے جمالِ محمد ﷺ
ازل کی سحر سے ہے شامِ اَبد تک
زمانے میں جُود و نوالِ محمد ﷺ
رسُولوں نے کی جس کی تصدیق آ کر
وہ ہے ایک حُسنِ خصالِ محمد ﷺ
زُبور اور توریت و انجیل و قرآں
صحیفوں میں لکھا ہے حالِ محمد ﷺ
جبیں پر ہے ختمِ نبوت کا سہرا
ہے بے مثل جاہ جلالِ محمد ﷺ
جو کی عرض رب سے وہی رب سے پایا
ہوا رد نہ کوئی سوالِ محمد ﷺ
پھرا آفتاب فلک اُلٹے پاؤں
ہے شق القمر اک کمالِ محمد ﷺ
یہی آرزو ہے الٰہی، ہمیشہ
رہے میرے دل میں خیالِ محمد ﷺ

مُبارک ہو نقویؔ، ہوا تُو ازل سے
غلامِ غُلامانِ آلِ محمد ﷺ

○— **محمّد** ﷺ سطحِ خطوطِ استقامت، حاویِ سطوحِ کرامت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نباضِ محمومانِ شقاوت، طبیب بیمارانِ ضلالت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ علاجِ طبائعِ مختلفہ، دافعِ امراضِ متضادہ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ جوارشِ مریضانِ محبت، معجونِ ضعیفانِ امت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ آرامِ جاں ہائے مشتاقاں، قوتِ دلہائے ناتواں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ تفریحِ قلوبِ پژمردہ، دوائے دلہائے افسردہ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مقدمۂ قیاسِ معرفت ممہد قواعدِ محبت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مبدءِ ضوابطِ فروع واصول، عقلِ اوّل سلسلۂ عقول ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نتیجہ استقرائے مبادی عالیہ، خلاصۂ مدارکِ ظاہرہ وباطنہ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ رابطہ علت ومعلول، واسطۂ جاعل ومجعول ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ محیط اسرارِ مجردات، مدرکِ نتائج محسوسات ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ جامع لطائفِ ذہنیہ، مجمع انوارِ خارجیہ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ حقیقت حقائق کلیہ، واقف اسرارِ جزئیہ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مثبت براہین قاطعہ مبطل مزخرفات فلاسفہ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اوسط طرفین امکان ووجوب، واسطۂ ربط طالب ومطلوب ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ معلم دبستانِ تفرید، مدرسِ مدرسۂ تجرید ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ دانائے رموزِ حقیقت، سالک مسالک طریقت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اثباتِ وحدتِ مطلقہ، برہانِ احدیت مجرّدہ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ خزینۂ اسرارِ الٰہیہ، گنجینۂ انوارِ قدسیہ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ تزکیۂ نفوسِ فاضلہ، تصفیۂ قلوبِ کاملہ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سر دفتر دیوانِ اَزل، خاتم صحف ملل ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ تخم مزرع حسنات، ترغیب اہل سعادات ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ کفایت حوائج خلقت، جمع محاسن فتوت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ہادیٔ سبیل رشاد، استیعاب قواعد سداد ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شیرازۂ مجموعۂ فصاحت، بھجت حدائق بلاغت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نسخہ کیمیائے سعادت، سراج وہاج ہدایت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ تکمیل دلائل نبوت، صحیفہ احوالِ آخرت لب اصولِ ادب ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ بیاضِ زواہر جواہر، تمہید نوادر بصائر ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مقتدائے صغیر وکبیر، مفتاحِ فتح قدیر ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مفید مستفیدانِ اسرار، میزبانِ نزل اَبرار ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ قلزم درو قلائد، دُرجِ جواہر عقائد ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ تیسیرِ اصولِ تاسیس، روضۂ گلستانِ تقدیس ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ احیائے علوم وکمالات، مطلع اشعة اللمعات ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مقدمۂ طبقاتِ بنی آدم، رہنمائے دین محکم ومسلم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ تشریحِ حجت بالغہ، تصریحِ واقعات ماضیہ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ تحریرِ معارفِ اصفیاء، تقریرِ قصص انبیاء ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ دلیل مناسک ملت، منتقی اربابِ بصیرت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ وسیلۂ امداد فتاح، سبب نزہت ارواح ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ خازنِ کنز دقائق، درِّ مختارِ بحر رائق ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ذخیرۂ جواہر تفسیر، مشکوٰۃ مفاتیح تیسیر ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ جامع اصولِ غرائب معالم، مصدر صحاحِ بخاری و مسلم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ منظورِ مدارکِ عالیہ، مختارِ عقولِ کاملہ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ملتقط کتاب تکوین، نہایت مطالب مومنین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ انسانِ عیونِ ایمان، قرۃ عینین انسان ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ منبع شریعت و حکم، مجمع بحرین حدوث وقدم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ خلاصۂ مآربِ سالکین، انتہاءِ منہاجِ عارفین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شرفِ ائمۂ دین، تنزیہ شریعت متین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ زبورِ غرائب تدقیق، تلخیص عجائب تحقیق ہیں۔

محمد ﷺ رسولوں کا سردار ہے
محمد ﷺ اُصولوں کا کردار ہے

محمد ﷺ ہے ممدوحِ مولیٰ الوریٰ
محمد ﷺ درِ علم اسرار ہے

محمد ﷺ ہے اسلام کا آسرا
وہ امّی ہےء عالم کا دلدار ہے

محمد ﷺ کا ہمسر کہاں ہے کوئی
رہِ لامکاں کا وہ راہوار ہے

محمد ﷺ محمد ﷺ کہو اے علی
اسی کے گدا کو کہاں ہار ہے

○— **محمّد** ﷺ ناقد نقد تنزیل‘ ناسخ توزیت وانجیل ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ حافظ مفتاح سعادت‘ کشف عطاء جہالت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ واقف خزائن اسرار‘ کاشف بدائع افکار ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ عالم علومِ حقائق‘ جذبِ قلوبِ خلائق ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ زیب مجالس ابرار‘ نور عیونِ اَخیار ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ تہذیب لطائف علمیہ‘ تجرید مقاصد حسنہ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ بیاضِ انوارِ مصابیح‘ توضیح ضیاء تلویح ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ حاویِ علومِ سابقین‘ قانونِ شفاء لاحقین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ معدنِ عجائب وغرائب‘ مدارِ مکارِم ومناقب ہیں۔

○— **محمد** ﷺ نقش فصوصِ حکمیہ، منتخب جواہر مضیہ ہیں۔

○— **محمد** ﷺ عین علم وایقان، حصن حصین امتنان ہیں۔

○— **محمد** ﷺ تبیین متشابہات قرآنیہ، غایت بیانِ اشارات فرقانیہ ہیں۔

○— **محمد** ﷺ تنقیح دلائل کافیہ، تصحیح براہین شافیہ ہیں۔

○— **محمد** ﷺ زبدۂ اہل تطہیر، ملجاء صغیر وکبیر ہیں۔

○— **محمد** ﷺ غواصِ بحارِ عرفان، زبدۂ اربابِ احسان ہیں۔

○— **محمد** ﷺ مرقاتِ معارجِ حقیقت، سلم مدارجِ معرفت ہیں۔

○— **محمد** ﷺ موضح صراطِ مستقیم، نجاتِ اقصیٰ ہیں۔

○— **محمد** ﷺ قوتِ قلوبِ ممکنات، معراجِ اصحابِ کمالات، صفاء ینابیع طہارات ہیں۔

○— **محمد** ﷺ وقایۂ احکام الٰہیہ، افق مبین انوارِ شمسیہ ہیں۔

○— **محمد** ﷺ دستور قضاۃ وحکام، ایضاحِ تیسیر احکام ہیں۔

○— **محمد** ﷺ نورِ انوارِ مطالع، تنویرِ منارِ طوالع ہیں۔

○— **محمد** ﷺ کمالِ بدورِ سافرہ، طلعت بوارقِ متجلیہ ہیں۔

محمد ﷺ دہر کی رُوحِ رواں ہے
محمد ﷺ ہی امامِ مرسلاں ہے

محمد ﷺ سے ملی راہِ الٰہی!
محمد ﷺ ہی اللہ کا اک مکاں ہے

محمد ﷺ محرم اسرار مولیٰ
محمد ﷺ سائر ہر آسماں ہے

محمد ﷺ لامکاں کی راہ کا راہی
محمد ہادیِ ہر کارواں ہے

مسلماں کے لیے حل مسائل
محمد ہر دو عالم کا اماں ہے

○— **محمّد** ﷺ موردِ فتح باری، تابش نور سراجی ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ بحر جواہر درایت، طغرائے منشورِ رسالت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ عدیم اشباہ ونظائر، امین کنوز وذخائر ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ملحق مضمراتِ عوارف، شرحِ مبسوطِ معارف ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سراجِ شعب ایمان، برزخِ وجوب وامکان ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ درّ تاجِ افاضل، ملتقی بحر فضائل ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ناطق فصل خطاب، میزانِ نصابِ احتساب ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ منشاء فیض وافی، مبداء علم کافی ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ تمیض درّ مکنون، موجب سرو مخزون ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ صراحِ برہانِ قاطع، نقایۂ دلیل ساطع ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ رافع لواء ہدیٰ، حکمت بالغۂ خدا ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ضوء مصباحِ عنایت، معطی زادِ آخرت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ عمدہ فتوحاتِ رحمانیہ، مخزنِ مواہب لدنیہ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نتیجہ دلائل خیرات، لمعانِ مطالع المسرات ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ قاموسِ محیط اتقان، بلاغِ مبین فرقان ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نہر خیابانِ توحید، نورِ عین خورشید ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شمس بازغۂ مشارقِ انوار رونق ربیع بستانِ اَبرار ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شناورِ قلزمِ ملاحت، آبیارِ جوئے لطافت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ تراوشِ ابرِ سیرابی، ابر بہارِ شادابی ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سحابِ دُر افشانِ سخاوت، نیسانِ گہر بارِ عنایت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ کوثر عرصۂ قیامت، سلسبیل باغِ جنت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ آبِ حیاتِ رحمت، ساحل نجاتِ اُمت ہیں۔

محمد ﷺ سرورِ اولادِ آدم
محمد ﷺ کے لیے سارا سماں ہے

محمد ﷺ سارے عالم کا مکرم
محمد ﷺ کا گداگر کامراں ہے

کہو ہر دم محمد ﷺ ہی محمد ﷺ
محمد ﷺ ہی کلامِ سروراں ہے

علی کی رُوح کا، دل کا سہارا
محمد ﷺ کے سوا کوئی کہاں ہے

○— **محمّد** ﷺ روحِ چشمۂ حیواں، آشنائے دریائے عرفاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ یتیم عبداللہ، جگر گوشۂ آمنہ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شاہِ حرم، حکمرانِ عرب ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ قائد انسانیت، فرمانروائے عالم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شہنشاہ کونین، رحمت دارین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سرورِ عالم، خلق مجسم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ بحر ہدایت، کانِ سخاوت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ گنج سعادت، مہر رسالت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ رہبر اعظم، مرسل خاتم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ آئینہ ضیائے دیں، جلوۂ دل نشیں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شہ جہاں رنگ، شہ سخاوجود، رحمت یزداں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سرچشمۂ ہدایت، حقیقت قرآں، شمع فروزاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ تاجدار رسولاں، شاہ عرب، جلوۂ حق رونق دو جہاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ احسان مشیت، روح دو عالم، شاہ رسولاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ حسن ازل، شہکار قدرت، آخر مرسلین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مظہر صبح دین، آفتابِ ہدیٰ، صاحب عز و جاہ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سلطان المشارقِ و سلطان المغارِب ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ عبد الانوار، صاحب الجمال والکمال ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ صاحب العلیٰ، نازشِ انسانیت، نگہبانِ آدمیت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ پیکر جود و سخا، سرچشمۂ مہر و ولا، مصدر صبر و رضا ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ قرارِ قلب و جاں، رمزِ کُن فکاں، غمگسارِ انس و جاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مہر سکوت ہفت اختراں، غلغلۂ کون و مکاں، دوائے دردِ دوراں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مبشر رسولاں، منتظر نبیاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سرور کائنات ماہِ عرب، جوہر آئینۂ مہر عجم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شمع حقیقت، راہ نورِ جادۂ اسریٰ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سید الاوّلین، اکرم الآخرین، شفیع المذنبین، اکرم الاوّلین ہیں۔

محمد ﷺ ہی وکیل زِندگی ہے
محمد ﷺ ہی دلیلِ بندگی ہے

محمد ﷺ مخزنِ علمِ لدُنی
محمد ﷺ گلشنِ حق کی کلی ہے

محمد ﷺ عشِق و مَستی کی بُلندی
محمد ﷺ خیر و برکت ہے، غنی ہے

محمد ﷺ رہبر ہر مُلک و مِلت
محمد ﷺ رحمتِ ربِّ جلی ہے

محمد ﷺ ہی محمد ﷺ وِردِ مُسلم
محمد ﷺ کی یہ سب جلوہ گری ہے

محمد ﷺ ہے سکولِ درسِ وحدت
محمد ﷺ معرِفَت کی رہبری ہے

محمد ﷺ سے چلی ہے نسلِ حیدر
محمد ﷺ سے علی کی برتری ہے

محمد ﷺ کو خبر ہے ہر نفس کی
محمد ﷺ روشنی ہی روشنی ہے

محمد ﷺ کی فضیلت رب سے پوچھو
محمد ﷺ کے لیے ہر شے بنی ہے

محمد ﷺ کے کرم سے رُوحِ نقویؔ
محمد ﷺ کی محبت میں پلی ہے

○— **محمّد** ﷺ بدرُ الدجیٰ، شمس الضحیٰ، امین جلوۂ دوسرا ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ کلاہِ بے کلاہاں، جمالِ عالم امکاں، فانوسِ ایوانِ جہاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ساقیٔ کوثر بکف، جناب خیر البشر جلال عظمت آدم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نیر بطحا، انجم طٰہٰ، زینت کعبہ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ رونق منبر، گوہر وحدت، آیۂ رحمت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ کانِ فتوت، بحر نبوت، جانِ دو عالم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مقدم و متقدم، آخر و اوّل، والی و مولا ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اعلیٰ و اولیٰ، ملجا و ماویٰ، شافع و متشفع ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شفیع و مستشفع، طاہر و مطہر، مطہر و اطہر ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ فاضل و متفضل، مفضل و مفضال، محسن و متجاوز ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اسنیٰ و اقنیٰ، صدوق و صادق، مصدق و مصدوق ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ خاشع و متخشع، اتقیٰ و اخشیٰ، خلاصۂ موجود ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ظفو و ظافر، مظفر و اظفر، احسن و اعلیٰ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ حماد وحامد، حمید ومحمد، مجید ومجد ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ طویل النجاد، رفیع العماد، عمید ونجید ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ منجد ونورِ مجد، ترجمانِ خداوند واحد، احید واحاد ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ وحید ومحید، موحد وحائذ، اوحد واحید ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مشہود وشاہد، موعود وواعد، موجود وواجد ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سجاد وساجد، زاہد وعاضد، مقصود وقاصد ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ محفوظ وحافظ، مضبوط وضابط، مبعوث وباعث ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ والی ووارث، صاحب ذوائب، وضوحِ دلالت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ کمالِ اشارت، نذیر ملاحم، جاہ وجلالت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ بشیر مراحم، بشر وطلاقت، نقیب ونقاوت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ بخت وسعادت، ظہورِ زعامت، شہودِ شہامت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ رئیس رُسل، سائد وقائد، فتاح وفاتح ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ممنوح ومانح، طلیق الملامح، کثیر الطلاوۃ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ کریم المناسب، رفیع الجوانب، صاحب مواہب ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ طیب مطیب، الین واطیب، مختص ومنجب ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مطلوب وطالب، راغب ومرغب، عاقب ومعقب ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ رہاب وراہب، تواب وتائب، اوّاب وآئب ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ حریص مناقب، نفور مثالب، سموح صفوح ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ صاحب تاج ومعراج، میزان وسلطان، برہان وحجت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ رحیب الذراع، عظیم اللواء، عتیق النجار ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ طویل الیمین، اغرالجبین، راخ وناخ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ باذخِ وشامخ، لائح ولاعق، ناصح وواضح ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ واضع وراضع، ضارِع ووارِع، بارِع ونافع ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شافع وسائق، فائق وشارِق، بارِق وحاذقِ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ راتق وفاتق، ناسک وناجز، مخبر ومنذر ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ قانت وقائت، وثیق العریٰ، امین القویٰ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ منار الھدیٰ، منیع الحمیٰ، مزیل الردیٰ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ رسول الرضا، نبی الرجا، امام الوریٰ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نورِ قمر، مرفوع ومشفوع ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مردِ میدانِ فقر وفنا، سلطانِ صدق وصفا ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ متین ومبین، حصن حصین، نگار حسین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مشہود وموروذ، موعود وممدوذ، محفوذ ومحشود ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ناشر وکاشر، زین المعاشر ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نبیہ ووجیہ، خالص ومخلص، مثبت وثابت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ممدوح ومداح، مقتضی ومکتفی، ذخر وعافی ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ منتجب ومنتخب، محترض ومجتہد، مبتہل ومکمل ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مقبل و مطلع، ادوم و احشم، ارحم و حاتم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ قیم و قائم، ازکیٰ و مزکیٰ، مزکی و زکی ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ امی الوریٰ، مہر جو و مامول، شہنشاہِ پنہان و پیدا ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مقصود و معہود، ناموس توراۃ موسیٰؑ، قاموسِ انجیل عیسیٰؑ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ خیر الوریٰ، خیر البرایا، بحر زاخر ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نجم زاہر، بدیع و رفیع، سمیع و سریع ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ملیح و صبیح، مسیح و مشیح، فصیح و نجیح ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ رجیح و فصیح، حنیف و شریف، لطیف و نظیف ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ عفیف و معیف، ظریف و زلیف، بیان و امان ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ حنان و مصان، مصارع و مصافح، نبی الملاحم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ رسول السرایا، مجیر البرایا، صقیل الثنایا ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ عظیم المزایا، کریم السجایا، جمیل الحیا ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ جزیل العطایا، حجۃ اللہ، جمیع البرایا ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ خازنِ علم مخزون، مکنون و مکتوم، منبع علم و عرفان ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مجمع حسن و احسان، نبی المتاب، وحید الطراز ہیں۔

محمد ﷺ سیّد جنّ و بشر ہیں
محمد ﷺ مُرشدِ فکر و نظر ہیں

محمد ﷺ مظہرِ معبودِ برحق
محمد ﷺ مُعتمد ہیں معتبر ہیں
محمد ﷺ مُوجبِ تخلیقِ خلقت
محمد ﷺ کے لیے سب خشک و تر ہیں
محمد ﷺ رہبرِ دینِ مقدس
محمد ﷺ مژدۂ فتح و ظفر ہیں
محمد ﷺ سَرورِ ہر مُلک و مِلّت
محمد ﷺ رونق ہر بحر و بَر ہیں
محمد ﷺ نُورِ حق، مہرِ شریعت
محمد ﷺ ہی حقیقت کی خبر ہیں
محمد ﷺ رُوحِ جبریلؑ مکرّم
محمد ﷺ مرُسلوں سے پیشتر ہیں
محمد ﷺ غیرتِ شبیر و شبرّ
محمد ﷺ پیرِ صدّیق و عُمر ہیں
محمد ﷺ منزلِ ہر مردِ مومن
محمد ﷺ جلوۂ ہر چشم سر ہیں

محمد ﷺ سے ہوئی ہر شے منور
محمد ﷺ محورِ شمس و قمر ہیں

محمد ﷺ کعبۂ مومن ہیں بیشک
محمد ﷺ مرکزِ علم و ہنر ہیں

محمد ﷺ ہیں ظہورِ حسنِ قدرت
محمد ﷺ وردِ ہر سنگ و شجر ہیں

محمد ﷺ ہیں سکونِ قلب مضطر
محمد ﷺ مرہمِ خستہ جگر ہیں

محمد ﷺ حلِ ہر مشکل ہیں نقویؔ
محمد ﷺ ہی طلوعِ ہر سحر ہیں

○ --- **محمّد** ﷺ راجح الحلم، قاسم العلم، ثاقب الفہم ہیں۔

○ — **محمّد** ﷺ نافذ العزم، قاصد و مقصد، سامع و مستمع ہیں۔

○ --- **محمّد** ﷺ مقبل و محتسب، صابر و مصطبر، ناصر و منتصر ہیں۔

○ --- **محمّد** ﷺ محرم و محترم، ملتجاے غایتی، مونس وحدتی ہیں۔

○ --- **محمّد** ﷺ غایۃ مقصدی، ارجی مرتقی ہیں۔

○ --- **محمّد** ﷺ متقی، مہتدی، موصول و واصل ہیں۔

○ -- **محمّد** ﷺ فاروق و فاصل، حمال و حامل، قوال و قائل ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ عادِل وعائل، راجل و راجف، غارس وغارف ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ معروف وعارِف، مدعو وداعی، صدقِ اقاویل ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ حسن افاعل، مرفق ومروح، مفرج ومرتل ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اکلیل وکامل، مکمل وموئل، مومول وآمل ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اثیل وموثل، کریم المداخل، شریف الشمائل ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ کفیل الیتامیٰ، ثمال الارامل، کثیر النوافل ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ جم الفواضل، سہیم وقسیم، عدیل ومقابل ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مثل ومثال، مثیل ومماثل، اوّل الاوّلین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ آخر الآخرین، سیّد المسلمین، قائد المومنین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اشرف العالمین، شافع المذنبین، ملجا الآملین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ منجا الہالکین، غایۃ الطالبین، نخبۃ المتقین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ زبدۃ الصالحین، عاصم البائسین، خاتم المرسلین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اعلم العالمین، اکرم الاکرمین، اعبد العابدین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ احمد الحامدین، اجود الاجودین، اعمل العاملین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اکمل الکاملین، افضل الفاضلین، مفضل المفضلین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اعدل العادلین، اعقل العاقلین، اطہر الطاہرین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اصبر الصابرین، ابصر الناظرین، اشکر الشاکرین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اذکر الذاکرین، اسمع السامعین، اشفع الشافعین ہیں۔

○— **محمد** ﷺ اشجع العالمین، اوسع الواھبین، اصدق الصادقین ہیں۔
○— **محمد** ﷺ اجود الناس، انجد الناس، اسعد الناس ہیں۔
○— **محمد** ﷺ اجرا الناس، اقرا الناس، اھنا الناس ہیں۔
○— **محمد** ﷺ ارجح الناس، ارفع الناس، اجمع الناس ہیں۔
○— **محمد** ﷺ املح الناس، اوسع الناس، اشجع الناس ہیں۔
○— **محمد** ﷺ اخشع الناس، امنع الناس، انصح الناس ہیں۔
○— **محمد** ﷺ افصح الناس، ابلغ الناس، افضل الناس ہیں۔
○— **محمد** ﷺ اکمل الناس، اعدل الناس، اجمل الناس ہیں۔
○— **محمد** ﷺ اوصل الناس، اقوم الناس، احکم الناس ہیں۔
○— **محمد** ﷺ اکرم الناس، اعظم الناس، اکثر الناس ہیں۔
○— **محمد** ﷺ اغیر الناس، ابہر الناس، اغزر الناس ہیں۔
○— **محمد** ﷺ اسیر الناس، اشہر الناس، اطہر الناس ہیں۔
○— **محمد** ﷺ اظہر الناس، اراف الناس، اشرف الناس ہیں۔
○— **محمد** ﷺ اثبت الناس، اطیب الناس، اعذب الناس ہیں۔
○— **محمد** ﷺ اقرب الناس، امکن الناس، احسن الناس ہیں۔
○— **محمد** ﷺ اصدق الناس، اشرف الانبیاء، امین الانبیاء ہیں۔
○— **محمد** ﷺ اخطب الانبیاء، شارعِ مشرع، مفخر مرسلاں ہیں۔
○— **محمد** ﷺ افتخارِ زماں، فخرِ دوراں، افضل الانبیاء ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ انیس موانس، جلیس مجالس، صدیق مصادق ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ندیم منادم، قرین مقارن، قریب ومقرب ہیں۔

محمد ﷺ نبی ہیں محمد ﷺ ولی ہیں
محمد ﷺ خفی ہیں محمد ﷺ جلی ہیں
محمد ﷺ ہیں توحیدِ حق کے مُبلّغ
محمد ﷺ کے جنِ و بشر مقتدی ہیں
محمد ﷺ ہیں نبیوں رسولوں کے سَروَر
محمد ﷺ ہی ہر دَور کی روشنی ہیں
محمد ﷺ سے روشن ہیں شمس و قمر بھی
محمد ﷺ ہی کونین کی سَروری ہیں
محمد ﷺ ہیں ہر روز و شب کے وظیفہ
محمد ﷺ بُلندی، محمد ﷺ علی ہیں
محمد ﷺ ہیں مطلوب و محبوبِ خلقت
محمد ﷺ ہی مقصود ربِّ غنی ہیں
محمد ﷺ ہیں فیضِ محبت کے مخزن
محمد ﷺ رہِ معرفت میں جلی ہیں
محمد ﷺ نہ ہوتے تو خلقت نہ ہوتی
محمد ﷺ ہی مخلوق کی زندگی ہیں

محمد ﷺ محمد ﷺ محمد ﷺ محمد ﷺ

محمد ﷺ ہی نقوی کی ہر برتری ہیں

○— **محمّد** ﷺ جار مجاور، عرف و عروف، عطوف و شکور ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ صبور و غفور، غیور و جسور، ودود و حمود ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نصیر و شہیر، شہید و رشید، سعید و جلید ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سدید و اسد، شدید و اشد، رفیق و رقیق ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شفیق و طلیق، عماد و علم، مستغیث و قسم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مستغاث و حکم، قطب و ہمام، وصول و حمول ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ملقی و موقی، حسن سرائر، صاحب غدائر ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مولائے قحطان و عدنان، مقدام و علام، صاحب خیر و نعم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ صاحب خیر و مقسم، کریم و مکرم، محرم و مقدم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ عظیم و معظم، اعظم و متم، مختم و معلم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ حکیم و محکم، کلیم و مکلم، مساد و مسود ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ معمم و مزمزم، مغرم و مغنم، محلل و محرم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ صفوۃ آل ہاشم، سالم و مسالم، معلوم و عالم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ علیم و معلم، وسیم و قسیم، جسیم و نسیم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ حلیم و ہضیم، یتیم و مقوم، قویم و مقیم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سراجِ عوالم، سرمرسلین، سرورِ جزو و کل ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ میرِ کون ومکاں، سرچشمۂ جاوداں، مجتبیٰ و مصطفیٰ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ متقی و مرتضیٰ، ملتجی و مرتجیٰ، مقتدا و مہتدا ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ جواد و اجود، گنجِ مکنوز و محروز، محفوظ و مرموز ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اصدق قائل، انجح سائل، افلج وابہج ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ادعج وابلج، اکحل وانجل، اشکل واشعب ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ بالمومنین رؤف ورحیم، نجمِ مشمشع، سیف مصمم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اعزالانام، اجل البرایا، طراز الکمال ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ بدیع الجمال، بسیط النوال، زمیم وامام ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ بحرِ مطمطم، کنزِ مطلسم، عیانِ مکتم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ احمدِ کل عالم، شاہکار منور، مؤید ومعزز ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مہذب ومبلغ، مظفر ومیسر، وقور وموقر ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ خبیر ومخبر، بشیر ومبشر، بصیر ومبصر ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مشیر ومشاور، مذکور وذاکر، مشکور وشاکر ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ صبار وصابر، جبار وجابر، قتال وزاجر ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ منظور وناظر، منصور وناصر، مغفور وغافر ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ضحوک وضاحک، میمون ومامون، خیر البشر ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مالک بحر وبر، فارقِ خیر وشر، افتخارِ زماں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ نورِ مبین منزل، شاہد وصادق، صامت وناطق ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ گنجِ مواعظ، صادِق و مصدق، شافع و مشفع ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ یٰسین و طاسین، طٰہٰ و حامیم، مجموع و جامع ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ممنوع و مانع، مسکین و قانع، بائس و دافع ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ دلیل و اصیل، خلیل و وکیل، کفیل و نبیل ہیں۔

محمد ﷺ ہیں محبوبِ ربِّ مجید
محمد ﷺ ہیں سب خُوبیوں میں وحید

محمد ﷺ ہیں کعبہ کے کعبہ مگر
نہیں ہیں وہ معبودِ حق کے ندید

محمد ﷺ ہیں مجموعۂ علمِ حق!
محمد ﷺ ہیں فِکر و نظر کے سعید

محمد ﷺ ہیں توحیدِ حق کی دلیل
محمد ﷺ ہیں سب مُرسلوں کی نوید

○— **محمّد** ﷺ مقیل و معیل، مزیل و مجیل، مہیل و محیل ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اَجل و جلیل، اجیر و مجیر، حفیظ و عزیز ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اعز و معزز، حسیب و نسیب، نجیب و نقیب ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ رقیب و حبیب، قریب و بسیب، طبیب و صلیب ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اریب و منیب، مجیب و مجاب، مہاب و شہاب ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ حجاب و مہیمن، بین مبین، برہانِ امین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ایمن و آمن، مؤمن و موقن، اوّل و آخر ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مطاع و مطیع، مستنیر و منیر، مصباح مشرق ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مختارِ مخلوقِ خالق، سباق و سابق، مسعود و اسعد ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سعد الخلائق، بالغ و بلیغ، مشفوع و شافع ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شفیع و مشفع، رفیع و مرفع، رحمت و مرحمت ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ واعظ و موعظت، مزمل و اواہ، مدبر و ناظر ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ناصب و خیر، غیث و غوث، مغیث و بعیث ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ غیاث الوریٰ، نبی الھدیٰ، شاہِ گیہاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سرورِ والا حشم، سیّد عالی ہمم، مہتر اولادِ آدم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ خواجۂ کون و مکاں، خیر الوریٰ، مہبط وحی ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ معدنِ حکمت، مہر ابد تاب، مطلع انوارِ سعیر و سینا ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ صادقِ و صدق، مصدوق و صدوق، مطلع نورِ ازل ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مقطع تنزیل خدا، مظہر حق جلی، معنی سر الاسرار ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ زائرِ عرشِ بریں، معتکف غارِ حرا، رحمت عالمیاں ہیں۔

○— **محمد** ﷺ مرحمت آدمیاں، شافع روز جزا، بادشہ ہر دوسرا ہیں۔

○— **محمد** ﷺ مکفی ومقتف، میزان وقتال، عروف وعمدہ ہیں۔

○— **محمد** ﷺ وادو مفتاح، کافی ومکتف، ضحوک وازکیٰ ہیں۔

○— **محمد** ﷺ حکم وحاکم، حمیم وممنوح، صفوح وصفوہ ہیں۔

○— **محمد** ﷺ مصلح ومنجی، عزیز والتقی، احشم وحاتم ہیں۔

○— **محمد** ﷺ حماد وقدوہ، حلیم وجواد، جامع وجد ہیں۔

○— **محمد** ﷺ مقیل ومعطا، مختار وملجا، مطاع ومولا ہیں۔

○— **محمد** ﷺ مفزع وموئل، ملاذ وماوی، نور انوار ہیں۔

○— **محمد** ﷺ لوح محفوظ، اسم مسطور، شمع سبل ہیں۔

○— **محمد** ﷺ ختم رسل، عقل کل، دلیل سبل ہیں۔

○— **محمد** ﷺ سرنامۂ کون ومکاں، پیمانۂ سود وزیاں، مستودع سر نہاں ہیں۔

○— **محمد** ﷺ خاتم پیغمبراں، مستغاثِ مرسلاں، ندیم بے کساں ہیں۔

○— **محمد** ﷺ مونس برگشتہ بختاں، انیس بے دلاں، غمگسارِ دوستاں ہیں۔

○— **محمد** ﷺ خیر خواہِ دشمناں، تسکین مشتاقاں، قرارِ عاشقاں ہیں۔

○— **محمد** ﷺ دادخواہِ خستگاں ورمیدہ خاطراں، ہمدمِ سینہ فگاراں ہیں۔

○— **محمد** ﷺ رفیق خستگاں، دولت کوتاہ نصیباں، متاع مذنباں ہیں۔

○— **محمد** ﷺ شب چراغ رہ نورداں، سراجِ سالکاں، شمع راہِ عالماں ہیں۔

○— **محمد** ﷺ آفتابِ عارفاں، چارۂ بے چارگاں، مایۂ بے مایگاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ خانۂ بے خانماں، امانِ بے اماں، پاسبانِ عقل ودل گم کردگاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ کارواں درکارواں، نورِ بصر، آرامِ جاں ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ رحمت ہر دو جہاں، مظہرِ فیض اتم، مطلع صبح ظہور ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سرورِ کونین، سالارِ حنین، عمادِ النشاتین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ولی الدولتین، امیر البلدتین، خیار العالمین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سبط اسماعیل، جد حسین، عظیم العفو ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ فیاض الیدین، واسع الصدر، عظیم المنکبین ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مردم چدم وجود، محرمِ ربّ وُدُود، کاشف ظلماتِ ریب ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ معدنِ لطف عمیم، مخزنِ خلق عظیم، مہبط وحیٔ قدیم ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ معقل دین قویم، خاصۂ خاصانِ حق، بندۂ دلبند رب ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مصحف مخلوق، قاموسِ رب، شاہِ موجودات ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سلطان کل، صاحب تنزیل، خیر الوریٰ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ خیر الرسل، شاہِ ملک جاوداں، مقتدائے انبیاء ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ عروۃ الوثقی، محسن انسانیت، پیکر صدق وصفا ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مظہر لطف وعطا، مصدر جود وسخا، کانِ حیا ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شانِ علا، آنِ ولا، نجم الہدیٰ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ شافی الصدیٰ، غیث الندیٰ، غوث الوریٰ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سردفتر جمیع رسل، صاحب خیر نزل ہیں۔

○— **محمد** ﷺ عشق تمام و عقل کل، شمع سبل، ختم رسل ہیں۔

○— **محمد** ﷺ عقل کل، دلیل سبل، دانائے سبل ہیں۔

○— **محمد** ﷺ مولائے کل، ختم الرسل، مرکز دیدار کل ہیں۔

○— **محمد** ﷺ قافلہ سالارِ کل، مدرسِ انوارِ کل، صاحب چار قل، سلطانِ کل ہیں۔

○— **محمد** ﷺ خلیق، لئیق، طلیق ہیں۔

○— **محمد** ﷺ حبیب، نجیب، طبیب ہیں۔

○— **محمد** ﷺ وکیل، جلیل، دلیل ہیں۔

○— **محمد** ﷺ کریم، عظیم، حکیم ہیں۔

○— **محمد** ﷺ حسین، متین، قرین ہیں۔

○— **محمد** ﷺ اِمَامُ الْوَرٰی، صَدْرُ الْعُلٰی ہیں۔

○— **محمد** ﷺ دَارُ الْهُدٰی، صُلْحُ الْعِدٰی ہیں۔

○— **محمد** ﷺ مَرَاحُ الْاَرْوَاحِ، مَصَادُ الْاِصْلَاحِ ہیں۔

○— **محمد** ﷺ مُرَادُ الْاِسْلَامِ، عِمَادُ الْاِکْرَامِ ہیں۔

○— **محمد** ﷺ مُکَرِّمُ الْمَسَائِلِ، مُسَلِّمُ الدَّلَائِلِ ہیں۔

○— **محمد** ﷺ هُمَامُ الْعَوَالِمِ، اِمَامُ الْمَکَارِمِ ہیں۔

○— **محمد** ﷺ سِلْمُ الْوِدَادِ، سَلَمُ الْاَعَادِ ہیں۔

○— **محمد** ﷺ مُرَادُ الْعُلُوْمِ، مَاحِی الرُّسُوْمِ ہیں۔

○— **محمد** ﷺ عَهْدُ الْعُهُوْدِ، عَمَدُ الْعُمُوْدِ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ واحدُ الْعُدُوْلِ، رَاکِدُالْاُصُوْل ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اَوَّلُ الْاَوَائِلِ، مَوْئِلُ الْمَوَائِلِ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مَرْصَادُ الْوَسَائِلِ، مِصْعَادُالسَّلَاسِلِ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ حَصُوْرُ الدُّھُوْمِ، سُرُوْرُ الْھُمُوْمِ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اَکْمَلُ الْکَوَامِلِ، حَلُّ الْمَسَائِلِ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سَرِیُّ السُّرٰی، عَلِیُّ الْعُلٰی ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اَسَدُالْاُسُوْدِ، وَعْدُالْوُعُوْدِ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اِسْمُ الْاَسَامِیِّ، سَامِی السَّوَامِیِّ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ رَاسِی الرَّوَاسِیِّ، حَامِی الْحَوَامِیِّ ہیں۔

محمد ﷺ بہتریں سے بہتریں ہے
محمد ﷺ سب حسینوں سے حسیں ہے

محمد ﷺ حُسنِ خصلت میں مُسلَّم
محمد ﷺ مہ جبیں ہے دلنشیں ہے

محمد ﷺ مظہرِ ربّ معظم
محمد ﷺ سرورِ دینِ متیں ہے

محمد ﷺ رہبرِ علم شریعت
محمد ﷺ گوہر بحرِ یقیں ہے

محمد ﷺ سرِّ وحدت، نُورِ کثرت
محمد ﷺ سرگروہِ مؤمنیں ہے

محمد ﷺ مشعلِ ہر دَور ظلمت
محمد ﷺ ظلِّ حق، مخدومِ دیں ہے

محمد ﷺ مرجعِ فرشِ محبت
محمد ﷺ ہی شہِ عرشِ بریں ہے

محمد ﷺ ہر فلک کی زیب و زینت
محمد ﷺ نُورِ حق، شمسِ زمیں ہے

محمد ﷺ رحمت و نُورِ مجسّم
محمد ﷺ ہی سُرُورِ ہر حزیں ہے

محمد ﷺ ہے سَرِ ختمِ نبوّت
محمد ﷺ ہی رسُولِ مُرسلیں ہے

محمد ﷺ ہے بعیدِ منکرِ حق
محمد ﷺ نفسِ مومن کے قریں ہے

محمد ﷺ ہے وکیلِ روزِ محشر
محمد ﷺ ہی شفیعِ مذنبیں ہے

محمد ﷺ سب زمیں پر ہر فلک پر
محمد ﷺ جس طرف دیکھو وہیں ہے

محمد ﷺ ہے سخی بے بدل، وہ
نہیں، جس کے لبوں پر ہی نہیں ہے

محمد ﷺ کی وہ چوکھٹ ہے کہ جس پر
جھکی نبیوں کی، ولیوں کی جبیں ہے

محمد ﷺ سرورِ دیں، حُسنِ فِطرت
کہو مثلِ محمد بھی کہیں ہے

محمد ﷺ ہر مُکرّم سے مُکرّم
یہ نقوی کمتریں سے کمتریں ہے

○— **محمّد** ﷺ دارُالمَحامِدِ، رَأسُ الحَمَائِدِ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ دَھرُالدُّھُورِ، حَلُّ الاُمُورِ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اَطْھَرُ الاَطْھَارِ، اَکْرَمُ الاَعْصَارِ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ ھَادِی الاِسْلاَمِ، وَالِی الاِکْرَامِ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مَصْدَرُالاِلْھَامِ، مِحْوَرُالاَحْکَامِ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مَالِکُ الحَرَمِ، مُصْلِحُ الاُمَمِ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ صَالِحُ الاَعْمَالِ، عَالِمُ الاَحْوَالِ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اَسَاسُ العِلْمِ، مُرَادُالسُّوَالِ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مُمِدُّالعَصْرِ، مُسِدُّالاَمْرِ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مِکْرَمُ العِمَادِ، مِطْعَامُ الاَعَادِ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مَوْلَی المَوَالِیّ، اَوْلَی الاَوَالِیّ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اعْلَی الاَعَالِیّ، اَحْلَی الاَھَالِیّ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ حَامِلُ المَعَالِیّ، عَاصِمُ المَوَالِیّ ہیں۔

○— مُحَمَّد ﷺ کَرَمُ الْکَرَمِ، حَرَمُ الْحَرَمِ ہیں۔

○— مُحَمَّد ﷺ حَامِلُ لَوْلَاکَ، مَالِکُ الْاَمْلَاکِ ہیں۔

○— مُحَمَّد ﷺ کَرَمُ الْوَرٰی، حَکَمُ الْعُلٰی ہیں۔

○— مُحَمَّد ﷺ عَلَمُ الْھُدٰی، مَاحِی الْھَوٰی ہیں۔

○— مُحَمَّد ﷺ اَحْکَمُ الْحُکَمَاءِ، اَعْلَمُ الْعُلَمَاءِ ہیں۔

○— مُحَمَّد ﷺ اَرْحَمُ الرُّحَمَاءِ، اَکْرَمُ الْکُرَمَاءِ ہیں۔

○— مُحَمَّد ﷺ اَسْعَدُ السُّعَدَاءِ، اَصْلَحُ الصُّلَحَاءِ ہیں۔

○— مُحَمَّد ﷺ مُعَلِّمُ الْعُلُوْمِ، مُسَلِّمُ الرَّحِمِ ہیں۔

○— مُحَمَّد ﷺ مُکَرَّمُ الْمُلْکِ، مَحَّاءُ السَّدَمِ ہیں۔

○— مُحَمَّد ﷺ حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ، رَاحِمُ اَھْلِ الطَّرْدِ ہیں۔

○— مُحَمَّد ﷺ مِعْمَارُ الْاُمَمِ، مِدْرَارُ الْھِمَمِ ہیں۔

○— مُحَمَّد ﷺ اَھْدَی الْوَرٰی، اَعْلَی الْعُلٰی ہیں۔

○— مُحَمَّد ﷺ رَأْسُ الْھُدٰی، عَدْلُ الشُّرٰی ہیں۔

○— مُحَمَّد ﷺ دَامَاءُ الْعِلْمِ، دَسْرَاءُ الْحِلْمِ ہیں۔

○— مُحَمَّد ﷺ مُدْرِکُ الْاَسْمَاءِ، مُمْسِکُ الْاَھْوَاءِ ہیں۔

○— مُحَمَّد ﷺ دَوَآءُ الْعِلَلِ، عَطَآءُ الْعَمَلِ ہیں۔

○— مُحَمَّد ﷺ حَاکِمُ الْاِسْلَامِ، دَائِمُ الْاَکْرَامِ ہیں۔

○— مُحَمَّد ﷺ دَرَّاکُ الْمُسَمّٰی، حَلَّالُ الْمُعَمّٰی ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَکْرَمُ الطَّوْلِ، اَحْکَمُ الْحَوْلِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مَدَارُ الْمُہَامِ، ہُمَامُ الْہِمَامِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مَوْلَی الْوَرٰی، مُوْلِی الْہُدٰی ہیں۔

○— محمّد ﷺ مَرَامُ السَّمَاحِ، اِمَامُ الصَّلَاحِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ لَمَّاحُ الدَّلَآئِلِ، سَمَّاحُ الْوَسَآئِلِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ لِوَآءُ السَّمَاوِیِّ، سَمَآءُ الدَّعَاوِیِّ ہیں۔

○— محمّد ﷺ وَالِی الْحَرَمِ، عَلَمُ الْعَلَمِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ دَارُ الْعُلُوْمِ، دَارِی الدُّہُوْمِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ عِلْمُ الْعِلْمِ، حِلْمُ الْحِلْمِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ رَسُوْلُ الرُّسُلِ، مَاحِی الْمِلَلِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مُطَاعُ الْاُمَمِ، حِصَارُ الْکَرَمِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ عَرُوْسُ الْعَالَمِ، مَحْمُوْدُ اٰدَمَ ہیں۔

○— محمّد ﷺ وِرْدُ الْعَصْرِ، وَالِی الْاَمْرِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ سِرُّ الْاَسْرَارِ، حُرُّ الْاَحْرَارِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ حَلُّ الْاُمُوْرِ، صَدْرُ الصُّدُوْرِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ رَوْحُ الْعُصُوْرِ، رُوْحُ الدُّہُوْرِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ وَرْدُ الْوَرْدِ، وِرْدُ الْوِرْدِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَصْلُ الْاُصُوْلِ، سَرُّ الْمَلُوْلِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَلْمَکِّیُّ الْہِلَالُ، اَلْاُمِّیُّ الْکَمَالُ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَلْکَامِلُ الْمُکَرَّمُ، اَلْعَادِلُ الْمُسَلَّمُ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَلْعَامِلُ الْمَعْمُوْلُ اَلْوَاصِلُ الْمَوْصُوْلُ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَلْہَادِی الْمَہْدِیُّ، اَلْوَالِی الْمُہْدِیُّ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَلرَّاحِمُ الْمَرْحُوْمُ، اَلْعَاصِمُ الْمَعْصُوْمُ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَلْمَوْدُوْدُ الْمَعْہُوْدُ، اَلْمَحْمُوْدُ الْمَوْعُوْدُ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَلسَّالِکُ الْاَعْلٰی، اَلْمَالِکُ الْمَوْلٰی ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَلْمَکِّیُّ الْوَلِیُّ، اَلْاُمِّیُّ الْعَلِیُّ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَلْمُصْلِحُ الصَّالِحُ، لِمَوْلَاہُ الْمَادِحُ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَلْمُؤَمِّلُ الْاَعْلٰی، اَلْمَوْلَی الْاَوْلٰی ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَلْحَاکِمُ الدَّآئِمُ، اَلرَّاحِمُ الْعَاصِمُ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَلْعَالِمُ الصَّارِمُ، اَلصَّائِمُ السَّالِمُ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَلْوَالِی الْعَالِیُّ، دُرُّاللَّآلِیِّ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَلْمَالِکُ الْاَوَّلُ، اَلْحَاکِمُ الْاَکْمَلُ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَلْمُمَہِّدُلِلْہُدٰی، اَلْمُسَدِّدُلِلْوَرٰی ہیں۔

○— محمّد ﷺ حَامِلُ الْہِمَمِ، اَلْعِصَمِ وَالْحِکَمِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ سَائِدُالْمُلُوْکِ وَالرُّسُلِ وَالْاُمَمِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مُرَادُالْمَمَالِکِ وَ الْمَسَالِکِ وَالْمَعَارِکِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مَمْدُوْحُ الْعُصُوْرِ وَ الْحُوْرِ وَالْمَلَائِکِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَلْمَحْمُوْدُ، الْمُوْدُوْدُ، الْمَوْعُوْدُ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَلْوَاصِلُ، الْمَوْصُوْلُ الْمَرْسُوْلُ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَلْمَرْسُوْلُ، اَلْمَعْصُوْمُ الْمَعْلُوْمُ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَلْمَرْحُوْمُ الْمَعْلُوْمُ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَلْمُکَرَّمُ، اَلْمُحَرَّمُ، الْمُسَلَّمُ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَلْکَامِلُ، اَلْاَکْمَلُ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَلْمُکَمَّلُ، اَلطَّاہِرُ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَلْاَطْہَرُ، اَلْمُطَہَّرُ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَلْاِمَامُ الْہُمَامُ، الْحُسَامُ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَلْعَادِلُ، الْکَامِلُ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَلْاٰمِرُ اَلْمَامُوْرُ، اَلدَّاعِیْ اَلْمَدْعُوُّ ہیں۔

○— محمّد ﷺ رَسُوْلُ اللّٰہِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ وَصُوْلُ اللّٰہِ، مَمْدُوْحُ اللّٰہِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ صِرَاطُ اللّٰہِ، وِرْدُاللّٰہِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مَحْمُوْدُ وُلْدِاٰدَمَ، مَمْدُوْدُ کُلِّ عَالَمٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اِعْلَامُ کُلِّ اِعْلَامٍ، اِحْکَامُ کُلِّ اِحْکَامٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَلْمَاسُ کُلِّ اَلْمَاسِ اِحْسَاسُ کُلِّ اِحْسَاسٍ ہیں۔

○— محمد ﷺ اِدْرَاکُ کُلِّ اِدْرَاکٍ، مُلْکُ کُلِّ اَمْلاکٍ ہیں۔

○— محمد ﷺ عَمَلُ کُلِّ اَعْمَالٍ، حَالُ کُلِّ اَحْوَالٍ ہیں۔

○— محمد ﷺ اِمَامُ کُلِّ اِمَامٍ، کَلَامُ کُلِّ کَلَامٍ ہیں۔

○— محمد ﷺ ھُمَامُ کُلِّ ھُمَامٍ، حُسَامُ کُلِّ حُسَامٍ ہیں۔

○— محمد ﷺ مِکْرَامُ کُلِّ مِکْرَامٍ، مِطْعَامُ کُلِّ مِطْعَامٍ ہیں۔

○— محمد ﷺ صَمْصَامُ کُلِّ صَمْصَامٍ، دِلْھَامُ کُلِّ دِلْھَامٍ ہیں۔

○— محمد ﷺ حَطَّامُ کُلِّ حَطَّامٍ، رَسَّامُ کُلِّ رَسَّامٍ ہیں۔

○— محمد ﷺ کُرَّامُ کُلِّ کُرَّامٍ، عَلَّامُ کُلِّ عَلَّامٍ ہیں۔

○— محمد ﷺ اَکْرَمُ کُلِّ اَکْرَمَ، اَسْلَمُ کُلِّ اَسْلَمَ ہیں۔

○— محمد ﷺ لِوَآءُ کُلِّ لِوَآءٍ مُحَمَّدٌ رِدَآءُ کُلِّ رِدَآءٍ ہیں۔

○— محمد ﷺ کِسَآءُ کُلِّ کِسَآءٍ، عَطَآءُ کُلِّ عَطَآءٍ ہیں۔

○— محمد ﷺ دَوَاءُ کُلِّ دَوَاءٍ، عَلاَءُ کُلِّ عَلاَءٍ ہیں۔

○— محمد ﷺ دَآئِمُ کُلِّ دَآئِمٍ، صَآئِمُ کُلِّ صَآئِمٍ ہیں۔

○— محمد ﷺ مُرْسَلُ کُلِّ مُرْسَلٍ، مُکْمِلُ کُلِّ مُکْمِلٍ ہیں۔

○— محمد ﷺ سِلْمُ کُلِّ سِلْمٍ، حِلْمُ کُلِّ حِلْمٍ ہیں۔

○— محمد ﷺ سُلُوْکُ کُلِّ سُلُوْکٍ، دَلُوْکُ کُلِّ دَلُوْکٍ ہیں۔

○— محمد ﷺ طَمَارُ کُلِّ طَمَارَ، عَرَارُ کُلِّ عَرَارٍ ہیں۔

○— محمد ﷺ اِصْلَاحُ کُلِّ اِصْلَاحٍ، مَرَاحُ کُلِّ مَرَاحٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ صَلاحُ کُلِّ صَلاحٍ، سَمَاحُ کُلِّ سَمَاحٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ وَصُوْلُ کُلِّ وَصُوْلٍ، حُصُوْلِ کُلِّ حُصُوْلٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ وَاصِلُ کُلِّ مَوْصُوْلٍ، کَامِلُ کُلِّ مَرْسُوْلٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ رُوْحُ کُلِّ رُوْحٍ، رُوْحُ کُلِّ رَوْحٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ عَاصِمُ کُلِّ مَعْصُوْمٍ، عَالِمُ کُلِّ مَعْلُوْمٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ وَعَدُ کُلِّ وَعْدٍ، سَعْدُ کُلِّ سَعْدٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مُکْرِمُ کُلِّ اِکْرَامٍ، مُلْہِمُ کُلِّ اِلْہَامٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مُطَہِّرُ کُلِّ مُطَہَّرٍ، مُطَہِّرُ کُلِّ مُطَہِّرٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مَرْہَمُ کُلِّ مَرْہَمٍ، مَعْلَمُ کُلِّ مَعْلَمٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مُحَرِّکُ کُلِّ مُحَرِّکٍ، مُمَلِّکُ کُلِّ مُمَلِّکٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مُمِلُّ کُلِّ مُمِلٍّ، مُدِلُّ کُلِّ مُدِلٍّ ہیں۔

○— محمّد ﷺ صَادُ کُلِّ صَادٍ، حَوْمَلُ کُلِّ صَادٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مُمْسِکُ کُلِّ مُمْسِکٍ، مُہْلِکُ کُلِّ ہَالِکٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مُکْرِمُ کُلِّ مُکْرِمٍ، مُطْعِمُ کُلِّ مُطْعِمٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ حَضُوْرُ کُلِّ حَضُوْرٍ، سُرُوْرُ کُلِّ سُرُوْدٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ صَارِمُ کُلِّ صَارِمٍ، سَالِمُ کُلِّ سَالِمٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ دَآمَاءُ کُلِّ دَآمَاءٍ، دَسُرَآءُ کُلِّ دَسُرَآءٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مَمْدُوْحُ کُلِّ مَمْدُوْحٍ، مَضْرُوْحُ کُلِّ مَضْرُوْحٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ سِلاحُ کُلِّ سِلاحٍ، صُرَاخُ کُلِّ صُرَاخٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ وَدَادُ کُلِّ وَدَادٍ، سَدَادُ کُلِّ سَدَادٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ کَمَالُ کُلِّ کَمَالٍ، وِصَالُ کُلِّ وِصَالٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَصْلُ کُلِّ اَصْلٍ، وَصْلُ کُلِّ وَصْلٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَھْلُ کُلِّ اَھْلٍ، سَھْلُ کُلِّ سَھْلٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ صَدْرُ کُلِّ صَدْرٍ، اَمْرُ کُلِّ اَمْرٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ عِمَادُ کُلِّ عِمَادٍ، مُرَادُ کُلِّ مُرَادٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ سِرُّ کُلِّ سِرٍّ، سَرُّ کُلِّ سَرٍّ ہیں۔

○— محمّد ﷺ دُرُّ کُلِّ دُرٍّ، دَرُّ کُلِّ دَرٍّ ہیں۔

○— محمّد ﷺ حَاکِمُ کُلِّ حَاکِمٍ، رَاحِمُ کُلِّ رَاحِمٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ عَالِمُ کُلِّ عَالِمٍ، عَاصِمُ کُلِّ عَاصِمٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مُکَمِّلُ کُلِّ مُکَمَّلٍ، مُدَلِّلُ کُلِّ مُدَلَّلٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ وَاصِلُ کُلِّ وَاصِلٍ، حَاصِلُ کُلِّ حَاصِلٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ سَاحِلُ کُلِّ سَاحِلٍ، کَامِلُ کُلِّ کَامِلٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ سَامِعُ کُلِّ مُسَلَّمٍ، مُحَرِّمُ کُلِّ مُحَرَّمٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مُصْلِحُ کُلِّ مُصْلِحٍ، مُکَرِّمُ کُلِّ مُکَرَّمٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ حِصَارُ کُلِّ حِصَارٍ، دَسَارُ کُلِّ دَسَارٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ حَرَارُ کُلِّ حَرَارٍ، طَوَارُ کُلِّ طَوَارٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مُمِدُّ کُلِّ مُمِدٍّ، مُسِدُّ کُلِّ مُسِدٍّ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اِمْدَادُ کُلِّ اِمْدَادٍ، اِسْدَادُ کُلِّ اِسْدَادٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اِحْمَادُ کُلِّ اِحْمَادٍ، اِسْعَادُ کُلِّ اِسْعَادٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مِدْرَارُ کُلِّ مِدْرَارٍ، مِعْمَارُ کُلِّ مِعْمَارٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ عُصْرُ کُلِّ عُصْرٍ، حَلُّ کُلِّ عُسْرٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ عَمَّارُ کُلِّ عَمَّارٍ، کَرَّارُ کُلِّ کَرَّارٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ حَمُوْدُ کُلِّ حَمُوْدٍ، سَعُوْدُ کُلِّ سَعُوْدٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ عَامِرُ کُلِّ مَعْمُوْرٍ، سُرُوْرُ کُلِّ مَسْرُوْرٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَکْمَلُ کُلِّ اَکْمَلَ، اَعْدَلُ کُلِّ اَعْدَلَ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مُکْرِمُ ادَمَ، مُعَلِّمُ کُلِّ عَالَمٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مَحْمُوْدُ کُلِّ مَحْمُوْدٍ، مُسْعِدُ کُلِّ مَسْعُوْدٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ سُوْلُ کُلِّ سُوْلٍ، مَوْدُوْدُ کُلِّ مَوْدُوْدٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مُوَحِّدُ کُلِّ مُوَحِّدٍ، مُوَکِّدُ کُلِّ مُوَکِّدٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مُحِلُّ کُلِّ حَلاَلٍ، مُحَرِّمُ کُلِّ حَرَامٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ حُرُّ کُلِّ حُرٍّ، طُرُّ کُلِّ طُرٍّ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مَرَامُ کُلِّ مُعَلِّمٍ، کَلاَمُ کُلِّ مُکَلِّمٍ ہیں۔

محمد ﷺ ہے مولاۓ کُل کا رسول
محمد ﷺ ہے عالم کا اصل الاصول

محمد ﷺ کی مہر و ولا کے سوا
کہاں ہوگا مولائے کُل کا وصول

رہا ہے رہے گا محمد ﷺ ، مگر
مٹا ہے، مٹے گا عدو رسول

محمد ﷺ محمد ﷺ کہو ہر گھڑی
کہ کوہِ گراں سی مہم ہوگی ڈھول

دو عالم کے سردار کے اسم سے
ہے آساں مُرادِ علی کا حصول

○— **محمّد** ﷺ وِرْدُ کُلِّ مَسَالِکَ، وَرْدُ کُلِّ مَمَالِکَ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مُسْمِعُ کُلِّ سَامِعٍ، مُلْمِعُ کُلِّ لَامِعٍ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اَسَدُ کُلِّ اَسَدٍ، اَوَدُ کُلِّ اَوَدٍ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سَدَدُ کُلِّ سَدَدٍ، مَدَدُ کُلِّ مَدَدٍ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ حَوَارِیُّ کُلِّ حَوَارِیٍّ، صَرَارِیُّ کُلِّ صَرَارِیٍّ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ عُلَامِیُّ کُلِّ عُلَامِیٍّ، حُسَامِیُّ کُلِّ حُسَامِیٍّ ہیں۔

○— محمّد ﷺ عَکَّارُ کُلِّ عَکَّارٍ، مَاحٍ لِمَکْرِ الْمَکَّارِ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اَدَمُ کُلِّ اٰدَمَّ، اَھَمُّ کُلِّ اَھَمَّ ہیں۔

○— محمّد ﷺ حَلِیُّ کُلِّ حَلِیٍّ، سَوِیُّ کُلِّ سَوِیٍّ ہیں۔

○— محمّد ﷺ عَلِیُّ کُلِّ عَلِیٍّ، وَلِیُّ کُلِّ وَلِیٍّ ہیں۔

○— محمّد ﷺ وَصِیُّ کُلِّ وَصِیٍّ، رَسِیُّ کُلِّ رَسِیٍّ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مَرَامُ کُلِّ مَرَامٍ، دَوَامُ کُلِّ دَوَامٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مُحْکِمُ کُلِّ مُحْکَمٍ، مُکْرِمُ کُلِّ مُکْرَمٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مُلْھِمُ کُلِّ مُلْھِمٍ، مُسْلِمُ کُلِّ مُسْلِمٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ طَاھِرُ کُلِّ طَاھِرٍ، عَامِرُ کُلِّ عَامِرٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ سَاطِعُ کُلِّ سَاطِعٍ، وَاسِعُ کُلِّ وَاسِعٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ سَلَامُ کُلِّ سَلَامٍ، مَدَامُ کُلِّ مُدَامٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ حَسَّاسُ کُلِّ حَسَّاسٍ، دَوَّاسُ کُلِّ دَوَّاسٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ حُمُوْلُ کُلِّ حُمُوْلٍ، رَسُوْلُ کُلِّ رَسُوْلٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ صَاعِدُ کُلِّ صَاعِدٍ، صَادِعُ کُلِّ صَادِعٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ سَامِحُ کُلِّ سَامِحٍ، صَارِحُ کُلِّ صَارِحٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ حَامِسُ کُلِّ حَامِسٍ، حَارِسُ کُلِّ حَارِسٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ مَکْرُمُ کُلِّ مَکْرُمٍ، مَعْلَمُ کُلِّ مَعْلَمٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ اِکْرَامُ کُلِّ اِکْرَامٍ، اِسْلَامُ رُوْحِ اِسْلَامٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ کَاسِرُ کُلِّ کَاسِرٍ، صِرَاطُ کُلِّ صِرَاطٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ صَالِحُ کُلِّ صَالِحٍ، مُصْلِحُ کُلِّ مُصْلِحٍ ہیں۔

○— محمّد ﷺ ھَادِیُ کُلِّ مَھْدِیٍّ، مَدْعُوُّ کُلِّ مَدْعُوٍّ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مَحْمِدُ كُلِّ مَحْمِدٍ، مُكْمِلُ كُلِّ مَوْعِدٍ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مُوَطِّدُ كُلِّ مَرْصُوْصٍ، مُصَرِّحُ كُلِّ مُصَرِّحٍ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مُوَاصِلُ كُلِّ مُوَاصِلٍ، مُدَاوِمُ كُلِّ مُدَاوِمٍ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مُوَنِّسُ كُلِّ مُوَنِّسٍ، صَادُّ كُلِّ مَكْرُوْهٍ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مُهْدِىُ كُلِّ مُهْدِيٍ، دُرِّىُّ كُلِّ الدَّرَارِيِّ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مُدَرِّسُ كُلِّ مُدَرِّسٍ، دَرَّاكُ كُلِّ دَرَّاكٍ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ حَوَّاطُ كُلِّ حَوَارِيِّ، صِرَاطُ كُلِّ صِرَاطٍ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ حَمَّادُ كُلِّ حَمَّادٍ، حَوَّاطُ كُلِّ حَوَّاطٍ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ اَسَرُّ كُلِّ اَسَرٍّ، مَاحٍ لِكُلِّ مَاحٍ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مُحْيٍ لِكُلِّ مُحْيٍ، مُعْلٍ لِكُلِّ مُعْلٍ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مُوَالٍ لِكُلِّ مُوَالٍ، مُعَادٍ لِكُلِّ مُعَادٍ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ مُعْطٍ لِكُلِّ مُعْطٍ، مُحْصٍ لِكُلِّ مُحْصٍ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ وَالٍ لِكُلِّ وَالٍ، عَالٍ لِكُلِّ عَالٍ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ هَادٍ لِكُلِّ هَادٍ، وَدُوْدٌ لِكُلِّ عَادٍ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ سَلَمٌ لِكُلِّ سَلَمٍ، عَلَمٌ لِكُلِّ عَلَمٍ ہیں۔

○— **محمّد** ﷺ احمد مجتبیٰ اور مصطفیٰ ہیں۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

یہ کون طائر سدرہ سے ہم کلام آیا
جہانِ خاک کو پھر عرش کا سلام آیا
جبیں بھی سجدہ طلب ہے یہ کیا مقام آیا
''زباں پہ بارِ خدایا' یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے مری زباں کے لئے''
خط جبیں ترا امّ الکتاب کی تفسیر
کہاں سے لاؤں ترا مثل اور تیری نظیر
دکھاؤں پیکر الفاظ میں تری تصویر
''مثال یہ مری کوشش کی ہے کہ مرغِ اسیر
کرے قفس میں فراہم خس آشیاں کے لئے''
کہاں وہ پیکر نوری' کہاں قبائے غزل
کہاں وہ عرش مکیں اور کہاں نوائے غزل
کہاں وہ جلوۂ معنیٰ کہاں ردائے غزل
''بقدرِ شوق نہیں ظرفِ تنگنائے غزل
کچھ اور چاہیے وسعت مرے بیاں کے لئے''
تھکی ہے فکر رسا اور مدح باقی ہے
قلم ہے آبلہ پا اور مدح باقی ہے
تمام عمر لکھا اور مدح باقی ہے
''ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
سفینہ چاہیے اس بحر بیکراں کے لئے

(ناصر کاظمی مرحوم)

محمد ﷺ ہی خورشید ہر دہر ہے
محمد ﷺ کی بستی حسیں شہر ہے
محمد ﷺ سے دیں کے سمندر بنے
محمد ﷺ ہی توحید کی نہر ہے
محمد ﷺ ہے مہرِ فلک کی چمک
محمد ﷺ کے صدقے سے ہر دہر ہے
محمد ﷺ سے جنگل ہوئے پُرسکوں
محمد ﷺ سے ہر بحر کی لہر ہے
محمد ﷺ ہے کونین کی زِندگی!
محمد ﷺ محیطِ زمن بحر ہے
محمد ﷺ کے بندے پہ ہے فضل رب
محمد ﷺ کے مبغوض پر قہر ہے
نہیں فنِ شعری سے نقویؔ عرض
محبت ہی ہر نعت کی بحر ہے

اسم محمد ﷺ اور نعت نگاری

یہی نام توقیر آدم کا باعث
یہی نام کونین کی آبرو ہے
یہی نام عظمت کی ہر اک بلندی کو تسخیر کرتا رہا ہے
یہی نام لولاک کی خلعتوں میں ازل سے ابد تک معطر رہے گا

محمد ﷺ سر پنہاں میں نہاں ہے
محمد ﷺ عین اعیان عیاں ہے
محمد ﷺ فخر ہے پیغمبروں کا
محمد ﷺ مقتدائے مرسلاں ہے
محمد ﷺ ہے چراغ افروز ہستی
محمد ﷺ قالب عالم کی جاں ہے
محمد ﷺ ہے دوائے درد منداں

محمد ﷺ چارۂ بے چارگاں ہے
محمد ﷺ سے ہوئی تکوین کونین
محمد ﷺ مدعائے کن فکاں ہے
محمد ﷺ ہے بہار باغ ایجاد
محمد ﷺ مقصد ہر این و آں ہے
محمد ﷺ ہر جراحت کا ہے مرہم
محمد ﷺ مونس دل خستگاں ہے
محمد ﷺ ہے محمد ﷺ ہے محمد ﷺ
فرشتوں کا یہی ورد زباں ہے

(غلام امام شہید)

خدا منہ چوم لیتا ہے شہیدیؔ کس محبت سے
زباں پر میرے جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا

(کرامت علی شہیدیؔ)

شروع دفتر امکاں میں بسم اللہ کے بدلے
قلم نے نام لکھا لوح پر پہلے محمد ﷺ کا

ہوئے ہیں جمع امکان و قدم ذات مقدس میں
محمد ﷺ میں یہی مطلب تو ہے میم مشدد کا

(امیر مینائی)

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہو گا
ہمارا بگڑا ہوا کام بن گیا ہو گا

ظہور پاک سے پہلے بھی صدقے تھے نبی تم پر
تمہارے نام ہی کی روشنی تھی بزم امکاں میں

درود لکھتا ہوں پیہم سلام لکھتا ہوں
ہر اک نبی کا رسول و امام لکھتا ہوں

کسی کو بھی کسی قیمت پہ بھی نہ دوں گا کبھی
میں جس قلم سے محمد ﷺ کا نام لکھتا ہوں

(محمد ہارون الرشید ارشد)

صد شکر مرے حافظہ و ذہن میں اب تک
رہتا نہیں کچھ نام محمد ﷺ کے سوا یاد

ہوتی ہے مجھے نام محمد ﷺ سے تسلی
اب سانس کی رفتار زیادہ ہے نہ کم ہے
(احسان دانش)

محمد ﷺ سیّد الکونین محبوب خدا مقصود دو عالم
انہی کا اسم پاکیزہ وقار انجمن دیکھا

دہر میں اسم محمد ﷺ سے اجالے کے لیے
شمع تذکارِ شہِ دین جلائی جائے

جاں بڑی چیز ہے عشاق نبی ﷺ نے لیکن
حب احمد ﷺ کے مقابل میں یہ سستی دیکھی

روح غمگین کو ملا اسم محمد ﷺ سے قرار
دل کی دنیا بھی اسی نام سے بستی دیکھی

نعت کہنے میں رضاؔ وہ بھی مقام آتا ہے
مجھ پہ ہر آن فرشتوں کا سلام آتا ہے

ہونٹ کو ہونٹ لگے چومنے بہر تعظیم
میرے ہونٹوں پہ محمد ﷺ کا جو نام آتا ہے

تھی چشم آرزو کو مری حاجت وضو
اسم حضور ﷺ دے گیا آنکھوں کا نم مجھے

مری ناکام حسرت نے لیا نام محمد ﷺ جب
تو لطف زندگی مجھ کو ملا آہستہ آہستہ

قلب میں اسم محمد ﷺ سے اجالا جو کرے
قبر میں اس کی بھلا کیسے اندھیرا ہو گا

جب میں مروں تو لب پہ محمد ﷺ کا نام ہو
زندہ رہوں تو آپ ﷺ کا ارماں لیے ہوئے

(محمد اکرم رضاؔ)

منقبت: بحضور سید الشہداء امام عالی مقام سیدنا حسین علیہ السلام

حُسنِ تخلیق کا شہکار، حسین ابن علی
عشق کا مطلعِ انوار، حسین ابن علی

گلِ گلزارِ حرم، زین آل ہاشم
نورِ چشم شہِ ابرار، حسین ابن علیؑ

مظہرِ صدق و صفا، پیکر تسلیم و رضا
پر تو احمد مختار، حسین ابن علی

بزمِ ایمان و صداقت کے لیے شمع وفا
صدق و اخلاص کا معیار، حسین ابن علی

نہ غم ذات، نہ اولاد و اقارب کا ملال
غم امت میں دل افگار، حسین ابن علی

حق جہاں جلوہ نما ہو گا وہاں تو ہو گا
چار سو ہے تیرا دیدار، حسین ابن علی

تری سرکار سے خالی نہیں جاتا کوئی
سب کو ہے تجھ سے سروکار، حسین ابن علی

آستاں پر ترے آیا ہے تہی دست نصیرؔ
ترا دربار ہے دربار، حسین ابن علی

(کلام: صاحبزادہ پیر سید نصیرالدین گولڑوی)

ایک حسینی خطبہ

میدانِ کربلا میں سیّدنا امام حسین ؓ کی للکار

''اے لوگو! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے ظالم، محرماتِ الٰہی کو حلال کرنے والے، اللہ کے عہد کو توڑنے والے، رسول اللہ ﷺ کی سنّت کی مخالفت کرنے والے اور اللہ کے بندوں پر گناہ اور زیادتی سے حکومت کرنے والے بادشاہ کو دیکھا اور اس نے اپنے فعل یا قول کے ذریعے سے غیرت کا اظہار نہ کیا تو اللہ کو حق ہے کہ اسے اس بادشاہ کے ساتھ دوزخ میں داخل کرے۔ لوگو! خبردار ہو جاؤ ان لوگوں نے شیطان کی اطاعت اختیار کر لی ہے اور رحمان کی اطاعت ترک کر دی ہے۔ انہوں نے ملک میں فتنہ وفساد پھیلا دیا ہے اور حدودِ الٰہی کو معطل کر دیا ہے مالِ غنیمت میں یہ لوگ اپنا حصہ زیادہ لیتے ہیں اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال قرار دیتے ہیں اور حلال کی ہوئی چیزوں کو حرام۔ اس لیے مجھے غیرت آنے کا زیادہ حق ہے میرے پاس تمہارے خطوط آئے اور قاصد پہنچے کہ تم نے بیعت کر لی ہے اور تم مجھے بے یار و مددگار نہ چھوڑو گے۔ اگر تم اپنی بیعت پوری کرو گے تو راہِ راست پر پہنچو گے۔ میں حسین ابن علی اور ابن فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ ہوں۔ میری شخصیت تم لوگوں کے لئے نمونہ ہے اور اگر تم ایسا نہ کرو گے اور اپنا عہد اور میری بیعت توڑ دو گے تو واللہ یہ بھی تمہاری ذات سے بعید اور تعجب انگیز فعل نہ ہوگا تم اس سے پہلے میرے باپ، میرے بھائی اور میرے ابن عم مسلم کے ساتھ ایسا ہی کر چکے ہو۔ وہ شخص فریب خوردہ ہے جو تمہارے دھوکے میں آ گیا تم نے اپنے فعل سے بہت بری مثال قائم کی۔ جو شخص عہد توڑتا ہے، وہ اپنے ہاتھ سے اپنا نقصان کرتا ہے عنقریب مجھے اللہ تمہاری امداد سے بے نیاز کر دے گا۔ والسلام''

(میدان کربلا میں خطاب)

حضرت امام حسین علی جدہ وعلیہ السلام کا تاریخ ساز خطاب

اب امام عالی مقام علیہ السلام نے اتمام حجت کے لیے اپنے خطاب میں ارشاد فرمایا...... ”لوگو! معاملہ کی جو صورت ہو گئی ہے تم اسے دیکھ رہے ہو۔ دنیا نے اپنا رنگ بدل دیا، منہ پھیر لیا۔ نیکی سے خالی ہو گئی، ذرا سی تلچھٹ باقی ہے۔ حقیر سی زندگی رہ گئی ہے ہولناکی نے احاطہ کر لیا ہے۔ افسوس تم دیکھتے نہیں کہ حق پس پشت ڈال دیا گیا ہے باطل پر اعلانیہ عمل کیا جا رہا ہے کوئی نہیں جو اس کا ہاتھ پکڑے۔ وقت آ گیا ہے کہ مومن حق کی راہ میں بقائے الٰہی کی خواہش کرے۔ ”میں شہادت ہی کی موت چاہتا ہوں۔ ظالموں کے ساتھ رہنا بجائے خود ایک جرم ہے“ پھر ارشاد فرمایا......

”اے لوگو! اگر تم تقویٰ پر ہو اور حق دار کا حق پہچانو تو خدا کی خوشنودی کا موجب ہو گا ہم اہل بیت ان مدعیوں سے زیادہ حکومت کے حق دار ہیں۔ ان لوگوں کا کوئی حق نہیں یہ تم پر ظلم و جور سے حکومت کر رہے ہیں اگر تم ہمیں ناپسند کرو۔ ہمارا حق یہ پہچانو اور اب تمہاری رائے اس کے خلاف ہو گئی ہو جو تم نے مجھے خطوں میں لکھی اور قاصدوں کی زبانی پہنچائی تو میں واپس جانے کے لیے بخوشی تیار ہوں...... مزید فرمایا...... فرات کا پانی جو چرند پرند و کافر و مشرک سب کے لیے تم نے روا رکھا ہے اسی کو تم نے اہل بیت رسول اللہ ﷺ پر بند کر دیا ہے کس منہ سے تم کل حضور رسول خدا ﷺ کی شفاعت کے طلب گار ہو سکو گے۔“

(یوم شہادت امام عالی مقام رضی اللہ عنہ)

فلسفہ و پیغام شہادت امام حسین علیہ السلام

امام عالی مقام شہزادۂ گلگوں قباء سید الشہدا مولا حسین علیہ السلام کی بے مثال شہادت و قربانی نے اسلام کو بقاء عطا فرمائی، امت کی اصلاح اور ملت کی فلاح کا ذریعہ بنی۔ لیکن آج ہمیں سوچنا ہے کہ اگر ہم مولا حسین علیہ السلام کے نام لیوا ہیں...... تو...... ہمارا کردار کیا ہے؟ اگر واقعی ہمارا دل عقیدت و محبت امام سے لبریز اور منور ہے تو کیا یزیدیت ختم ہوگئی؟...... نظام مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ کے راستے میں رکاوٹیں کیا ہیں؟ اور یہ رکاوٹیں کھڑی کرنے والے کون ہیں؟ اور پھر...... خوب غور کرو...... کہ...... ایسے حالات میں حسینیوں کی ذمہ داری کیا ہے؟...... سوچو، سوچو...... اور خوب سوچو، کیا آپ حسینی ہو؟...... اور اگر واقعی آپ حسینی ہو...... تو...... حسینیت کو اپناؤ...... حسینیت سے پیار کرو...... کبھی سوچا حسینیت کیا ہے؟...... آؤ...... میں آپ کو بتاتا ہوں کہ حسینیت کیا ہے؟......

حسینیت کیا ہے؟

حسینیت صبر و استقامت کا نام ہے...... حسینیت جرات و شجاعت کا نام ہے...... حسینیت عزم و استقلال کا نام ہے...... حسینیت جذبۂ جہاد کا نام ہے...... حسینیت ذوق عبادت کا نام ہے...... حسینیت شوق و شہادت کا نام ہے...... حسینیت، یزیدیت کے سامنے ڈٹ جانے کا نام ہے...... حسینیت ہر برائی کے مقابلے کا نام ہے...... حسینیت ظالموں سے مقابلے کا نام ہے...... حسینیت خوف خدا کا نام ہے

اور...... حسینیت عشق مصطفیٰ ﷺ کا نام ہے......

......اسی لیے تو

پیغام دے رہی ہے شہادت حسین رضی اللہ عنہ کی
حق پر فدا ہو، طاعت ناحق نہ کر قبول
چڑھ جائے کٹ کے سر تیرا نیزے کی نوک پر
لیکن یزیدیوں کی اطاعت نہ کر قبول

ہاں ہاں...... حسینیت عفت وطہارت کا نام ہے...... حسینیت مظلوموں کی دادرسی کا نام ہے...... حسینیت ظالموں کی گردن مروڑنے کا نام ہے...... حسینیت ٹوٹے دلوں کو جوڑنے کا نام ہے...... حسینیت نماز کی پابندی کا نام ہے...... حسینیت مساجد کی آبادی کا نام ہے...... حسینیت رزق حلال کے حصول کا نام ہے...... حسینیت علم کی جستجو کا نام ہے...... حسینیت اہل علم کی قدر دانی کا نام ہے...... حسینیت اخلاص واخلاق کی ارزانی کا نام ہے...... حسینیت امن وامان کا نام ہے...... حسینیت رب کے عرفان کا نام ہے...... حسینیت اللہ کے انعام کا نام ہے...... حسینیت اخوت وبھائی چارے کا نام ہے...... حسینیت جھوٹ سے نفرت کا نام ہے...... حسینیت جھوٹوں سے بیزاری کا نام ہے...... حسینیت بچوں کی بیداری کا نام ہے...... حسینیت بزرگوں کے احترام کا نام ہے...... حسینیت کفر والحاد مٹانے کا نام ہے...... حسینیت اسلام کے لیے گردن کٹانے کا نام ہے...... حسینیت خدا کی بندگی کا نام ہے...... حسینیت سماجی کام کا نام ہے...... حسینیت دکھی انسانیت کی خدمت کا نام ہے...... حسینیت بے کسوں، بے بسوں اور لاچاروں کی دستگیری کا نام ہے...... حسینیت یتیموں کے سر پردست شفقت رکھنے کا نام

ہے...... حسینیت بیواؤں کی عفت و عصمت کے تحفظ کا نام ہے...... حسینیت شعار اسلام کی تقدس کی بحالی کا نام ہے...... بلکہ...... حسینیت اسلام کے مرکزی خیال کا نام ہے...... اور...... اسلام کے متعلق تو خالق کائنات نے خود فرمایا......

ان الدین عند اللہ الاسلام

......اللہ کے نزدیک پسندیدہ دین اسلام ہے...... اگر یہ سچ ہے......اور...... یقیناً سچ تو پھر آؤ...... مل کر نعرہ لگاؤ......

حسینیت زندہ باد

یزیدیت مردہ باد

اور یہ صرف نعروں سے کام نہیں چلے گا...... کھوکھلے نعرے تو فضا میں تحلیل ہو جاتے ہیں...... ہمیں حسینیت کے لیے کام کرنا ہوگا...... ہمیں فلسطین، کشمیر، بوسنیا، اریٹیریا، فلپائن، الجزائر، بھارت اور دنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کو کفر کے پنجۂ استبداد سے نجات دلانا ہوگی...... ہمیں عالم اسلام کی وحدت کے لیے کام کرنا ہوگا...... ہمیں اتحاد امت کا نقشہ پیش کرنا ہوگا...... ہمیں انا پرستی...... زر پرستی...... مادہ پرستی...... ہوس پرستی......اور...... شخصیت پرستی کے خلاف جہاد کرنا ہوگا...... ہمیں خدا پرستی کا راج قائم کرنا ہوگا...... ہمیں اسلامک بلاک بنانا ہوگا...... ہمیں اسلامی فورس قائم کرنا ہوگی...... ہمیں اسلامی بنک تشکیل دینا ہوگا...... ہمیں عالم کفر کے مقابلے میں عالم اسلام کی نمائندگی کے قابل بننا ہوگا...... ہمیں عالم اسلام کا وقار بلند کرنا ہوگا......

آؤ...... مل کر صدق دل سے دعا کریں...... یارب مصطفیٰ ﷺ...... ملت اسلامیہ کو ملت واحد بنا...... آمین

اس کے ساتھ یہ بھی عہد کریں کہ آج کے بعد ہماری دوستی اور ہماری دشمنی کا

معیار صرف اور صرف ...... رضائے رب اور رضائے مصطفیٰ ﷺ ...... ہو گا......

...... اے اللہ ...... ہمیں اس عہد پر استقامت عطا فرما۔

استغاثہ

...... آیئے آخر میں راکب دوش رسول، سید الشہدا امام عالی مقام سیدنا حسین علیہ السلام کے حضور بصد ادب و احترام اور بصد عجز و انکساری استغاثہ عرض کریں کہ۔

قافلہ حجاز میں ایک حسین ؓ بھی نہیں
گرچہ ہے تاب دار ابھی گیسوئے دجلہ و فرات

اس لیے ...... ملت اسلامیہ کے تن مردہ میں پھر سے نئی روح پھونکی جائے ...... خدا پرستی ...... اور ...... رسول پیوستگی ...... کا شعور بخشا جائے۔

جی کے مرنا تو سب کو آتا ہے
مر کے جینا سکھا دیا تو نے

شاہ حسین زندہ باد
واہ حسین زندہ باد

السلام اے عظمت خون شہیداں السلام
السلام اے آیۂ توقیرِ قرآن السلام

(محبوب قادری کی اولین کتاب ''ذکرِ حسین'' سے ماخوذ)

غلامیٔ رسول ﷺ کا صلہ

جب سے درِ نبی ﷺ کا میں ادنیٰ غلام بن گیا
وقت نے مجھ سے یہ کہا جا ترا کام بن گیا
ان ﷺ کے ہی در کی حاضری میرے لیے سند بنی
میرے عروج کا نقیب اُن ﷺ کا سلام بن گیا
لکھے تھے چند شعر ہی اُن ﷺ کی ثناء کے باب میں
مدح رسولِ پاک ﷺ میں میرا مقام بن گیا
روح کی رفعتیں الگ قلب کے حوصلے الگ
مدحِ خدائے نورِ حق میرا پیام بن گیا
رحمت کائنات ہیں اُن ﷺ کی تو وہ صفات ہیں
جن کے بیان کے لیے پورا کلام بن گیا
صلِ علیٰ کے ورد سے عقدے ہوئے تمام حل
صبح جو حل نہ ہو سکا وہ سرِ شام بن گیا
جب بھی قدم اُٹھے مرے روضۂ پاک کے لیے
حُبِ نبی ﷺ کا جذب و شوق میرا امام بن گیا

در کی جانب حاضری ملے تلب کو اک سکوں ملے
دیکھو تو در پہ جا کے خود کیسا نظام بن گیا
میرے جنونِ شوق کو عمرِ تمام کا سکوں
وہ تھوڑی دیر کے لیے میرا قیام بن گیا
بن گیا محسؔن خوش نصیب پر رحم ہے یہ سکونِ دل
در سے یہ رحم کا طریق رحمتِ عام بن گیا
(محسن علوی (جدہ))

……

عظمت اسمِ رسول کریم ﷺ

نکلا ہے کس کا نام یہ میری زبان سے
آنگن میں پھول گرنے لگے آسمان سے

……

کس کا خیال آیا یہ کیسی ہوا چلی
ابھریں عجیب خوشبوئیں سارے مکان سے

……

یہ کون رہنما ہے پسِ پردہ آج بھی
لگتے ہیں جس کے نقشِ قدم سائبان سے

……O……

تابندہ کس کی یاد ہے اور کس کا تذکرہ
روشن ہیں جسم و جاں مرے کس کے دھیان سے

……O……

زلفی بہ فیضِ سایۂ رحمت تمام عمر
مانگی نہ میں نے چھاؤں کسی سائباں سے

(تسلیم الٰہی زلفی (ٹورنٹو، کینیڈا)

……O……

ازل سے تا بہ ابد ہے نشاں محمد ﷺ کا
ہر اک جہاں سے ہے آگے جہاں محمد ﷺ کا

……O……

کہاں کہاں نہ ملے جاں نثار احمد ﷺ کے
کہ چار سو ہے رواں کارواں محمد ﷺ کا

……O……

دلوں میں مہرِ نبوت کا عکس ہے اپنے
نظر سے دور نہیں آستاں محمد ﷺ کا

……○……

گلے میں ان ﷺ کی غلامی کا طوق ڈالا ہے
رواں ہے خون میں اپنے بیاں محمد ﷺ کا

……○……

بجز خدا جو کسی اور کو نہیں جانے
تمام عمر رہا مدح خواں محمد ﷺ کا

……○……

ہمیں ستائے گی کیا دھوپ وقت کی ہمدمؔ
ہے اپنے سر پہ تنا سائباں محمد ﷺ کا
(ہمدم کاشمیری سری نگر، کشمیر)

نقابت کے لیے خوبصورت اشعار

نام سے جن کے ہوئی ہے چشم تر میں روشنی
سب کرم ان کا کہ ہے علم و ہنر میں روشنی

برکتیں ہیں سب انہیں کے نقشِ پاک کی اس لیے
چار سو پھیلی ہوئی ہے بحر و بر میں روشنی

آپ سرکارِ دو عالم ﷺ منبع انوار ہیں
آپ ﷺ ہی کے حسن سے شمس و قمر میں روشنی

آپ ﷺ نے انسان پر کھولے ہیں رازِ کائنات
آپ ﷺ کی سیرت سے ہے ہر بام و در میں روشنی

ہے دیارِ خواب روشن آپ ﷺ کے ادراک سے
آپ ﷺ کی رحمت سے ہے زادِ سفر میں روشنی

نعت گویوں، نعت خوانوں، سننے والوں کے طفیل
سب سمٹ کر آ گئی ہے اس نگر میں روشنی

یہ شرف اپنے گدا کو بخش دیجیے اے حضور ﷺ
تا ابد باقی رہے نامِ ظفرؔ میں روشنی

(ظفر مہدی جدہ)

زمانے بھر میں یکتا کوئی ہستی ہو نہیں سکتی
کہ وہ اللہ کے محبوب جیسی ہو نہیں سکتی

یہ سچ ہے رحمت للعالمین ﷺ نے اپنی امت پر
کیے احسان اتنے جن کی گنتی ہو نہیں سکتی

فدایانِ نبی ﷺ کے ہاتھ سے جو دور رہ جائے
خدائے لم یزل کی ایسی رسی ہو نہیں سکتی

حکومت بیٹھ کر کی جو کھجوروں کی چٹائی پر
زمانے میں کہیں بھی ایسی شاہی ہو نہیں سکتی

رسول پاک ﷺ کی دنیا میں جس نے پیروی کی ہے
سرِ محشر زیادہ اس پہ سختی ہو نہیں سکتی

ظہیرؔ اک بار آجائیں وہ صحنِ خواب میں میرے
کہ اس سے بڑھ کے کچھ میری کمائی ہو نہیں سکتی

(ظہیر غازی پوری بھارت)

چند حمدیہ قطعات

ہے اسی کا وجود سب کا وجود
وہی شاہد ہے اور وہی مشہود
اس کو سوچوں تو کس طرح سوچوں
عقل محدود اور وہ لا محدود

……

بے نہایت ہے آذری میری
میرا آذر ہے جو وہ کیا ہو گا
مجھ سے برتر یہاں کوئی بھی نہیں
مجھ سے برتر ہے جو وہ کیا ہو گا

کچھ نعتیہ قطعات

کوئی رستہ مرا اندھیرا نہیں
چل رہا ہوں میں جاں اُجالے ہوئے
مجھ کو کافی ہیں رہنمائی کو
ہاتھ اُس کے دیے سنبھالے ہوئے

……

وہ کہ شاہنشہِ خواص و عوام
وہ کہ خیر الانام، فخر انام
کج کلاہی ہماری یوں ہی نہیں
ہم ہیں اس کے غلام ابن غلام

(احمد صغیر صدیقی کراچی)

……O……

عجب اک سرور سا چھا گیا، روح و دل میں سما گیا
ترا نام ناز سے آ گیا مرے لب پہ جب بھی نماز میں

(اختر شیرانی)

زبان و لب پہ مرے جب سے ان ﷺ کا نام آیا
مرا کلام ہوا تب سے رشک قند و بنات
میم تری سے سرفراز، پرچم سطوط احد
تیری ضیا سے پر جلا، چہرۂ مہر خاوری

(سیّد منظور احمد مہجور)

مجھ سے ہو یہ کرم بیش بہا کیسے رقم
کہ لب خامہ پہ ہے نام رسول اکرم ﷺ

رحمت عالمیاں جس کا وجود اقدس
غایت کن فیکون، اصل ظہور آدم

……○……

جاں فدائے احمد ﷺ ہے، کیا حسین ہے نام اس کا
آنکھ میں قیام اس کا، دل میں احترام اس کا

……○……

اسم احمد ﷺ ہے تاثیر میں اسم اعظم
باب رحمت فقیؔر اس کی برکت سے وا ہے
(حافظ محمد افضل فقیر)

……○……

رحمت کا ابر ذہن پہ چھاتا چلا گیا
ہونٹوں پہ نام آپ ﷺ کا آتا چلا گیا
کیسا سرور اسم محمد ﷺ میں ہے نہاں
ہم کو مئے الست پلاتا چلا گیا

سجاؔد جب بھی اسم محمد ﷺ رقم گیا
اک شمع نور دل میں جلاتا چلا گیا

……○……

ہے صبح و شام میرا وظیفہ اسی کا نام
لب پہ برنگ حرف دعا ہے حرا کا چاند

……O……

قرطاس دل پر نام نبی ﷺ جب رقم کریں
تخت شہی کے سامنے کیوں سر کو خم کریں

……O……

سنا جب بھی اسم محمد ﷺ تو میرے
لبوں پر درود و سلام آ گیا ہے

……O……

لوح دل پر آپ ﷺ کا نام لکھا ہے جب سے اسم پاک
روح میں بھی تازگی، شاہ امم ﷺ پاتا ہوں میں
میرے ہونٹوں پر مہکتے ہیں درودوں کے گلاب
گوشۂ چشم تمنا کو جو نم پاتا ہوں میں

(سجاد مرزا)

فضا صل علیٰ سے گونج گونج اٹھی
مرے ہونٹوں پہ جب بھی سرور ﷺ دوراں کا نام آیا

……O……

جب بھی پوچھا کسی نے ہو کس کے غلام؟
آ گیا میرے ہونٹوں پہ نام آپ ﷺ کا
(رفیع الدین ذکی قریشی)

…………O…………

نشاط روح کا ساماں ترا نام
علاج تلخی دوراں ترا نام
کتاب حسن کا تو حرف آغاز
حدیث عشق کا عنواں ترا نام
دوائے درد مہجوراں ترا ذکر
انیس جان میں مشتاقاں تیرا نام

حریم دل میں ضو افگن تری یاد
سواد جاں میں مشک افشاں ترا نام
رہا محفوظ وہ ہر ابتلا سے
بنایا جس نے حرز جاں ترا نام
نہ سمجھیں ہم اسے کیوں اسم اعظم

کرے سب مشکلیں آساں ترا نام
رکھیں ورد زباں اس کو نہ کیوں ہم
کہ ہے ہر درد کا درماں ترا نام
رہے گا تا ابد روشن جہاں میں
مثال نیر تاباں ترا نام

……O……

اترتی جا رہی ہے اک حلاوت سی رگ و پے میں
ضیاؔ کس کا مبارک نام لب پر بار بار آیا

……O……

تاریخ کے ماتھے پہ رقم ہے تری عظمت
تعظیم ترے نام کی ہو گی نہ کبھی کم
پاتا ہے دل زار تری یاد سے تسکیں
لیتا ہوں ترا نام مٹ جاتے ہیں غم

……O……

وہ ہے محمد ﷺ اور ہے حامد، کس سے بیاں ہوں اسی کے محامد
اس پہ درود اور اس پہ تحیت صلی اللہ علیہ وسلم

……O……

سیّد و سرور ﷺ انام
تو ہے مطاع خاص و عام
راحت دل ہے تیرا ذکر
مونس جاں ہے تیرا نام
تجھ پہ ہزارہا درود
تجھ پر ہزارہا سلام

(ضیا محمد ضیا)

……O……

کلیم آئے زمانے میں اور کلام آیا
سکوت چھا گیا لب پر جب ان ﷺ کا نام آیا
ہوشاد کام دم واپسیں غلام ان کا نظر میں
روئے مبیں ہو، زباں پر نام ان ﷺ پر

……O……

حسن مخلوق جو سمٹا تو بنا آپ ﷺ کا نام
حمد رب پھیل گئی جب بھی لیا آپ ﷺ کا نام

بلبلیں نغمہ سراہوں گی چمن پھولیں گے
لے کے جائے گی جہاں جب بھی صبا آپ ﷺ کا نام

………O………

عالم شوق میں جب لب پہ وہ نام آتا ہے
سرمدی کیف لیے وجد میں جام آتا ہے
(سیّد حمیدالدین احمد حمید)

………O………

نبی ﷺ کے نام سے مہکی کرن کرن خوشبو
رچی ہے آپ ﷺ کے دم سے زمن زمن خوشبو
انہی کے اسم معنبر کے فیض کے باعث
فضا فضا میں اجالا، دمن دمن خوشبو
بہار اسم محمد ﷺ کا ہے اثر نازشؔ
روش روش پر طراوت چمن چمن خوشبو
(محمد حنیف نازشؔ قادری)

………O………

کلی کلی کی زباں پر یہ نام کس کا ہے
نسیم صبح! بتا ذکر عام کس کا ہے

(نذر صابری)

……O……

صیغۂ حمد سے وہ اسم شریف
ابدی استعارۂ توصیف
حق ادا کیا ہو ان کی نسبت کا
نام جن کے ہے زیست کی تصنیف

……O……

پڑھتا ہوا درود پاک اٹھوں بروز محشر میں
نام نبی ﷺ لبوں پہ ہو ٹوٹے جو دم کا سلسلہ

……O……

اسم سرکار ﷺ ہونٹوں پہ آیا مرے
آنکھ پرنم ہوئی سر بھی خم ہو گیا
سیل اشک ندامت میں وہ زور تھا
دفتر معصیت کالعدم ہو گیا

(پروفیسر حفیظ تائب مرحوم)

……O……

لبوں پہ آئے تو تحسین سے رہے مشروط
تمام ناموں کا حاصل ہے ایک نام ترا

…………O…………

ہر بار جس سے پائے زباں ذائقہ نیا
اس حرف دل نواز کی تکرار آپ ﷺ میں

…………O…………

جب یاد کروں تجھ کو، جھلک جائے مری آنکھ
جب نام ترا لوں تو مری روح پگھل جائے

…………O…………

تو رنگ ہے، خوشبو ہے، حلاوت ہے، نمو ہے
تو حسن چمن بن کے مری آنکھ میں لہرائے
(عارف عبدالمتین مرحوم)

…………O…………

سارے کمال اس کے سبب سے ہیں ضوفگن
سارے جمال اسم محمد ﷺ کا نور ہیں

کیا نام ہے، جس نام کا ہر چاہنے والا
بن جاتا ہے اک عکس جمال شہ والا

……O……

اعزاز دیکھنا یہ محمد ﷺ کے نام کا
اللہ کو ہے شوق درود و سلام کا

……O……

نہیں ہے نام یہ اک معجزہ ہے
محمد ﷺ اسم اعظم برملا ہے

……O……

نام نامی لیا جب کبھی آپ ﷺ کا
زندگی کو نئی آگہی مل گئی

……O……

خالدؔ اسی کے نام سے نکلی وہ آبشار
جس نے ضمیر ذات کو سرشار کر دیا

……O……

یہ کائنات مہر محمد ﷺ کی میم ہے
ہر کن یہاں برائے رسول ﷺ کریم ہے

……O……

کتنا حسین میرے محمد ﷺ کا نام ہے
لکھا بغیر میم کے تو حمد ہو گیا

……○……

ہیں جذب شش جہات محمد ﷺ کی میم میں
یہ میم لا مکان و مکاں کو محیط ہے

……○……

جسے دنیا سمجھتی ہے جہان رنگ بو خالدؔ
اسے حرف محمد ﷺ ہی کی ہم تفسیر کہتے ہیں

……○……

احمد جو ہیں فلک پہ محمد ﷺ زمیں پر
حجت میں وہ خدا کی تمام عالمین پر

……○……

مہتاب ڈھل رہے تھے جہاں میں نئے نئے
اعلان ہو رہا تھا محمد ﷺ کے نام کا

……○……

میں غور کر رہا ہوں شفاعت کے باب میں
تصویر بن رہی ہے محمد ﷺ کے نام کی

……○……

محمد ﷺ کی فضاؤں میں ہمیں تو
ازل بھی گم ابد بھی گم ملا ہے

……

محمد ﷺ اک سمندر ہے کہ جس میں
زمین و آسماں ڈوبے ہوئے ہیں
عجب تحقیق ہے علم جفر کی
ہے ہر اک نام میں، نام محمد ﷺ

……

شجر ایسا ہے یہ نام محمد ﷺ
کہ جس کے سائے کی حد ہی نہیں ہے

……

زمین و آسماں کی وسعتوں میں
وہ اسم پاک ہی لکھا ہوا ہے

……

یہی اسم محمد ﷺ ہے وہ جس کو
بنایا تھا وسیلہ انبیاء نے

……

میم ہے جو مرے محمد ﷺ کی
وہی بنیاد ہے محبت کی

(پروفیسر سیّد منصور احمد خالد)

…………O…………

تیری چاہت کا معجزہ دیکھوں
سانس ٹوٹے تو میرے ہونٹوں پر
نام تیرا ہو، جام تیرا ہو

…………O…………

نام تیرا ازل کا سکہ ہے
تا قیامت اسی نے چلنا ہے
فیض اسی سے سبھی نے پایا ہے

…………O…………

میری بخشش کا اک حوالہ ہے
کہ دعا میں اثر کی صورت ہے
نام تیرا ہی اسم اعظم ہے

…………O…………

جب بھی آقا ﷺ کی نعت ہوتی ہے
میں قلم سے یہ بات کہتا ہوں
تم محمد ﷺ کو چوم کر لکھنا

…………O…………

شائقین نقابت کے لیے

شاعر ہفت زبان پیر سید نصیر الدین گولڑوی
کا تحفہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط رَبِّ لَاتَذَرۡنِی فَردًا
(اے میرے رب مجھے اکیلا نہ چھوڑ)

چار زبانوں میں بارگاہ الٰہی میں التجا

ستار ہے تو، نہ کر مجھے بے پردا
میں ہاں ترے بوہے دا قدیمی بردا
تنہا اِستادہ ام بہ دشتِ غربت
رَبِّ احۡفَظۡنِیۡ وَلَا تَذَرۡنِیۡ فَرۡدًا

یاایھا المزل (کملی والا)

(اے کملی اوڑھنے والے)

وہ جانِ جہاں، حبیب ربُّ الاعلیٰ
والشمس بہ صورت و بہ قامت بالا
فخرِ حسن و حسین و زہرا و علی
مکی مدنی رسول، کملی والا

……

دنیا میں رسولِ انس و جاں آتے ہیں
پیغمبرِ آخرالزماں آتے ہیں
میلاد مناؤ اے مقدر والو!
سلطانِ رسولانِ جہاں آتے ہیں

شانِ ازواجِ مطہرات

مقصود دراصل تو ہے ازواج کی ذات
شامل اسی حکم میں ہیں ابناء و بنات
ہے آیۂ تطہیر کی تفسیر یہی
ازواجِ مطہرات ہیں محفوظات

……

جو منکرِ قرآں ہے، مسلمان نہیں
مومن تو وہ کیا ہو سکے، انسان نہیں
ازواجِ نبی ﷺ کو ماں نہ جس نے مانا
اس شخص کا کوئی دین ایمان نہیں

آرزوئے خاک نجف

اس محور و مرکزِ سلف سے اٹھوں
قنبر والی غلام صف سے اٹھوں
موت آئے کہیں، دفن کہیں ہوں، لیکن
کہتی ہے مؤدّت کہ نجف سے اٹھوں

……

آل واصحاب

یا رب مرے دل کو شاد کامی دے دے
شوریدگی رومیؒ و جامی دے دے
رکھ آلِ نبی ﷺ کے نام لیواؤں میں
اصحابِ رسول ﷺ کی غلامی دے دے

……

شانِ سرتاجِ اولیاء......نذر بحضور

سیدنا غوث اعظم جیلانی رضی اللہ عنہ

اتنا کوئی حق پذیر دیکھا نہ سنا
ایسا کوئی دستگیر دیکھا نہ سنا
اے ابنِ حسن رضی اللہ عنہ! نہیں کوئی تیری مثال
اس شان کا ہم نے پیر دیکھا نہ سنا

……

فرمان سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ

درست العلم حتیٰ صرت قطباً
ونلت السعد من مولی الموالی

میں نے علم پڑھا حتیٰ کہ میں قطب ہوگیا، اور میں نے سعادت کو اس مولیٰ سے پایا جو تمام موالی کا مولیٰ ہے۔

بلند پرواز اور بلند اقبال محبوب الرسول قادری نے قلم اٹھایا ہے اور بہت کم وقت میں ''**راھنمائے نقابت**'' مرتب کر کے سب کو ایک بار پھر حیران کر دیا ہے، یہ خوبصورت کتاب حُسنِ بیان اور اعجازِ نطق کا ایک انمول شاہکار ہے۔

''**راھنمائے نقابت**'' ملک محبوب کے رتجگوں کا حاصل اور تلاش و جستجو کا ثمر ہے، انھوں نے کمال ہنر مندی سے اس کتاب کے دامن میں کامیاب نقیبِ محفل بننے کی موثر مہارتیں بیان کرنے کے علاوہ نقابت کے اسرار و رموز کو نہایت دلچسپ، خوبصورت، موثر اور اچھوتے اسلوب سے استوار کر کے پیش کیا ہے اس کتاب کا ہر مضمون بے مثال، ہر بات باکمال، ہر جملہ قیمتی، ہر عنوان لازوال، ہر صفحہ ایک کتاب، ہر لفظ دُرِ نایاب، ہر سطر ضوفشاں اور ہر ورق لاجواب ہے، ''**راھنمائے نقابت**'' کے صفحات میں کچھ اشعار، کچھ معارف، کچھ جملے، کچھ القابات، کچھ نکات اور کچھ لطائف اس طرح بکھرے پڑے ہیں جیسے تاروں کی برات...... دینی و سیاسی جلسوں کے کامیاب اور مقبول مقرر ملک محبوب الرسول قادری کی چمکتے اشعار اور دمکتے جملوں سے سجی ہوئی یہ کتاب، دلوں میں اترتے اشعار...... سینوں میں ولولہ، تازہ بیدار کرنے والے تڑپتے جملوں...... بڑے سے بڑے عوامی اجتماع کے ہزاروں شرکاء کو مٹھی میں بند کر لینے والی اچھوتی اور چونکا دینے والی باتوں اور حکایتوں کا حسین و جمیل اور دلکش و دلنشین گلدستہ ہے، جسکے ہر پھول کی خوشبو اور ہر پتی کی مہک جداگانہ ہے۔ یہ **ایک ایسی کتاب** ہے جو نقابت کے شائقین کو کئی کتابوں سے بے نیاز کر دے گی، یہ کتاب ان زندہ کتابوں میں سے ہے جو اپنے قارئین کا انتخاب خود کرتی ہیں۔

محمد نواز کھرل

ایگزیکٹو ایڈیٹر ماہنامہ ''ایمز'' برطانیہ
سیکرٹری اطلاعات، جماعت اہلسنت پنجاب